یا اللہ مدد

حبِ صحابہؓ رحمت اللہ
بغضِ صحابہؓ لعنت اللہ

جرنیل سپاہِ صحابہؓ، شہید ناموسِ صحابہؓ

حضرت مولانا

ایثار القاسمی شہیدؒ

تالیف
محمود الرشید حدوٹی

عمران اکیڈمی ۰ ۴۰-بی ۔ اردو بازار ۰ لاہور

25

یا اللہ مدد

حُبِّ صحابہؓ رحمت اللہ بُغضِ صحابہؓ لعنت اللہ

جرنیل سپاہ صحابہؓ، شہید ناموسِ صحابہؓ

حضرت مولانا

ایثار القاسمی شہیدؒ

(ایم این اے)

تالیف

علامہ محمود الرشید حدوٹی

(ایم اے عربی، اسلامیات)

عمران اکیڈمی ۲۰۔ بی۔ اردو بازار لاہور

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
		علامہ اقبال کے اشعار	۲۵
مطالعہ کتاب سے پہلے	۸	جرنیل سپاہ صحابہؓ	۲۶
علامہ ایثار القاسمیؒ شہید	۱۲	خطابت کا قرعہ نیک فال	۲۷
ولادت	۱۶	رضا کاروں سے ہمدردی	۲۸
آغاز تعلیم	۱۷	دلیری کی انتہا	۲۹
حفظِ قرآن	″	سبلیانہ کی خوش نصیب بستی	″
درس نظامی	۱۸	موت ہتھیلی پہ	۳۰
صدائے قرآنی	″	لیہ جیل کی کال کوٹھڑی	″
شہسوار خطابت		مظفر گڑھ کی کال کوٹھڑی	
اوکاڑہ کی زینت	۱۹	قیدیوں کا مرشد	
گڑھ مہاراجہ میں آمد	۲۰	یحییٰ خان کی تربیت	
یونیورسٹی و مدرسہ کی فکر		زندانوں میں صدائے ایمانی	۳۱
واہ عظیم انسان		خانقاہی کا سماں	۳۲
سپاہ صحابہ میں خدمات	۲۱	جیل میں بحث مباحثہ	″
صوبائی صدر کا عہدہ	″	شیعو دیر ہے اندھیر نہیں	۳۳
جھنگ میں رونق افروزی	۲۳	جیل کے رافضی کی گوشمالی	۳۴

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جیل میں ساتھیوں کا خیال	۳۴	میری جان کا خطرہ ہے	۶۰
جیل سے رہائی	″	میری ذاتی دشمنی نہیں	۶۱
جھنگ جیل میں	″	پچاس لاکھ کا الزام	″
ڈیرہ غازی خان کا جلسہ	۳۵	سنی انقلاب کی راہ	۶۲
جو رات قبر میں ہے	″	سنی تحریک طلبہ کی مبارکباد	″
سیاسی خدمات	۳۶	شہادت سے پانچ دن پہلے	۶۴
سومنات گرا دیئے	۳۷	شہادت سے ایک دن پہلے	″
یہ پرانے چہرے ہیں۔	۳۸	قیادت کے حکم پہ	۶۶
تم ہی بتاؤ	″	لیڈری کا شوق	۶۷
میں نے سب کچھ کیوں چھوڑا	۳۹	الیکشن شیعہ سنی بنیاد پر	۶۸
میری لاش جائے گی	۴۰	لڑائی صرف صحابہ کے دشمن سے	″
یہ کرسی میرے قائد کی ہے	″	حق کی ترجمانی	۶۹
رکن ایم پی اے ایم این اے	۴۱	سرِ راہ	۷۰
شیعہ کا مرکز	″	مولانا کی شہادت	۷۳
کامیابی پر عزم	۴۲	گولیوں کی آواز	۷۴
ہم چین سے نہیں بیٹھے	″	مولانا کی نعش	۷۵
اگر سیاسی قوت سپاہ کے پاس ہوتی	۴۵	دونوں امیدوار لاپتہ	۷۶
پہلی اور آخری گرجدار آواز	″	ایک ہلاک ۲۰ زخمی	″
اسمبلی کی تقریر	۴۶	سپاہ صحابہ کا دھرنا	۷۷
زندگی کا آخری انٹرویو	۵۹	دھوئیں کے بادل	″

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بربریت کے خلاف ردّ عمل	۷۷	کوئٹہ صوبہ بلوچستان	۹۲
چنیوٹ میں ردّ عمل	۷۸	بھکر میں انتظامیہ کی مداخلت	"
اوکاڑہ میں "	۷۹	اوکاڑہ امام باڑہ بچ گیا	"
مظفر گڑھ "	"	ربوہ کا احتجاجی جلوس	۹۳
راولپنڈی "	۸۰	کراچی تک کشیدگی	۹۴
فیصل آباد "	"	جھنگ کرفیو کی آغوش میں	"
ہڑتالیں	۸۱	مری میں احتجاجی ہڑتال	۹۵
چیچہ وطنی کی ہڑتال	۸۳	سرزمین برطانیہ کا احتجاج	۹۶
ایبٹ آباد میں	۸۴	ایثار القاسمی کی تربت	۹۸
لاہور سراپا احتجاج بن گیا	"	جنازے سے واپسی پر فائرنگ	۹۹
ایس ٹی ٹی اور ایس ایس	۸۵	فضل الرحمان ۔ اجمل خان	"
احتجاجی جلوس	"	یہ جرم کس کا ہے؟	"
شہداء مسجد کا پروگرام	"	کیس کا چالان پیش کیا جائے	۱۰۰
سنی تحریک طلبہ کا احتجاجی جلوس	۸۷	ایک ہفتہ میں چالان پیش کرو	۱۰۱
تحریک خدام اہل سنت کا احتجاج	۸۸	مولانا فاروق کی دھمکی	"
ملتان میں احتجاج	۹۰	بھارتی ایجنٹوں کا کیا کام؟	۱۰۲
پشاور "	"	مولویوں کو قابو کیا جائے	۱۰۳
سرگودھا "	۹۱	تعزیتی بیانات	۱۰۴
باجوڑ ایجنسی "	"	وزیر اعظم	"
جڑانوالہ میں مکمل ہڑتال	"	صدر	۱۰۵

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گورنر	۱۰۵	قیوم نظامی	۱۲۱
وزیر اعلیٰ	۱۰۶	خاتون سیاسی رہنما	″
تبصرہ	″	مہناز رفیع	۱۲۲
سلیم اقبال وزیر	۱۱۱	ثمینہ اعجاز	″
مشیر وزیر اعلیٰ	″	ریحانہ مشہدی	۱۲۳
ڈاکٹر انوار الحق	۱۱۲	سردار قیوم	″
رائے حسن نواز	″	جنرل کے ایم اظہر	″
ارشد خان لودھی	″	شاہ احمد نورانی	۱۲۴
عامر سلطان چیمہ	۱۱۳		
جنرل مجید ملک	″	قاضی حسین احمد	″
رانا پھول محمد	۱۱۴	مولانا فتح محمد	″
اعجاز الحق	″	ساجد علی نقوی	۱۲۵
وسیم سجاد	″	ساجد علی نقوی کی ہرزہ سرائی	″
گوہر ایوب	۱۱۵	تہران ریڈیو	۱۲۶
عبدالستار نیازی	″	منیر کی بھڑکیں	۱۲۷
وزارت عراق	″	رضا کی دھمکی	۱۲۸
سعودی عرب		نقی کا مطالبہ	″
مدینہ منورہ	۱۱۶	اسلامی جمعیت طلبہ	۱۲۹
بے نظیر بھٹو	۱۲۰	جمعیت طلبہ اسلام	۱۳۰
نوابزادہ نصراللہ	″	سپاہ صحابہ سٹوڈنٹ	۱۳۱

عنوان	صفحہ
سنی تحریک طلبہ	۱۳۲
اہل حدیث یوتھ فورس	۱۳۳
نظام اسلام پارٹی	۱۳۴
تحریک خدام اہل سنت	״
جمعیت اشاعت التوحید	״
تنظیم اہل سنت	۱۳۵
تحفظ حقوق اہل سنت	״
سواد اعظم	״
جمعیت اہل سنت	۱۳۶
مرکزی جمعیت اہل سنۃ	״
پاسبان ناموس صحابہ کراچی	״
عالمی مجلس	۱۳۷
جمعیت علماء اسلام	״
تنویر شہزاد کی رپورٹ	۱۴۰
بچے بلک رہے ہیں	״
انتخابی مقابلے کی فضا	۱۴۱
حلقہ پی پی ۶۵ کا منظر	۱۴۲
باب عمر رضی	״
شیعہ ناک آؤٹ	۱۴۳
سپاہ کی فتح	״

عنوان	صفحہ
میاں اقبال حسین	۱۴۳
شیخ اقبال کی بھڑکیں	۱۴۴
وہاں کی صورت حال	۱۴۵
میاں کی ملاقات	۱۴۶
ایثار قتل کی افواہ	۱۴۷
خون میں لت پت	۱۴۸
گولیوں کی تڑتڑ	۱۴۹
جھنگ پر بھاری ملبے	״
قتل کیسے ہوا ہے	״
قاسمی و جھنگوی	۱۵۱
ظلم سے کیا مشن ختم ہو جائے گا	۱۵۲
دشمن کی جرأت اور	۱۵۶
ہمارا بکھرا شیرازہ	״
خراج عقیدت	۱۶۳

مطالعہ کتاب سے پہلے

جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ایثار القاسمیؒ شہید کی روداد شہادت پیش کرتے ہوئے میرا دل خوشی وغمی کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ خوشی اس بنا پہ کہ ایک مرد مجاہد، مرد میدان ۔ مرد کار، پیکر شجاعت و بہادری، دلیری اور بسالت کی انمٹ داستانیں اپنے پیچھے چھوڑ جانے والے عظیم انسان کے حالات واحوال سپرد قلم کر رہا ہوں ۔ اور غمی اس انداز کی ہے کہ آنکھوں میں نمی آچکی ہے ۔ اور اداسی ویاسی کا یہ عالم ہے کہ خیالات منتشر ہیں اور ذوق وشوق کا فقدان کچھ سمجھ نہیں آتا کہ ہمارے دشمن کس بناء پر دنیا میں کشت وخون اور شر وفساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ دشمن کیوں اتنا جری اور بہادر ہو گیا ہے کہ وہ دن دیہاڑے ستم کے تیر چلا رہا ہے ۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے شادیانے بھی ماتم کدے بن جاتے ہیں ۔

بہر حال یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کچھ حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کھونا پڑتا ہے ۔ ایک چیز کی وصولی کے لیے بہت کچھ تج دینا پڑتا ہے ۔ منزل مقصود تک رسائی کے لیے بہت سی خار دار گھاٹیاں عبور کرنی پڑتی ہیں، اور صحابہ کرام کی عظمت اور ان کے

ناموس کے لیے کتنی کوشش کی ضرورت ہوگی۔ کتنی محنت درکار ہوگی
کتنا کچھ کھونا پڑے گا اس کا اندازہ ابھی کرنا مشکل بلکہ کار دارد۔

پاکستان کی دھرتی پہ بلکہ پورے عالم میں صحابہ کی عظمت و ناموس کا پھریرا لہرانے کے لیے جان کی قربانی، مال کی قربانی بلکہ اولاد کی قربانی بھی کم ہے۔ صحابہ کرام رضؓ کے دشمنوں نے صحابہ کرامؓ کے خلاف جو لٹریچر پوری دنیا میں پھیلایا ہے، اور پوری دنیا میں جو سوقیانہ زبان صحابہ کرامؓ کے خلاف استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی بندش اور رکاوٹ کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہماری سُنّی برادری یک جان و دو قالب بن جائے اور ایسی سیسہ پلائی دیوار بن جائے کہ دشمن کے محلّات ہل جائیں ۔ اور انانیت خود غرضی، خود پرستی خود نمائی کے بُت پاش پاش کر کے ایک ہی صف میں محمود و ایاز کھڑے نظر آئیں ۔ اور یہ صرف ایک آدمی کی سوچ سے نہیں بلکہ من حیث الجماعت اور من حیث المذہب سب کو سوچنا ہوگا۔ کہ آخر کیا وجوہات ہیں کہ آج ہمارے علماء بزرگ گاجر مولی کی طرح کٹ رہے ہیں اور دشمن سر بازار بدمعاشی اور بدقماشی سے امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہا ہے۔

ہر عالم دین ہر جماعت کے ادنیٰ سے اعلیٰ تک سب کو سوزِ جگر اور سوزِ دماغ سے سوچنا ہوگا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ دشمن اقلیت ہونے کے باوجود اکثریت کے لیے باعث چیلنج ہے اور ہم سوادِ اعظم ہونے کے باوجود کچھ نہیں ہیں۔ آخر اس کا باعث کیا ہے؟ یہ چیلنج کیوں ہے؟

مولانا حق نوازؒ کی شہادت کا باعث کیا ہے؟ سپاہ صحابہؓ کے بم

سے زائد کارکنوں کی شہادت اور قتل عام کیوں ہوا؟ چوبرجی کوارٹر گراؤنڈ کے جلسہ عام میں حافظ سلمان اختر، صفدر، سعید اور اکبر کے خون سے کیوں ہاتھ رنگین کیے گئے؟ جھنگ کے پانچ جید اور مقتدر علماء کو کیوں دن دیہاڑے شہید کیا گیا؟ علماء کرام کے گھروں میں کیوں بم پھینکے گئے؟ ایثار القاسمیؒ کو کیوں شہید کیا گیا؟ ان تمام تلخ حقائق کو جب سامنے رکھا جائے تو حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ ہم جس مقصد کی خاطر قربانی دے رہے ہیں وہ مشن صحیح نہیں ہے۔ اگر یہ مشن صحیح ہے تو سارے اہلسنت اس مشن کو پروان چڑھانے کے لیے ایک کیوں نہیں ہوئے؟ آخر اللہ کے حضور ہم نے کیا جواب دینا ہے۔

کیا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ کیا ہم اسی طرح پارہ پارہ رہیں گے۔ میری اہلِ حق سے درمندانہ اپیل ہے کہ وہ ابوبکرؓ، عمرؓ عثمان علیؓ کی محبت کے لیے۔ سعدؓ و سعیدؓ کے لیے، شہداء اُحد اور غازیان بدر کے لیے ان کے ناموس اور ان کی عظمت کو چاردانگ عالم میں پھیلانے کے لیے۔ اُمی عائشہ صدیقہ طاہرہ کے دوپٹے کے لیے۔ اللہ کی مقدس کتاب قرآن کے لیے۔ اللہ کے سچے رسول اور آخری برحق نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے جملہ فروعی اختلافات کو بھلا کر عظمت صحابہ کرامؓ کے نبویؐ پرچم تلے اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کیجیے۔ اور دشمن کو ولی مدبرًا کی صورت دکھا دیجیے۔ —

اِدھر نہ دیکھ اُدھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند زور دروں سے ہوا ہے فوّارہ

یہ کتاب اس شہید ناموس صحابہؓ کے لیے خراج عقیدت ہے۔ جس نے تمام صحابہ کرامؓ کے ناموس کے تحفظ کے جرم میں شہادت کا جام نوش کیا۔ اور دُنیائے سُنیت کے اتحاد و اتفاق کے لیے عبرت بن گیا اس کتاب میں مختصر حالات ہی لکھے گئے ہیں۔ کسی شخصیت کے مفصل حالات تو وہی زیب قرطاس کر سکتا ہے جو ہر آن و لمحہ اس شخصیت کی خدمت میں رہا ہو۔ بارگاہ ایزدی میں دست بستہ دُعاء ہے کہ وہ اس کتاب کو ہمارے لیے باعث سعادت و نجات اور ذریعۂ عزت بنائے۔ اللہ تعالےٰ حضرت العلام مولانا سیف اللہ اکرم صاحب دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے احقر کو اپنا عزیز سمجھتے ہوئے اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی اصلاح فرمائی۔ اور اس کتاب کو قابلِ اشاعت بنایا۔ ورنہ راقم میں وہ ہمت کہاں وہ زور بازو اور طاقت علم کہاں، من آنم کہ من دانم کا مصداق راقم اللہ کی بارگاہ میں علم کی دولت کے ساتھ ساتھ عمل صالح کی بھی دُعا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اہلِ سنت والجماعت کو ہر محاذ پر سربلند فرمائے۔ اور دارین میں سرخروئی نصیب فرمائے، اور گلشن اہل سنت کا ہر پھول ہمیشہ سرسبد اور سدا بہار رہے۔

؎ پھلا پھولا رہے یارب چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

خادم اہلِ سنت، محمود الرشید حدوٹی
۴، اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک

ایثار القاسمی رح شہید

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی
والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ وعلٰی آلہٖ
واصحابہٖ وعلی خلفآءِہ الراشدین ۵

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے — جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا — سمٹ کر پہاڑ انکی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو — عجب چیز ہے لذّت آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن — نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کشائی

اہل حق کا یہ قافلہ جسے مولانا حق نواز جھنگوی رح نے تشکیل دیا تھا وہ اپنی ہمت اور بساط کے مطابق منزل مقصود کی طرف بڑی گرمجوشی سے رواں دواں ہے ۔ وہ کارواں جس کے امیر و راہنما امیر عزیمت رح تھے وہ آج اسی لگن شوق، محنت، ہمت، ولولہ، جذبہ اور جوش کے ساتھ منزلِ مراد اور تکمیل مشن کی خاطر کوشاں ہے ۔ اس سے مراد وطن عزیز پاکستان کے غیور، نڈر، بے لوث مخلص اولوالعزم، عالی ہمت، بلند حوصلہ رکھنے والے جوانوں کی

محبوب تنظیم "سپاہ صحابہ" ہے۔

"سپاہ صحابہ" جرأت، ہمت، بہادری، شجاعت، دلیری، جفاکشی، جذبے اور جہاد سے سرشار نوجوانوں کے گروہ کا نام ہے۔ جس کی سات سالہ قلیل و مختصر سی تاریخ اپنے سینے میں بہت کچھ سموئے ہوئے ہے۔ جس کی تابناک اور عظیم و شاندار تاریخ اپنے وسیع و عریض سینے میں شہدآء کے خون کی رنگینی اور ان کے جسم سے نکل کر زمین کے ذرّوں کو رنگین کرنے والے خون کی بوندیں اور آبشاروں کی قطرات کو محفوظ رکھتی ہے۔ جس کی مختصر تاریخ اپنے اندر حق نواز جھنگوی (جسے دنیا امیر عزیمت کے لقب سے جانتی ہے۔ حق نواز جھنگوی جنہیں دنیا ثانیٔ امیر شریعت کہتی ہے۔ جنہیں شیر اسلام، مجاہد ملت ضیغم اسلام، وکیل صحابہ، کے مبارک القاب کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے) کا مقدس لہو محفوظ رکھتی ہے۔ ان کے بچوں کی آہیں اور ان کی رفیقۂ حیات کی سسکیاں محفوظ رکھتی ہے جس کی تاریخ درجنوں سنی نوجوانوں کے بے گناہ خون کے ریکارڈ محفوظ رکھتی ہے۔ یقینی بات ہے کہ یہ قابل رشک اور قابل صد افتخار و مسرت اور قابل تقلید شہادت اور زندگی ہے۔ جن کی موت بھی بامقصد اور جن کی شہادت بھی بامقصد۔

اور اس سے بڑھ کر فخر و ناز کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ مولانا حق نواز رحؒ نے اپنے ماننے اور اپنے مشن پر چلنے والوں کی ایسی رہنمائی کی۔ ان میں ایسا جذبہ اور ولولہ پیدا کیا ان کی ایسی ذہن سازی کی۔ کہ وہ اللہ اور اس کے سچے دین کی خاطر اپنا سب کچھ

تج کر ساری دنیا کی مخالفتوں اور باد مخالف سے چلنے والے ہوا کے جھونکوں کے باوجود اپنے مشن اور نصب العین سے سرِمُو منحرف نہ ہوتے۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ راہ خدا میں دین کی سربلندی اور علم اسلام کا پھریرا لہرانے کے لیے قربان کرنے سے گریز نہیں کیا۔ یہ لوگ اپنے عظیم قائد و سپہ سالار کی زیرِ قیادت ملک کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو سنبھالا دینے۔ یہاں پہ سُنّی انقلاب کی راہ ہموار کرنے علم اسلام کو بلند کرنے کفر کا پرچم سرنگوں کرنے۔ اہل سنت کو ایک اکثریتی پارٹی قرار دلوا کر اس کا دین اور اس کا مذہبی ورثہ اسے دلانے اس کے حقوق و مفادات کے تحفظ کی جنگ لڑنے کے لیے میدان کارزار میں سرگرم عمل ہوئے تھے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہو۔ اعداء اسلام نے مجاہدوں، رضا کاروں، جانثاروں کا محبوب لیڈر ان سے چھین کر اسے شہادت کا جام پلا کر اسے ابدی نیند سُلا دیا ؎

حق مغفرت کرے عجب مرد تھا۔

ایثار القاسمی شہیدؒ :-

حضرت مولانا حق نوازؒ کو ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء میں جھنگ کے اندر شہید کر دیا گیا تھا۔ ابھی مولانا مرحوم و مغفور کی شہادت کو ایک سال کا عرصہ بھی نہ گزر پایا تھا ابھی آپ کا کفن تک بوسیدہ نہ ہو پایا تھا۔ کہ اس قافلہ حق کا ایک اور راہی۔ اس کارواں کا ایک اور سپاہی اس سلکِ دُر کا ایک اور گوہر نایاب۔ اس زندگی کا ایک اور مسافر، انسانی ستاروں کے جھرمٹ سے ایک اور روشن

ستارے کو الگ کر دیا گیا۔ لشکرِ انسانی کے ہراول دستے کے کمانڈر انچیف اور سپہ سالار کو جور جفا کے تیروں تلے اپنا ہدف بنالیا۔ دنیائے سُنّیت کے دلوں کی دھڑکن، اہل اسلام کے مخلص کارکن۔ حق نواز مرحُوم کے معتمد علیہ دوست، ان کے یمین و یسار، باوفا و باکردار، بے لوث، نڈر اور خدمت گار ساتھی مولانا قاری ایثار القاسمی رح کو جھنگ کی سرزمین پر ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات جام شہادت پلایا گیا۔

حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ سپاہ صحابہ کے بانی مبانی لوگوں میں سے ایک تھے۔ جو مولانا حق نواز مرحوم کی جانکاہ شہادت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پورے صوبہ بلکہ پورے ملک اور بین الاقوامی سطح پر مذہب کا نشان اور علمبردار اہل سنت کی حیثیت سے ابھرے تھے۔ آپ کی ہر دلعزیزی اور شہرت میں روز افزوں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ توحید باری تعالےٰ، عظمت ختم المرسلین حضرت محمدؐ اور آپ کے جانثار صحابہ کرام کی شان یگانہ بیان کرنا آپ کی زندگی کا نصب العین اور پروگرام کا حصہ تھا۔ آپ کی نشست و برخاست نشیب و فراز، آپ کی زندگی اور شہادت اسی نصب العین کی خاطر اور اسی مشن کو تکمیل کے بامِ عروج تک پہنچانے کے لیے وقف تھی۔ آپ کے وعظ و نصائح اور آپ کی پُر درد و پُرسوز تقاریر آپ کی زندگی اور آپ کے مقدس مشن کی غمازی اور عکاسی کرتی ہیں۔ آپ کے بچپن سے شباب تک، آپ کی زندگانی دَور طالب العلمی سے لے کر دور تبلیغ تک، مسجد کے مصلیٰ امامت سے

منبر خطابت تک، خطابتِ منبر سے ایوانِ بالا (قومی اسمبلی) تک تمام مراحل اور تمام ادوار اس بات پر شاہدِ عدل ہیں کہ یہ مردِ قلندر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دیوانہ تھا۔ شمع نبوی ﷺ کا پروانہ تھا۔ حبِّ نبوی ﷺ اور حبِ احبابِ نبی ﷺ سے سرشار تھا۔

راقم الحروف اور محترم رفیقم مولانا محمد الیاس صاحب فاروقی سابق صدر سنی تحریک طلبہ لاہور مولانا ایثار القاسمی رحمہ اللہ کی جان کاہ شہادت کے چند دن بعد بسلسلہ تعزیت کاشانہ قاسمی رحمہ اللہ میں ٹاؤن شپ (لاہور) گئے تھے۔ جہاں مولانا مرحوم کے ضعیف العمر والد بزرگوار جناب رانا عبدالمجید صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان سے تعزیت کا اظہار بھی کیا۔ آخر میں آتے وقت ان سے مولانا مرحوم کی زندگی کے بارے میں کچھ نوٹس لیے۔ چونکہ ان دنوں راقم الحروف مجلّہ کاروان اہلِ سنت کا خادم و مدیر تھا ارادہ یہ تھا کہ ان احوال و واقعات کو سلسلہ وار شائع کیا جائے گا۔ لیکن قسمت نے یارا نہ کیا مالی اسباب کی کسادگی اور دیگر کئی وجوہ کی بناء پر رسالہ چھپنا بند ہو گیا تھا۔ اور مولانا مرحوم کے والد صاحب سے سنی ہوئی کچھ باتیں اور نوٹس جو برائے اشاعت ہینڈ بیگ میں رکھے تھے کہیں گم ہو گئے۔ بسیار جستجو و تلاش، اور گرمی و سردردی کے باوجود نہ مل سکے جو باتیں مولانا مرحوم کے سلسلہ میں رسائل و جرائد سے لی گئی ہیں انہیں سپرد قلم کیا جا رہا ہے۔

ولادت حضرت مولانا ایثار القاسمی رحمہ اللہ شہید فیصل آباد کی تحصیل سمندری کے علاقہ چک ۴۸۴ گ ب میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد ماجد رانا عبدالمجید صاحب ہیں۔ جو نہایت پابند صوم و صلوٰۃ شرعی احکامات کے متبع۔ خوش خلق، خوش مزاج۔ باہمت اور بلند حوصلہ کے مالک انسان ہیں۔

مولانا مرحوم کے آٹھ بھائی اور دو ہمشیرگان ہیں۔ ایک بھائی مولانا کی زندگی ہی میں راہِ عدم کو سدھار گئے تھے ایک بھائی و ہمشیر کے علاوہ سارے بھائی مولانا مرحوم سے بڑے ہیں۔ ایک بھائی ڈاکٹر ہیں اور باقی تمام بھائی کاروبارِ حیات میں مصروف ہیں۔ آپ کے والد کچھ عرصہ قبل سمندری سے لاہور آگئے تھے۔ جہاں ٹاؤن شپ میں انہوں نے اپنی جگہ خرید کر اپنا مکان تعمیر کیا۔

آغاز تعلیم

مولانا ایثار القاسمیؒ کو اسلامیات و دینیات کے ساتھ بچپن ہی سے اُنس و لگاؤ تھا۔ دینی باتوں پر کان دھرتے اور انہیں ہمہ تن گوش متوجہ ہو کر سُنتے تھے۔ اسی طرح دینی تعلیم کی طرف رجحان ہوتا گیا۔ اور شوق پیدا ہوتا گیا۔ آپ نے اسی لئے صرف چھ جماعتیں عصری تعلیم حاصل کی اس کے بعد عنانِ زندگی دینی و اسلامی تعلیم کے حصول کی جانب موڑ دی۔ ایف بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی غیر معروف دینی درس گاہ سے حصولِ تعلیم کا آغاز اور بسم اللہ کی۔

حفظِ قرآن

مولانا مرحُوم نے قرآن کریم جیسی مقدس مطہر۔ آسمانی و الہامی کتاب کی بسم اللہ گلبرک کے ایک دینی مدرسہ سے کی۔ جہاں کچھ عرصہ زیرِ تعلیم رہ کر آپ نے پورا قرآنِ حکیم از الحمد تا والناس اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ جس مدرسہ

میں مولانا مرحوم نے رہ کر قرآن حفظ کیا اس مدرسہ کا نام مدرسہ قاسمیہ بتایا جاتا ہے ۔ جو آج کل مولانا عبدالعلیم صاحب قاسمی کی سرپرستی میں علم و عرفان کی ابر رحمت برسا رہا ہے ۔

درسِ نظامی

درس نظامی دینی و عربی مدارس کا نصاب تعلیم ہے ۔ جو ایک بہت بڑے جیّد عالم دین مُلّا نظام الدینؒ کی طرف منسوب ہے ۔ مولانا مرحوم نے حفظ قرآن سے فراغت کے بعد کئی دینی مدارس کی طرف رُخ کیا ۔ جہاں آپ نے رہ کر شبانہ روز محنت شاقہ سے عربی علوم و فنون کی چیدہ چیدہ کتابیں پڑھیں ۔ لاہور کے بعد فیصل آباد اور وہاں سے پھر ہوتے کراچی عازم سفر ہوئے جہاں آپ نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ضروری تعلیمات دین اور چیدہ چیدہ کتب پہ دسترس حاصل کر لی ۔ علامہ بنوریؒ کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ بنوّری ٹاؤن میں دورۂ حدیث تک کتابیں پڑھیں ۔ اساتذہ کرام کے نام معلوم نہ ہو سکے ۔ واللہ اعلم

صدائے قرآنی

دینی تعلیم کے حصول کے بعد جواں سال، جواں ہمت ۔ بلند عزائم کا مالک ۔ مولانا ایثار القاسمیؒ اہل لاہور کے لیے روشنی کی کرن بن کر نمودار ہوتا ہے ۔ ایثار القاسمی کی شیریں زباں سے صادر ہونے والے نصائح و مواعظ سے اہل ٹاؤن شپ پہلے پہل مستفید ہوئے ۔ قال اللہ و قال رسول اللہ کی صدائے مکرر اور قوا انفسکم و اھلیکم نارا کی فغاں مسلسل اہل لاہور کی توجہ کا مرکز بننے لگی ۔ سامعین کی تعداد میں روز افزوں اضافہ و ترقی ایثار القاسمی کی خلوص، للّٰہیت اور خود فراموشی و خدا خوفی کی واضح دلیل تھی ۔ ٹاؤن شپ میں بہت تھوڑا عرصہ علم و حکمت کی ہوائیں چلیں ۔ لیکن

اس عرصہ میں زرگر نے کندن کو سونا بنایا اور باکمال جوہری نے کمال جوہر دکھائے ۔ قرآن کی عطر بیز تعلیمات سے سامعین کے قلوب واذہان کو معطر کرکے انہیں جِلا بخشی ۔ علم و عرفان کی وہ شمع فروزاں کی جو ہنگامہ یوم النشور تک تاباں رہے گی ایسا گلشن سجایا جو صبح قیام قیامت تک لہلہاتے گا اور سدا بہار رہے گا ایسے روشن خیال لوگ تیار کئے جو آنے والوں کے لیے نشانِ منزل اور مشعل راہ ثابت ہوں گے ۔ ایسے درخت لگائے جو سدا بہار اور سایہ دار رہیں گے ۔

جس دور میں آپ ٹاؤن شپ میں مقیم تھے ۔ اسی اثنا میں آپ آبائی علاقہ سمندری میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لیے جایا کرتے تھے ۔ جہاں رہ کر آپ نے اپنے باطل شکن ، مثبت ، مسکت ، اور پُر درد ، پُر سوز ، حکیمانہ خطبات سے عوام و خواص کو روشناس کرایا ۔ حجج واجبہ دلائل واضحہ ، براہین قاطعہ سے پُر مواعظ و بیانات سننے کے لیے دُور افتادہ علاقوں سے سامعین بغرض جمعہ وہاں حاضر ہوتے تھے جہاں ایثار القاسمی اپنے مخصوص انداز خطابت میں سامعین کے دلوں کو گرما کر ان کے دلوں کی دھڑکن بنے ہوئے تھے ۔

اوکاڑہ کی زمین

کچھ عرصہ سمندری کی سرزمین کو زرخیز بنانے میں لگ گیا ۔ وہاں اپنی خطابت کے انمٹ نقوش ثبت کرنے کے بعد قدرت نے کشاں کشاں ایثار القاسمی رح کو اوکاڑہ کی سنگلاخ و چٹیل وادی میں حق کی نمائندگی دین اسلام کی ترجمانی ، اصحاب رسول ﷺ کی وکالت ، کے لیے پہنچا دیا ۔ جہاں رہ کر ٹھوس و مضبوط بنیادوں پر کام کا از سر نو آغاز کر دیا ۔ حقگوئی ، بے باکی ، جرأت

و بسالت، خدا خوفی و بے لوثی ۔ خود فراموشی اور بے غرضی کے ساتھ دین کا کام شروع کر دیا ۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی خطابت کا لوہا منوالیا۔ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ملک و ملت، دین و مذہب کی خدمات پہ کمر ہمت باندھ لی ۔ جہاں رہ کر دینی مدرسہ کے قیام اور ایک عالمی اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے لیے اپنی تمام تر مصروفیات وقف کر دیں ۔ مدرسہ و یونیورسٹی کے لیے تگ و تاز، کوشش محنت بہ کافی دماغ سوزی، جگر سوزی اور جانکاہی کا کام ہے ۔ اس سلسلہ میں کافی زمین مہیا کی، اس کے انتظام و انصرام کے لیے جدّوجہد بہ سبب کچھا و کا رہ پہنچے کے بعد ہی ہوا ۔

گڑھ مہاراجہ میں آمد

امیر عزیمت مولانا حق نواز مرحوم کے فرمان کے مطابق ایثار رح نے اپنی ساری مصروفیات کو خیر آباد کہہ دیا ۔ تمام جتن چھوڑ کر ان کے حکم سے گڑھ مہاراجہ کی جامع مسجد میں بطور خطیب مقرر ہوئے ۔ جہاں رہ کر آپ نے گڑھ مہاراجہ کے باسیوں پر از سر نو محنت کی ۔ اور انہیں اپنے مشن اور نصب العین سے متعارف کرانے کی خاطر دن کا کاروبار رات کی نیند سب تج دی ۔ تمام مصروفیات سے گلو خلاصی حاصل کر لی اس سنگلاخ سرزمین کو زرخیز بنا کر مردم خیز بنایا ۔ ان میں ایسے نوجوان تیار کیے جو قائد کے اشارۂ ابرو پہ جان کٹانے اور کفن بر دوش چلنے کے لیے مستعد و تیار رہتے تھے۔ اگر قائدین کے لب مائل بگفتار ہوتے تو اُن کی آنکھیں وقفِ دید ہوتی تھیں وہ سنگ راہ کو ہٹا کر دست جفا کو توڑنے کے منتظر تھے ۔

اگر جھنگ کی تاریک فضا میں دستِ جفا حق نواز رح مرحوم پہ تشدد و بربریت

کے پہاڑ گرانے کی ناکام کوشش کر کے روسیاہ ہوتا تو ایثار القاسمیؒ اپنی تیار کردہ نوخیز فورس کے ساتھ گڑھ مہاراجہ کی وادیوں میں رنگ لیاں نہیں مناتا تھا بلکہ وہ اپنے قائد کے دکھ سکھ میں شریک وسہیم ہوتا تھا۔ اپنے قائد کے شانہ بشانہ قدم بہ قدم چل کر ایثارؒ نے ایک وفادار، جانثار خدمت گار دوست کا کردار ادا کر کے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ وہ قائد کے حکم کو حرز جاں سمجھتا تھا۔

سپاہ صحابہؓ میں خدمات

ایثار القاسمیؒ کی مجاہدانہ حرارت، رزمگاہ حق و باطل میں شناوری۔ ان کی کہنہ مشقی و تجربہ کاری، تیغ و تفنگ کا رُخ موڑنے کی مہارت، حرب و ضرب سے واقفیت، جرأت گفتار و بلندیٔ کردار، کارگاہ حیات میں ان کی جانفشانی و دلیری، ان کے ایمان کی حدت و گرمی۔ ان کی بے باکی اور جگر تابی، ان کی اتباع و پیروی، ان کی شوق شہادت و ذوق عبادت۔ گردش دوراں کی سنگینی اور انقلاب شام و سحر سے ٹکرانے کا فن اس بات کا تقاضا کر رہا تھا کہ ایثار القاسمیؒ کو سپاہ صحابہ کی ہائی کمان کا کمانڈر و جرنیل بنا دیا جائے۔ حق نوازؒ کی خداداد بصیرت و دوراندیش عقابی نگاہوں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ عصر حاضر کا رُخ کس سمت ہے۔ اور اس کا رُخ کس طرح موڑا جا سکتا ہے۔ چنانچہ پپلیانوالی مسجد کے احاطہ میں مرکزی مجلس اہل رائے کے مشورہ کے بعد مولانا حق نوازؒ نے ایثار القاسمیؒ کو صوبہ پنجاب کی سپاہ صحابہ کا صدر بنا دیا۔

صُوبائی صدر کا عہدہ

امیر جنود مولانا جھنگویؒ نے ایثارؒ کو صدر بنا دیا۔ عہدۂ صدارت پر فائز

ہونے کے بعد ایثار مرحوم نے اپنے دن رات ایک کر دیئے، اپنی کوششوں میں اضافہ اور اپنی جدوجہد اور سعی مسلسل تیز بلکہ تیز تر کر دی۔ پنجاب کے مردانِ گراں خواب کو خواب غفلت کی سرمستی سے بیدار کر کے انہیں بھولا ہوا سبق از سر نو شروع کرایا۔ اور بیگانہ حرب وضرب افراد کو تیر و تفنگ سے لڑ بھڑ جانے کا ولولہ جوش اور جذبہ دیا۔ ایثار مرحوم کی طرب ناکی اور طرب انگیزی نے بہت ہی جلد انہیں بلند مقام پہ پہنچا دیا انہی کی شبانہ روز محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ تھا کہ سپاہ صحابہ تھوڑے ہی عرصہ میں پورے صوبہ میں پھیل گئی۔ اپنی صدارت کے دوران اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے کے لیے تنظیم کا ہر وہ کام کرتے تھے جو اس منصب جلیل کے شیڈول اور نقشے میں موجود ہوتا تھا۔ جگہ جگہ تنظیم سازی، ذہن سازی یہ خاصہ مشکل کام ہے۔ جلسے۔ مذاکرے سیمینار پھر جماعت کا نظم و نسق یہ سارے مسائل کافی دقت طلب ہوتے ہیں لیکن ایثار مرحوم اپنی ہمت سے بڑھ کر اپنی کوشش سے بڑھ کر ان کاموں میں سرگرمی دکھاتے تھے۔

راقم الحروف کو ۱۹۸۶ء کا ایک تربیتی کنونشن یاد پڑتا ہے جو جاوہ ضلع جہلم میں سپاہ صحابہ جہلم نے منعقد کیا تھا اس کنونشن میں پہلی مرتبہ ایثار مرحوم کا پُر رونق چہرہ کشادہ پیشانی اور رُعب سے بھرپور چوڑے چکلے سینے والا درمیانہ قد دیکھنے اور زیارت سے شرف یابی ہوئی ہے۔ اس کنونشن میں ایثار مرحوم کی پُراثر، دردانگیز بلکہ طرب انگیز تقریر سننے والا کوئی متنفس ان کی ذہنی ودماغی اور خداداد بے پناہ صلاحیتوں کا انکار نہیں کر سکتا تھا۔ آپ ایسے جادو بیان خطیب و واعظ تھے کہ پورے مجمع کی ہمہ کانی کے باوجود مجمع پہ چھائے رہتے تھے۔ کسی کی سمع خراشی

نہیں کرتے تھے بلکہ حقائق و معلومات سے پُر خطبات و بیانات سے اپنے سامعین کے تہی دامنوں کو پُر کر دیتے تھے۔

ہوتا ہے کوہ دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خذف کو کرے نگیں

جھنگ میں رونق افروزی

ایثار مرحوم نے جھنگ کے باشندوں کے سامنے اپنے اظہار مافی الضمیر کے فیصلے پر نظر ثانی اس وقت کی جب وکیل صحابہ، امیر عزیمت مولانا جھنگوی دست جفا سے تیر کھا کر نہنگ اجل کی دعوت پہ لبیک کہہ چکے تھے ایثار قاسمیؒ نے اہل جھنگ کی سسکتی اور خاموش نبضوں پر اس وقت ہاتھ رکھا جب جھنگ کے پُر رونق و خوشنما اور پر کشش و دلربا، ہنستے بستے گھرانے اور بازار خون کی ندیوں میں نہا رہے تھے۔ بازاروں کی چہل پہل ختم تھی۔ کاروبار زندگی ٹھپ اور حصول معاش کے تمام ذرائع معطل تھے۔ امن و امان کی ٹھنڈی اور پُر سکون ہوائیں بند اور جھنگ کی صورت حال انتہائی مخدوش و خطرناک تھی۔ ہر سمت گولیوں اور سینگنوں کے گولے بج رہے تھے اور تڑ تڑاکوں کی آوازیں انسانی کلیجے چیر رہی تھیں۔ ریوالور اور کلاشنکوف کی بے جا حکمرانی تھی۔ بموں کی سمع خراش دل سوز، جاں گداز اور جاں گسل بے رحم آوازیں کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھیں۔ زیر دستوں پر زیر دستوں مظلوموں پر ظالموں کے ہاتھ بڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مظلوم سنیت اپنی مظلومیت بے بسی اور بے کسی پہ اشکبار تھی۔ اپنے عظیم قائد کی قیادت کے خاتمے پر نوحہ زن اور سوگوار تھی۔ گلشن جھنگوی کا ہر گل سر سبد کملایا ہوا

تھا۔ سنیت کسی ذرہ جہاں تاب کے لیے بے تاب تھی اور اہل داد سے داد خواہ تھی۔ سُنیت اپنے قائد کے فراق وجدائی میں فرط غم واندوہ سے نڈھال اور زار ونزار ہو رہی تھی۔ لیکن اس یاس وحراس کے عالم حسرت وافسوس میں مظلوم سنیت کی سسکتی نبضوں پر اس کے یتیم سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہ تھا۔ ان کے درد کا درماں اور ان کا پُرسان حال کوئی نہ تھا ہر کوئی لطف گویائی کے ساتھ محوِ حیرت تھا۔ اپنے پرائے سبھی زنجیر پا اور تماش بین تھے۔ اس عالم یاس میں آس بن کر۔ ایثار القاسمی رحؒ۔ دُنیائے سنیت کے لیے روشنی کی کرن ثابت ہوئے۔ جونہی آب وتاب کے ساتھ بزم اہل سنت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ جو اہل سنت کے قبا چاک سیتے ہیں ان کے زخموں پر مرہم پٹی کرتے ہیں۔ بکھرے ہوئے شیرازہ کو متحد کرتے ہیں اجڑے ہوئے چمن کو از سر نو حسن وجمال کی رعنائیوں سے منوّر ومعطّر کرتے ہیں۔

افسردہ اور ٹوٹے ہوئے دلوں کے لیے امید وتمنا کی کرن بنتے ہیں اور انہیں سہارتے ہیں۔ یاس ونومیدی کے خارزار میں ایک جواں سال امیر لشکر اپنے مشن وپروگرام کی حقانیت وصداقت سے آس واُمید رکھ کر منزل مراد کی طرف رواں دواں ہونے کی خاطر از سر نو قافلہ بندی کرتے ہیں۔ چمن میں بکھرے ہوئے جابجا کانٹوں کو بڑی محنت اور جانفشانی سے صاف کر کے لڑی سے ٹوٹے ہوئے موتیوں کو ایک ایک کر کے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر اس میں بڑی محنت، شوق، نئے جوشس نئے ولولے نئے جذبے کے ساتھ نئے موتیوں کو پرونے اور انہیں اس لڑی کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب

یہ عمدہ سوچ، عمدہ فکر کے مردِ میدان جھنگ کے درودیوار کو سلام کرتے ہیں اور اس کے قابلِ رشک ذرّات کو سلام کرتے ہیں سرزمین جھنگ ان کا پرجوش استقبال کرتی ہے تو دشمنانِ صحابہ و اعدائے اسلام کے سینے پہ چوٹ لگتی ہے اور ان پہ سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ یہ مردِ میدان کُفر کے سینے پہ مونگ دلنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر کے حق نواز پہ سرفراز ہوئے تھے۔ دشمن صبح و شام اپنی احمقانہ فکر و روش پہ دانت پیستا رہا۔ کہ انہیں راستہ سے کیسے صاف کیا جائے۔ انہیں کس طرح راستہ سے ہٹایا جائے۔ بالآخر بے بسی کے عالم میں دشمن یہ کہہ کر اپنے آپکو طفل تسلیاں دیتا رہا کہ یہ مہاجر ہے۔ جھنگ کا باشندہ نہیں ہے۔ یہ آج ہے تو کل نہیں، اس لیے یہ خود ہی چلا جائے گا۔ لیکن جھنگوی کے جانشین، جھنگوی کی جرأت و استقامت، جھنگوی کے رُوحانی بیٹے ایثار القاسمی نے یہ کہہ کر کُفر کی حسرتوں کو نہ خاک کر دیا کہ ایثار اب مہاجر نہیں اب جھنگوی ہے۔ جھنگ کا باشندہ ہے۔ جھنگ میں رہے گا اور اپنے قائد کے ساتھ اس کی تُربت بنے گی، بقول علامہ اقبال رح

ے وہ مشرقی جواں اٹھا سپہریوں میں چھا گیا
بلا کے نوجواں ہو تم دغائی بجلیاں ہو تم
بہادری کی جاں ہو تم وطن کے پاسباں ہو تم
بڑھو دہاڑتے ہوئے صفیں اکھاڑتے ہوئے
انہیں پچھاڑتے ہوئے عَلَم کو گاڑتے ہوئے
عدو کی سختیاں سہو ستم کے سیل میں بہو

مگر نہ لب سے اُف کہو — لڑائی پہ تنے رہو
وغا کے جور و ستم — نہیں ہیں راحتوں سے کم
جو ہے ہمارے دم میں دم — تو کیا مصیبتوں کا غم
جواں لشکری ہو تم — بہت بڑے جری ہو تم
سر بہادری ہو تم — بلند اخنتری ہو تم
زمین جنگ اکھاڑ دو — قبائے رزم پھاڑ دو
غنیم کو پچھاڑ دو — لوائے فتح گاڑ دو

حق نوازؒ کی جانشینی

حضرت مولانا ایثار القاسمی مرحوم مولانا حق نواز مرحوم کے مشن پروگرام، اور نصب العین کے سچے وارث اور جانشین تھے۔ انہی کے لہجے ولولے، جوش جذبے اور انہی کی آواز میں بات کرتے کا گُر جانتے تھے۔ مسجد کے منبر و محراب سے اٹھنے والی صدا ہو یا کہ کسی بڑے شہر کا یادگار چوک۔ کسی شہر کا چھوٹا جلسہ ہو یا کوئی بڑا پروگرام۔ ایثار القاسمیؒ۔ حق نواز مرحوم کے لہجے، آواز اور ان کے دندان شکن، مسکت اور دلائل سے پُر بیانات سے مجمع میں حق نواز کی یاد تازہ کر دیتے تھے۔ حق نواز شہیدؒ کے سانحہ شہادت کے بعد سپاہ صحابہ کی مرکزی مجلس عاملہ نے مولانا ضیاء الرحمان صاحب فاروقی کو سرپرست اعلیٰ اور ایثار القاسمیؒ کو نائب سرپرست اعلیٰ بنا دیا تھا سپاہ صحابہ کے اساسی پروگرام میں درج شدہ اصطلاحات میں انہیں جرنیل سپاہ صحابہ کا لقب دیا گیا ہے۔

جرنیل سپاہ صحابہؓ

مولانا مرحوم کی دُور بین، عقابی نگاہوں نے اپنی اس عظیم ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے

بھانپ لیا تھا کہ اس عظیم مقدّس اور اعلیٰ پروگرام کو کیسے اور کس طرح عالمی سطح پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے دوڑ دھوپ، اور تگ و تاز شروع کر دی۔ بڑی استقامت اور مستقل مزاجی سے انہوں نے اپنے منصب کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ آپ کی محنت، ہمت اور پروگرام کے ساتھ سچی محبت اور لگاؤ کا نتیجہ تھا کہ آپ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں عالمی دُنیا میں اہلِ مذہب کی پہچان بن گئے تھے۔ اور اس جہانِ رنگ و بو میں اہلِ مذہب کی محبت اور ان کی بہادری و شجاعت کی انمٹ داستانیں نقش کر لی تھیں۔ اور بہت تھوڑے عرصہ میں آپ نے وہ عظیم مقام حاصل کر لیا تھا جس مقام کے حصول کی خاطر بڑی مدّت درکار ہوتی ہے۔ اور اس قلیل مدت میں وہ کارنامہائے گراں مایہ سرانجام دیئے جو سالہا سال محنت کے باوجود بھی انجام نہیں دیئے جا سکتے۔

خطابت کا قرعۂ نیک فال

حق نواز مرحوم کی شہادت کے بعد ان کی آواز اور ان کا لہجہ۔

ان کا جوشِ تبلیغ اور اندازِ خطابت۔ اپنے پروگرام سے محبت اور مشن پر وارفتگی اہلِ جھنگ کو درکار تھی۔ جس کے لیے وہ سرگرداں سوچتے تھے کہ ہم حق نواز کا جوش کہاں سے لائیں گے۔ حق نواز کا رعب دار روشن ماتھا اب ہم کیسے دیکھیں گے، حق نواز کی حدّتِ ایمانی اور حرارت ہمیں کیسے نصیب ہوگی؟ چنانچہ ایثار القاسمی ان کی اس سوچ و فکر کی تسکین کا سامان فراہم کرنے کے لیے حق کی نعمت ثابت ہوئے۔ اور پپلیانوالی مسجد کے منبر سے اٹھنے والی جوشیلی اور رُعب دار آواز کے لیے قرعۂ نیک فال ایثار مرحوم کے نام نکلا۔ آپ نے عقلِ خداداد سے کام لیکر

توکل علی اللہ کام شروع کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس جواں سال خطیب نے ثابت کر دیا کہ مولانا حق نواز مرحوم کی شہادت سے ان کا پروگرام ختم نہیں ہوا۔ ان کا پُرسوز اور پر درد لہجہ ختم نہیں ہوا۔ حق نواز خود تو اس دارِ فانی سے دار البقاء کی طرف روانہ ہو گئے لیکن ان کے لہو کی رنگینی نے سینکڑوں حق نواز پیدا کر دیئے ہیں۔ جو ان کی آواز میں بات کرنا اور دشمن کی آنکھ میں آنکھ ڈالنے کا طریقہ اور سلیقہ جانتے ہیں۔

رضا کاروں سے ہمدردی

ایثار القاسمی ایک محبوب اور ہر دلعزیز شخصیّت کا نام تھا۔ مولانا ایثار القاسمیؒ کی ہر دلعزیزی کا سب سے نمایاں پہلو جو اجاگر ہوتا ہے وہ ہے مولانا کا اپنے مشن، نصب العین اور منشور سے سچا تعلق اور لگاؤ اور اس مشن کو پھیلانے اور اس پہ جان نثار کرنے والے رضا کار مجاہدوں سے گہری محبت اور ہمدردی۔ جو ہر کسی لیڈر اور قائد میں ہونی ناممکنات میں سے ہے۔ لیہ کا جانکاہ سانحہ جس کی مختصر رپورٹ مؤلف کی کتاب "امیر عزیمت کی داستان حیات" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ایثار مرحوم سانحہ لیہ کے دوران کارکنوں پہ موسلا دھار بارش کی طرح چلنے والی گولیوں کے وقت نہایت ہمدردی اور خلوص سے کارکنوں کو بچانے کی جدّوجہد کرتے رہے۔ آگ اور خون کی ہولی کھیلی گئی۔ مگر یہ نوجوان بلا خوف وخطر اپنے احباب و رضا کار سپاہیوں کو بچاتے رہے۔ اس ہولناک قیامت خیز منظر کی رونمائی کے وقت تین سنّیوں کو قافلہ حق سے چھین کر دار البقاء کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ ایثار مرحوم اپنے ساتھیوں کے فراق و جدائی میں زبانِ حال سے یوں گویا تھے ؎

گرتی رہیں حوادث کی بجلیاں
کہوں کیا کس ستمگر نے اجاڑا گلستاں میرا
پھولا پھلا کبھی نہ گلستانِ آرزو
ہوا برق طپاں کی نذر کیونکر آشیاں میرا

دلیری کی انتہا

ایک مرتبہ نوکر شاہی - جاگیرداری اور وڈیرہ شاہی کے دلدادوں نے مولانا مرحوم کو عجیب چیلنج قبول کرنے پر مجبور کر دیا تھا - اس وقت امیر عزیمت باحیات تھے - ایک مسجد کی بے حرمتی سلیانہ کی سرزمین پر کی گئی تھی - ایثار کے کانوں نے یہ دلگداز خبر بدر گڑھ مہاراجہ کی سرزمین پر سنی، وہیں سے سلیانہ کی سمت عازم سفر ہوئے، درجنوں رضاکار بھی بسوئے سلیانہ رخت سفر باندھ کر چل پڑے۔ راستہ میں تھانہ مسن سے آگے کچھ فاصلہ پر کارواں رک گیا، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آگے سیلاب روڑے اٹکا رہا ہے - یہ خبر معلوم ہوتے ہی سچے قائد کا سچا جانشین جوتی اتار کر شلوار کس کر سیلاب کی موجوں میں شناوری کے لیے کمر ہمت باندھتے ہی سیلابی راستہ عبور کرنا شروع کر دیتا ہے، پتھروں، کنکریوں، اور کانٹوں کی اس سرزمین نے کوئی یاوری نہیں کی۔ کانٹوں اور کنکریوں نے ڈٹ کر اس بلند عزائم کے مالک انسان کا راستہ روکنے کی کوشش کی - مگر اس سپہ سالار نے یہ کہہ کر ان مشکلات کو عبور کرتے کے لیے اپنا سفر خیر جاری رکھا۔ ؎

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

سلیانہ کی خوش نصیب بستی

چار گھنٹوں میں پُر خار سفر عزیمت سے گذر کر کاروان اہلِ حق اپنے سپہ سالار جانثار، مرد کار کی قیادت، سیادت اور امارت

میں منزل مراد پر پہنچ گیا، سلیانہ کے مقام پر پہنچ کر پانی سے گیلا لباس اتار کر خشک لباس زیبِ تن کرنے کے بعد قائد ایثار قاسمی اپنے کارکنوں اور رضا کاروں سمیت ایک بہت بڑے جلسے کے سلسلہ میں مصروف کار ہوتے۔ اور اس جلسہ کا مقصد لوگوں کو شعائر اللہ کی تعظیم اور مساجد کے احترام سے آگاہی کے ساتھ ساتھ دشمنوں کی کارستانیوں کو بھی برسرِ عام بیان کرنا تھا رات گئے تک مجاہدین اسلام کا ٹھاٹھیں مارتا بحرِ انسانی اپنے رہنماؤں کے پُر درد اور پُر سوز لہجے میں ان کے بیانات سے اپنے دلِ ناصبور کے چین و سکون کے لیے متاعِ راحت حاصل کرتا رہا۔ چنانچہ حق والوں کی یہ جہدِ مسلسل کارگر ثابت ہوئی اور علاقہ کے باسیوں کی کشیدگی دُور ہوئی۔ کسی میں اس کے بعد ہمت نہ ہوئی کہ مسجد کے احترام کو پامال کر سکے یا اس کی طرف میلی آنکھ بھی اٹھا سکے۔

موت ہتھیلی پہ

اسی اثناء میں جب ایک طرف لیّہ کا جان سوز واقعہ رونما ہوا دوسری سمت سلیانہ کا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ مولانا ایثار مرحوم کو اسی دوران ڈیرہ غازی خان کے حالات کا بھی جائزہ لینا تھا۔ تاریخیں وہاں کی مقرر ہو چکی تھیں دوستوں نے مشورہ دیا کہ مولانا۔ اندریں حالات ڈیرہ غازی خان جانا مضرت و نقصان سے خالی نہیں ہے۔ لیکن حق کا پاسبان، سنیوں کا ترجمان ایفائے عہد اور قائد جھنگوی کے حکم پہ موت ہتھیلی پہ رکھ کر اکیلا ہی بسوئے ڈیرہ غازی خان بذریعہ بس عازم بالجزم ہوا۔ اور وہاں کے الجھے ہوئے حالات کو بڑی دانشمندی سے سلجھایا۔

لیّہ جیل کی کال کوٹھڑی

مولانا مرحوم کو سُنّی شیعہ تصادمات کی بناء

پر کئی مرتبہ زندانوں کی اوٹ میں جانا پڑا۔ اس سلسلہ میں ایک مرتبہ آپ کو لیہ جیل میں قید رکھا گیا۔ اس جیل میں سپاہ صحابہ کے کئی ذمہ دار حضرات اور اکارون کو رکھا جاتا تھا۔ مولانا حق نواز کے کئی ساتھیوں کو گرفتار کرکے اس میں لایا جاتا تھا۔

(مولانا مرحوم سے مؤدب ہو کر بات کرتا۔ جو پوچھتا مولانا مرحوم اسے اچھے طریقہ سے سمجھا دیتے تھے۔ اور بیجھی خان اتنا متاثر ہوا اتنا متاثر ہوا کہ تمام جرائم سے توبہ کرلی۔ وہ سپاہ صحابہ کے پروگرام سے بھی بڑا خوش ہوا۔ اور نماز کا بھی پابند ہوا ایسا پابند ہوا کہ اس کا سارا حلیہ و روپ بدل گیا۔ اس جیسی درجنوں مثالیں اور بھی پیش کی جا سکتی ہیں)

زندانوں میں صدائے ایمانی

مولانا مرحوم مظفر گڑھ جیل میں جمعہ بھی پڑھاتے تھے۔ آپ اس مقام پر بھی اپنا مشن بیان کرتے اور نسب لعین سے آگاہ کرتے تھے جس مقام پر بڑے بڑے سورماؤں کی زبانوں پہ بھی تالے لگ جاتے ہیں اور بڑے بڑے کروفر والوں کے منہ میں گھمنیاں پڑ جاتی ہیں۔ مولانا تکفیر شیعہ پر دلائل پیش کرتے تھے اور سامعین کی ذہن سازی کرتے تھے اور بڑی جرأت و بہادری سے اپنا مافی لضمیر بیان کرتے۔ سبحان اللہ۔ کتنی قابل رشک زندگی ہے۔ کتنی قابل تقلید جرأت بیانی ہے۔ اور کتنی قابل تعریف و ستائش شخصیت ہے۔ جو نبوت و سیادت کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد امت مرحوم کو صراط مستقیم پہ لانے اور اتباع شریعت کی طرف راغب کرنے کے لیے کوشش کرتی ہے۔ جو وقت کے امام تھے اور مستقبل کے حکمران تھے۔ جو خود مرد میدانی

تھے اور جن کی خودی صورت فولاد تھی۔ جو سامعین کو احساس زیاں دلاتے اور ان کا لہو گرماتے تھے۔ جن کی غیرت ایمانی تیغ و سنان کی طرح دشمن کی قبا چاک کر دیتی تھی۔ ہ

دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

زندان میں خانقاہی کا سماں

منظفر گڑھ جیل میں زمانہ اسیری کے دوران کئی لوگ مسئلے مسائل دریافت کرنے مولانا کے پاس جاتے تھے۔ اپنی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لیے مولانا سے وظائف پوچھتے تھے۔ مولانا نہایت ہمدردی سے ان کی بات سُنتے اور اُن کے مرض کی تشخیص کر کے قرآنی وظائف بتلاتے تھے۔ اس طرح جیل میں خانقاہی کا سماں ہوتا تھا۔

جیل میں بحث مباحثہ

اہل سنّت کا بریلوی مکتبہ فکر ہمیشہ شیعت کے بارے میں باوجود اعلیٰ حضرت کے فتویٰ تکفیر کے انہیں اس درجے کا کافر نہیں سمجھتا۔ بلکہ اغماض و چشم پوشی سے ان کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ منظفر گڑھ جیل میں بریلوی مکتبہ فکر کے ایک عالم بھی تھے۔ مولانا ایثار کی اُن سے اس سلسلہ میں کافی گفتگو ہوئی۔ لیکن وہ بحث و مباحثہ سے ہٹ کر مجادلہ تک اتر آئے۔ لیکن مولانا نے ہمت نہیں چھوڑی وہ مسلسل انہیں سمجھاتے اور غیرت دلا کر ان کا لہو گرماتے رہے۔ بالآخر رب تعالےٰ کی نصرت و مدد سے مولانا کی جگر سوزی اور دماغ سوزی ثمر آور ہوئی۔ بریلوی مکتبہ فکر کے عالم نے شیعہ کی تکفیر

پر اتفاق کر لیا۔ اور انہیں شرح صدر ہوا کہ شیعہ تو کافر ہیں ۔ اس کے بعد انہوں نے شیعت سے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا اور اکل و شرب، نشیب فراز، شادی، غمی، ہر قسم کے تعلقات سے دستکش ہو گئے ۔

شیعو دیر ہے اندھیر نہیں

مولانا مرحوم طفل تسلیوں کی بجائے اپنے احباب کے سامنے دو ٹوک واضح اور واشگاف الفاظ میں بات کرنے کے قائل تھے، زخم خوردہ اور محصور دوستوں سے فرمایا کرتے تھے کہ دوستو گھبرانے اور غم کی ضرورت نہیں وہ وقت دُور نہیں جب یہ جیلیں اور تشدد رنگ لاتے گا اور اصحاب نبیؐ کا دشمن پاکستان کی سرزمین پر کافر قرار دیا جاتے گا ۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ شیعو ۔ دیر ہے اندھیر نہیں ہے ۔ تمہیں قانون ساز اسمبلی میں کافر قرار دیا جائے گا ۔ اور تمہارے کفر سے پردے اٹھیں گے دنیا دیکھے گی ۔

جیل کے رافضی کی گوشمالی

مظفر گڑھ جیل کا ڈپٹی بد قسمتی سے شیعہ تھا ۔ اور وہ دولت ایمان سے تہی دامن اصحاب رسول کے شیدائیوں سے بغض رکھتا تھا ۔ مولانا مرحوم ایک دن تاریخ بھگتا کر واپس جیل جا رہے تھے کہ جیل کی ڈیوڑھی پر ڈپٹی جیل آن ٹپکا ۔ اور وہاں کسی معمولی سی بات پر ان کے مابین جھگڑا کھڑا ہو گیا، مولانا مرحوم نے قائدانہ جلال اور خداداد رعب میں اس رافضی بے ایمان کی وہ گوشمالی کی کہ وہ ششدر رہ گیا، اور وہ حیران ہو کر اس شخصیت کی جرأت و بہادری پر انگشت بدنداں ہوا کہ یہ کمال جرائت اور کمال دلیری ہے ۔ اس کے بعد جب تک

مولانا دہاں رہے وہ سر اٹھا کر بات نہ کر سکا۔

جیل میں ساتھیوں کا خیال

مولانا مرحوم جیل میں اپنی جان سے زیادہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھتے تھے۔ کسی کو ذرا تکلیف ہو جاتی تو مولانا مرحوم بہت ہی مغموم اور دل گیر ہوتے تھے۔ اگر کوئی ساتھی بیمار ہو جاتا تو رات کو کئی کئی مرتبہ اس سے اٹھ اٹھ کر اس کی حالت دریافت کرتے۔ آپ یہی مزاج رکھتے تھے کہ مجھ سے اچھا لباس میرے ساتھی پہنیں، مجھ سے اچھا کھانا وہ کھائیں، مجھ سے اچھی خوراک وہ استعمال کریں، غرضیکہ ہر حال میں اپنے ساتھیوں کی دلجوئی فرماتے رہتے تھے، کبھی کسی کو بلا وجہ تنگ یا پریشان کرنے کی کوشش نہیں کی۔

جیل سے رہائی

کئی ماہ کی بندش کے بعد مولانا ایثار القاسمی کو مظفر گڑھ جیل سے رہا کر دیا گیا ضمانت منظور ہونے پر دوست احباب خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے، سلاخوں سے نکلنے کی خوشی میں ہر آدمی فرطِ مُسرّت کا اظہار کر رہا تھا۔ اس آزادی پر جیل کے قیدیوں نے بھی مٹھائیاں تقسیم کیں۔ جب رہائی کی خبر مولانا مرحوم کو زندان میں ملی تو مبارکبادیوں کا تانتا بندھ گیا تھا۔ جیل کے مرکزی دروازے سے باہر عقیدت مندوں کا ہجوم اپنے قائد کے استقبال کے لیے کھڑا تھا۔ کسی کے ہاتھ میں ہار ہیں کسی کے ہاتھ میں پھول ہیں، ہر آدمی اپنے قائد سے سینہ لگا کر مل رہا ہے اور ان کی استقامت پر مبارک باد دے رہا ہے۔

جھنگ جیل میں

کچھ عرصہ بعد ۱۶ ایم پی او کے تحت مولانا

مرحوم کو گرفتار کرکے جھنگ جیل میں لایا گیا جہاں سپاہ صحابہ کے مرکزی کردار اور مایۂ ناز سپوت پہلے ہی اپنے قائد کے استقبال کے لیے جیل کی کال کوٹھڑی میں ڈیرے لگائے بیٹھے تھے۔ اب از سرِ نو محفلیں منعقد ہوئیں، سپاہ صحابہ کے مشن کی باتیں ہوتیں اور اس پروگرام کو وسیع کرنے کے منصوبے بنتے تھے۔ اس مرتبہ آپ دو تین دن کے بعد رہا کر دیئے گئے تھے۔

ڈیرہ غازی خان کا جلسہ

مولانا حق نواز رح کی شہادت کے بعد ڈیرہ غازی خان میں سپاہ صحابہ نے ایک بڑے جلسے کے پوسٹر شائع کیے، جلسے کے انعقاد کی تاریخیں مقرر کر دی گئیں، اعلانات ہونے شروع ہو گئے، اور اسی شہر میں جس دن جلسہ ہونا تھا، دشمنانِ صحابہ بھی اکٹھے ہو گئے، آپ نے اپنے مرحوم قائد کے لہجے اور جرأت مندانہ لہجے میں بجلی کی طرح کڑکدار، اور تلوار سے زیادہ تیز، تقریر کی۔ رات کی تاریکی اور پھر سناٹے کا عالم تھا، ادھر منبر حق نواز کا وارث اور راہبر عزیمت کا جانشین ایثار القاسمی اپنے قائد کے لب و لہجے میں آنچ آئے بغیر اسی انداز میں دشمن کے محلات پر برق سماوی بن کر گرز رہا تھا۔ دشمن اس جرأت پر حیران تھے، دشمن سکتے میں پڑ گئے، ان کے کفر یہ محلات پہ لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ کھلے لفظوں میں بھرے جلسہ عام میں تقریر کر کے بخیر و سلامت واپس لوٹے۔

جو رات قبر میں ہے

مولانا مرحوم کو جب دوست احباب اپنی حفاظت کے لیے کہا کرتے تھے، تو آپ وہی قائد والا جواب دیتے کہ یار، جو رات قبر میں ہے وہ باہر نہیں اور جو باہر ہے وہ قبر میں نہیں ہے۔ ایک مرتبہ دوستوں نے

مشورہ دیا کہ آپ کار کی سیکنڈ سیٹ پر درمیان میں بیٹھیں تو قاسمی صاحب نے فرمایا کہ جو گولی مجھے لگنی ہے وہ تمہارا سینہ چیر کر بھی مجھ تک پہنچ جائیگی۔ تو رب تعالیٰ نے ان لوگوں کو ایسا بنا دیا تھا کہ موت کو ایک اٹل چیز سمجھتے تھے، لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون پر ایمان کامل تھا وہ موت سے کبھی نہیں ڈرتے تھے بلکہ موت تو ہر وقت ان کی ہتھیلی پر سفر کرتی رہتی تھی اور آج بھی سپاہ صحابہ کا ہر کارکن موت کے منہ میں بیٹھ کر دشمن کو للکارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جری صفات نوجوانوں کو ہماری زندگیاں بھی لگا دے۔ سپاہ صحابہ کا ہر کارکن صدق دل سے کفر کے ساتھ پنجہ آزمائی کر رہا ہے، اور تماشہ بین بے حس مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ آؤ تم بھی ہمارے دوش بدوش اس قافلہ حق میں شمولیت کرو۔

حقارت سے مری ناکامیوں کو دیکھنے والو کوئی آخر کہاں تک کر سکے گا امتحاں میرا
سراسر نا دلیل زندگی جاودانی ہے مٹا نا سوچ کر اے آسمان نام و نشاں میرا

سیاسی خدمات

قاسمی مرحوم کی دینی خدمات کی طرح سیاسی خدمات بھی قابل ستائش و قابل صد تحسین ہیں آپ کبھی کسی سیاسی جماعت کے پلیٹ فارم سے نہ اٹھے۔ جس میں رہ کر آپ نے اسی سیاسی جماعت کے کاز کو پھیلانے کی کوشش کی ہو۔ لیکن مولانا حق نواز مرحوم کی شہادت کے بعد حالات نے ایسی کروٹ لی کہ آپ کو ہر صورت میں سیاست میں عملاً حصہ لینا پڑا۔ مولانا جھنگوی نے ۱۹۸۸ء کے الیکشن میں حلقہ ۶۸ نیشنل اسمبلی جھنگ سے کافی تعداد میں ووٹ حاصل کیے تھے۔ آپ نے جے یو آئی (مولانا فضل الرحمان گروپ) کے پلیٹ فارم سے یہ الیکشن لڑا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے معمولی ووٹوں پر

جھنگ شاہ جیونہ کی جاگیر دارہ شیعانی عابدہ حسین این اے کی ممبر منتخب ہوگئی۔ اور اس مرتبہ پاکستان کے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی صاحبزادی بے نظیر بھٹو اپنی حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی تھیں۔ عرصہ ۲۰ ماہ کے قیام کے دوران جو کچھ نہ ہونا چاہیئے تھا وہ ہوا اور جو ہونا چاہیئے تھا وہ نہیں ہوا۔ بالآخر ۲۰ ماہ کے بعد صدر غلام اسحاق خان نے الزامات کی ایک طویل فہرست ٹی وی پی پہ نشر کی۔ اور اس حکومت کی چھٹی کرادی تھی۔ الحمد للہ۔

اب کی بار صدر مملکت غلام اسحاق خان نے دوبارہ انتخابات کروائے، جس میں اسلامی جمہوری اتحاد، اور پی ڈی اے ایک دوسرے کے مقابل پھر اٹھ کھڑے ہوئے، دونوں جماعتوں میں شیعہ موجود تھے، اس لیے کسی کی تعریف اور کسی پہ تنقید یا حمایت و مخالفت نہیں کی جا سکتی، دونوں ایک ہی صف کے مجرم ہیں، صدر مملکت نے اعلان کیا تھا کہ اب قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات بالترتیب ۲۴ اور ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ہوں گے۔ جہاں ہر جماعت کے رکن نے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کروائے وہاں ایثار قاسمی رح نے قومی اسمبلی حلقہ ۶۸ جھنگ سے آئی جے آئی اور صوبائی اسمبلی کے لیے بحیثیت آزاد رکن کاغذات جمع کروا دیئے۔

سومنات گرادیئے

۲۴، ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء کے الیکشن کے لیے تگ و تاز کا آغاز ہوا۔ مذہبی اعتبار سے حلقہ ۶۸ خاصی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ مائیں بہنیں، اعزہ اقربا، عقیدت مند، ہم مشن اور ہم مسلک اہل سنت والجماعت ایثار قاسمی رح

کی کامیابی کے لیے سحر گاہی کی دُعائیں اور ہر پنجگانہ نماز کے بعد خصوصی دُعاؤں میں مشغول رہتے تھے قومی اسمبلی کی سیٹ پہ ان کے علاوہ آٹھ اُمیدوار برساتی مینڈکوں کی طرح جھنگ کی سرزمین پر ابھرے، لیکن ماؤں کا بیٹا، بہنوں کا بھائی لاکھوں عقیدت مندوں کا محورِ محبت، سینکڑوں جانثاروں کا سپہ سالار، دُنیائے سنّیت کے دلوں کی دھڑکن ایثار قاسمیؒ اکسٹھ ہزار انسانوں کے دل جیت کر جھنگ کے سومناتوں کو گرا کر پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں جاگیرداروں، سرمایہ داروں کے سینہ پہ جا بیٹھا۔ اور ۲۷ اکتوبر کو آزاد حیثیت سے کامیاب ہوتے لیکن نیشنل اسمبلی کی ممبری کا حلف اٹھانے کے بعد صوبائی سیٹ سپاہ صحابہ کے لیے خالی کر دی تھی۔

یہ پُرانے چہرے ہیں

قاسمیؒ نے دیگر جاگیردار امیدواروں کے انتخابی مہم کے دوران لگائے گئے الزامات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ عرصہ ۴۴ سال سے وہی چہرے وہی پروگرام اور وہی بات دہرانے والے لوگ ہر الیکشن میں سامنے آجاتے ہیں، جو انتخابی مہم کے دوران نئی نئی باتیں بتاتے ہیں لیکن جیتنے کے بعد وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں، اہلِ جھنگ کے سامنے ان کا کردار، کیریٔر اور اعمال واضح ہیں، یہ سب پُرانے چہرے ہیں اور میں ایک نئے چہرے کی حیثیت سے متعارف ہو رہا ہوں۔

تم ہی بتاؤ

مولانا قاسمی مرحوم پہ الیکشن مہم کے دوران جاگیردار طبقے نے جہاں بہت سے سیاسی سٹنٹ کھڑے کیے وہاں یہ بھی کہا گیا کہ ایثار قاسمی تو باہر سے آیا ہوا ہے۔

یہاں کے ووٹ لینا ہمارا حق ہے۔ تو مولانا قاسمیؒ نے جواب دیا تھا کہ چلو میں باہر سے آیا ہوا ہوں اور میری اہل جھنگ کے لیے کوئی خدمات نہیں، میں نے یہاں آکر کچھ نہیں کیا، حق نواز کی شہادت کے بعد جھنگ میں گولیاں چل رہی تھیں، بموں کے دھماکے ہو رہے تھے، مکانات جل رہے تھے، دکانیں جل رہی تھیں میں اس وقت جھنگ کی سرزمین کو عزیز سمجھ کر یہاں آیا، اگر یہاں کے لیے میری کوئی خدمات نہیں تو تم جو ۲۴ سال سے اس قوم کی قسمت آزماتے آرہے ہو تم ہی تو بتاؤ تمہاری کیا خدمات ہیں، تم تو حق نواز شہید کے قاتلوں کی بھی نشاندہی نہ کر سکے۔

میں نے سب کچھ کیوں چھوڑا

مولانا قاسمی مرحوم نے ایک مرتبہ معاندین ومخالفین کے غلط پروپیگنڈے کو زائل کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے اپنا گھر چھوڑا، میں نے اپنا شہر چھوڑا اس لیے کہ میرے سامنے ایک پروگرام تھا۔ میں نے اپنے بوڑھے والدین کو چھوڑا اس لیے کہ میرے سامنے ایک مشن تھا، میں نے اپنا گھر بار چھوڑا، اس لیے کہ میرے سامنے ایک مشن تھا۔

میں اپنے سارے معاملات چھوڑ کر آپ کے اس شہر میں آیا ہوں، اور یہاں آکر اس بنیاد پر آباد ہوا ہوں کہ آپ نے حق نواز کی ایک آواز پر اس کا ساتھ دیا تھا۔ اگر آج میں یہاں نہ آتا تو لوگ کہتے کہ حق نواز کے بعد کوئی نہیں اس کے مشن کا اور کوئی نہیں جو اس کی طرح شیعت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ سکے کہ تم کل بھی کافر تھے، آج بھی کافر ہو قیامت تک کافر ہو گے۔

اب میری لاش جائے گی

قاسمی مرحوم نے فرمایا تھا کہ یہ جرأت و بہادری میں نے اپنے شہید قائد حق نواز سے سیکھی تھی کہ میں اگر اوکاڑہ میں رہوں تو بھی شیعت کے کفر کا پرچار کروں اگر جھنگ میں رہوں تو بھی شیعہ کے کفر کو واضح کروں ۔ تم اگر کہو کہ یہ یہاں سے چلا جائے تو رب کعبہ کی قسم اس طرح واپس نہیں جاؤں گا اب میری لاش ہی جائے گی ۔ اسی پر نعرہ لگایا گیا کہا کہ قاسمی تیرے روپ میں، جھنگوی کی تصویر ہے ۔ اور اسی موقع پر فرمایا تھا کہ میں تمہارے سینے پر جوتا رکھ کر مشن تسلیم کرواؤں گا۔ اگر میں باہر سے آیا ہوں تم یہاں کے رہنے والے ہو اور تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے قتل کر دو تو میں باہر سے قتل ہونے یہاں آیا ہوں مجھے قتل کر دو۔ تم یہاں موجود ہو ہر شیعہ کے تحفظ کے لیے میں باہر سے شیعہ کا جنازہ نکالنے آیا ہوں (۔ آج سیاست دان کہتے ہیں حق نواز کا مشن سچا تھا تو میں پوچھتا ہوں کہ اگر اس کا مشن سچا تھا تو تم نے اس کا ساتھ کیوں نہیں دیا تھا؟ عابدہ کا ساتھ کیوں دیا تھا؟ بے غیرت، بے شرم، بے حیا۔ سیاست دانو تم کل بھی اسلام کے غدار تھے تم آج بھی اسلام کے غدار ہو ۔ تم کل بھی مذہب کے غدار تھے تم آج بھی مذہب کے غدار ہو ۔ اب تم ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے، اب ہم تمہارے گھروں تک پہنچ کر تمہیں گریبانوں سے پکڑ کر تمہیں اس بات پر مجبور کر دوں گا کہ تم ہمارا ساتھ دو۔)

یہ کرسی میرے قائد کی ہے

مولانا قاسمیؒ نے فرمایا تھا ۔ کہ جس منبر پہ آج حق نواز کی آواز اٹھائی جا رہی ہے یہ میرے قائد کی کرسی ہے ۔ آپ نے مجھے اس پر

بتلایا۔ آج اگر میں بزدلی کروں۔ آج اگر میں جاگیرداروں سرمایہ داروں کے سامنے جھک جاؤں میں ان کی کاسہ لیسی کروں تو میری زندگی پہ لعنت ہے۔ غیورسُنیو۔ اسی کرسی کا تحفظ کروں گا، اگر میں زندہ رہا تو اس کرسی پہ ہاتھ نہیں رکھنے دوں گا۔ اس منبر اور محراب کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دیا جائے گا۔ کوئی جاگیردار سیاست دان یہ سمجھے کہ وہ دھونس دھاندلی اور غنڈہ گردی سے ہمیں اپنے موقف سے پھیرے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔

میری جماعت کا ہر کارکن ایم پی اے، ایم این اے

آپ نے رضا کاروں سے خطاب میں کہا کہ میرے قائد حق نواز کا مقدس لہو اپنے ایک ایک کارکن کو ایم پی اے ایم این اے بنا گیا ہے۔ او میرے نوجوانو۔ بوڑھو اور میرے ساتھیو! الیکشن کی کمپین ایسے چلاؤ کہ گویا یہ ہماری اپنی انتخابی مہم ہے۔ اللہ کی ذات پہ بھروسہ رکھ کر کہتا ہوں اور اس کی مدد سے کہتا ہوں کہ الیکشن جیتنے کے بعد صرف میں ایم پی اے، ایم این اے نہیں ہونگا بلکہ میری جماعت کا ہر رکن اور رضا کار ایم پی اے۔ ایم این اے ہوگا۔

شیعہ کا کفر زیر بحث آئے گا

فرمایا اسمبلی میں پرمٹوں کی فائلیں پیش کی جاتی ہیں، پلاٹوں کی فائلیں پیش ہوتی ہیں۔ لیکن شیعہ کے کفر کی فائلیں وہاں پیش نہیں کی جاتیں انشاءاللہ اگر میں کامیاب ہوگیا تو پرمٹوں کی فائلیں نہیں ذاتی مفادات کی فائلیں نہیں بلکہ دشمنانِ اصحابِ رسول کے کُفر کی فائل اسمبلی میں پیش کروں گا۔ انشاءاللہ پیش کروں گا۔

کامیابی پر عزم

جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا ایثار القاسمیؒ شہید بالآخر سیاسی جاگیرداروں کے سومنات گراتے ہوئے اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے، آپ نے سپاہ صحابہ کی اس عظیم الشان معرکہ آرا کامیابی پہ یہ عزم فرمایا تھا، کہ میں قومی اسمبلی میں ناموس اصحاب رسولؐ کے لیے آئینی جدوجہد کروں گا میرا سب سے پہلا کام حق نواز شہیدؒ کے قاتلوں کو بے نقاب کرانا ہے۔ اصحاب رسولؐ کے دشمنوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سعی کروں گا۔ میری کامیابی سپاہ صحابہ کے مشن کی کامیابی ہے۔ میں آخری دم تک اس مشن کی کامیابی کے لیے جدوجہد کرتا رہوں گا۔ میری اس کامیابی سے دنیا بھر کے شیعوں پر مُردنی چھا گئی ہے۔ اب خلافت راشدہ کا پرچم بلند ہو کر رہے گا۔ پاکستان کو سُنّی اسٹیٹ قرار دلوانے اور صحابہ کرام کے خلاف لٹریچر کے خاتمے اور دشمنان صحابہ و ناقدین صحابہ کے لیے سزائے موت کا قانون بنانے کی جدّوجہد کی جائے گی۔ اللہ اللہ اس مرد مجاہد کی کیا ہی کمال جرأت تھی۔ بزبان حال یوں کہا ہوگا۔ ؎

چمک کر عالم تاریک میں پیدا سحر کر دے
زمانے کو نفس کی آگ سے نذر شرر کر دے

در سرمایہ داری پہ نہ جھکنا سیکھ اے نادان
بپھر کر شیر کی صورت اسے زیر و زبر کر دے

یہی آئین ہستی ہے یہی تحصیل آزادی
حوادث کے مقابل اپنے سینے کو سپر کر دے

اگر اب بھی نہ جاگا حشر تک سوتا رہے گا تو
غلامی کی مصیبت گاہ رونا رہے گا تو

ہم چین سے نہیں بیٹھے۔ فاروقی

حضرت مولانا ایثار القاسمیؒ کے ایم این اے بننے پر

سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمان صاحب فاروقی نے جھنگ میں یوں خطاب فرمایا۔

؎ جھنگوی دِیوں کو جلاتا رہا اخوت کے پرچم اڑاتا رہا
ہوا جب کبھی ذکرِ وِمہر وفا بہت دیر تک یاد آتا رہا

اے کاش! آج یہاں ہمارا قائد ہوتا اے اللہ تو ہمارے قائد کی رُوح تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تیرے مشن کی تکمیل کے لیے اسمبلی میں قدم رکھ دیا ہے۔ مولانا حق نواز کے قبر میں اتر جاتے کے بعد ہم چین سے نہیں بیٹھے۔ اللہ کی توفیق سے ہم پاکستان بھر میں تیرے مشن کی تکمیل کے لیے سُنّی قوم کو جگانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں ہم دن رات محنت کر کے تیرا پیغام گھر گھر اور بستی بستی پہنچا رہے ہیں ہم تیرے سامنے سرخرو رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ کی توفیق سے محنت کی۔ اس مرتبہ صرف گیارہ شیعہ منتخب ہوئے پچھلی مرتبہ ۴۳ شیعہ اسمبلیوں میں گئے تھے، ہم نے جہاں جھنگ میں تیری رُوح کو خوش کیا وہاں پاکستان بھر میں لاکھوں کے مجمع میں تیرے پیغام کو دھرایا ہے۔ تیرے نصب العین کو گلی گلی قریہ قریہ عام کر لینے کا عزم کیا ہے جھنگ کی سرزمین پر شیعہ جارحیت کو زمین بوس کر دیا ہے۔ ابھی ہمارا سفر طویل ہے۔

اے رُوح حق نواز تیرے بچے یتیم ہوئے۔
تیری بیوی بیوہ ہوئی۔
تو قبر کی پاتال میں گم ہو گیا۔ ہم بھی اس کے لیے تیار ہیں۔

پاتال

آج ہم نے جھنگ کے در و دیوار سے تیری صداقت منوالی ہے ایک

جرنیل سپاہ صحابہؓ ترجمانِ اہلِ سُنّت حضرت مولانا

ایثار القاسمی شہیدؒ

ایم این اے

کا پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں پہلا تاریخ ساز

خطاب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ o اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا o قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَھَرَتِ الْبِدَعُ اَوِ الْفِتَنُ وَسُبَّتْ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْھِرِ الْعَالِمُ عِلْمَہٗ o

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ o

جنابِ سپیکر سب سے پہلے تو میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں صدرِ مملکت کی تقریر پہ اظہارِ خیال کا موقع فراہم کیا ہے۔

جنابِ سپیکر صدرِ مملکت کا خطاب یقیناً اس ایوان کے معزز اراکین کے لیے اور پوری قوم کے لیے نصیحت آمیز تھا اور مجھے اُمید ہے کہ صدرِ مملکت کے اُس بیان کے مطابق جن باتوں کی طرف اُنہوں نے

نشاندھی کی ہے ۔ ہمارے ممبران اور ہماری حکومت ترجیحی بنیادوں پر مسائل کی طرف توجہ کرے گی ۔ جن کی طرف صدر مملکت نے توجہ دلائی ہے ۔ صدر مملکت نے اپنے خطاب میں بہت ساری باتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جس میں سب سے پہلی بات صدر مملکت نے جو بیان فرمائی ہے ۔ کہ نئی حکومت ملک کو اسلامی اور فلاحی مملکت بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑے گی ۔

جناب سپیکر اسلامی فلاحی مملکت پاکستان کو بنانے کیلئے اس وقت سب سے اہم چیز شریعت بل ہے ۔ یہ وہ شریعت بل ہے جس کو سینٹ کے اندر سابقہ دور میں متفقہ طور پہ پاس کر دیا گیا ۔ اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے اس شریعت بل کے متعلق بیانات دے کر پوری قوم اور مسلمانوں کے ساتھ مذاق کیا کہ یہ بل قوم کے ہاتھ، کان، ناک کاٹنے کی طرف قوانین کو لے جائے گا ۔ جو کہ وحشیانہ قوانین ہیں ۔ اور انہیں اس کی سزا اسی الیکشن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے مِل گئی جو کہ بڑی دردناک شکست عوام کی طرف سے انہیں ملی ۔

جناب سپیکر یہاں پہ ہم پیپلز پارٹی کی حکومت کو یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے شریعت بل کی مخالفت کی، اور شریعت بل کو متنازعہ بنایا ۔ جس کو سینٹ نے متفقہ طور پہ پاس کر دیا تھا لیکن

جناب سپیکر وہی شریعت بل جب اَب ہماری حکومت کے سامنے آیا ہے تو میرے خیال میں اس شریعت بل کو سینٹ کے متفقہ طور پہ پاس کئے جانے پر اَب اس ایوان کے اندر بھی متفقہ طور پہ پاس کر دیا جاتا ۔ کوئی ضرورت نہیں تھی کہ اس کے لیے کمیٹی بنائی جاتی اسے

کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ۔ یعنی جس شریعت بل کو ہم نے الیکشن کے اندر انتخابات کے اندر ایک ایشو کے طور پر استعمال کیا ۔ اور ہیں آپکی وساطت سے اپنی اس حکومت تک یہ بات پہنچانا ضروری سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین اور ہماری حکومت یہ مت سمجھے کہ عوام نے ووٹ صنعتی انقلاب کے نعروں پر دیتے ہیں یا غریب عوام کو پانچ مرلہ ۔ سات مرلہ پلاٹ دینے کے نعروں پر ووٹ ملے ہیں ۔ بلکہ عوام نے اسلامی جمہوری اتحاد کو جو مینڈیٹ دیا ہے اس کی وجہ صرف اور صرف اسلامی نظام ہے جو کہ اس ملک کا بنیادی نقطہ ہے ۔

جناب سپیکر جب شریعت بل سینٹ کے اندر متفقہ طور پر پاس ہونے کے بعد پیپلز پارٹی نے جب متنازعہ بنایا تو ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور باقاعدہ اسلامی جمہوری اتحاد کیطرف سے متحدہ شریعت محاذ قائم کیا گیا اور اس میں جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کیا گیا لیکن جب وہی شریعت بل ہمارے سامنے آیا ہے تو ہماری حکومت کو چاہیئے کہ صدر مملکت کی تقریر کے مطابق اسی شریعت بل کو من وعن نافذ کیا جائے ۔ تاکہ اسی شریعت بل کو اب سرکاری بل کا نام دیا جائے یا اس کے اندر یہ کیا جائے ۔

جناب سپیکر اسی بل کی مخالفت وہی لوگ کر رہے ہے جو کہ پیپلز پارٹی کے دور میں کر رہے تھے ۔ پی ڈی اے کے اندر جو جماعتیں شامل ہیں انہوں نے پہلے شریعت بل کی مخالفت کی تھی ۔ اور اب بھی وہی شریعت بل کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ لہٰذا ہماری گورنمنٹ کو قطعی طور پر یہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ اس شریعت بل کو نافذ کرنے سے فرقہ واریت آئے گی ۔

جناب سپیکر اگر یہ شریعت بل آج نافذ ہوتا ہے تو فرقہ واریت آتی ہے۔ تو کل آپ اسی شریعت بل کو نافذ کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے کیا اُس وقت ہمارے ذہن میں فرقہ واریت پھیلنے کا خطرہ نہیں تھا۔ یقیناً تمام کی تمام باتیں اُس وقت ذہن میں تھیں۔ لہٰذا میں آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ یہ شریعت بل متنازعہ نہیں ہے بلکہ یہ شریعت بل متفقہ طور پہ سینٹ کے اندر منظور کیا گیا۔ لہٰذا اس شریعت بل کو من وعن اس ایوان میں لاکر پاس کر کے فوری طور پہ نافذ کیا جائے تاکہ صدرِ مملکت کی تقریر کے مطابق ہمارا یہ ملک اسلامی اور فلاحی مملکت کہلا سکے۔

جناب سپیکر دوسری بات صدرِ مملکت نے اپنے خطاب کے اندر یہ بیان فرمایا کہ ہم نے چھ اگست کے بعد پاکستان میں نوّے روز کے اندر اندر آزادانہ اور منصفانہ انتخابات منعقد کروا کر عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کو حکومت سونپ دی۔ لیکن ہمارے مخالف حزبِ اختلاف کی طرف سے ہر اُٹھنے والا فرد جو ہے وہ یہ اقرار کرتا ہے کہ جناب یہ دھاندلی ہوئی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اگر دھاندلی ہوئی ہے تو جو اراکین یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ کس طرح بنے آئے ہیں اگر دھاندلی ہوتی تو یہ اس ایوان میں تشریف نہ لاتے۔

(پوائنٹ آف آرڈر) مہر غلام فرید صاحب ایم این اے

جناب سپیکر، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو دھاندلی عام ہوئی ہے۔ اُنہوں نے اس سے بڑھ کر دھاندلی کی ہے۔ بہر حال دھاندلی کا الزام لگا کر ہمارے معزز اراکین نے صدرِ مملکت کے اُس بڑے عہدے کو چیلنج

کیا ہے۔ یہ ہمارے موجودہ صدر وُہی صدر ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۸۸ء کے اندر انتخابات کروائے تھے۔ اور اسی عدلیہ کی زیرِ نگرانی کروائے تھے۔ کیا اُس وقت انتخابات میں دھاندلی نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت دھاندلی صرف اس لیے نہیں کہا گیا کہ اس الیکشن کے نتیجے میں حکومت پیپلز پارٹی کو سونپ دی گئی یقیناً اگر اُس وقت حکومت پاکستان پیپلز پارٹی کی نہ بنتی تو جناب سپیکر پھر صدرِ مملکت پر الزام عائد ہوتا کہ جناب انہوں نے دھاندلی کی ہے۔ اور صدرِ پاکستان جو ہیں وہ خود متنازعہ ہو گئے۔ یعنی آج اگر صدرِ مملکت نے اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ جناب میاں نواز شریف کو پاکستان کے وزیرِ اعظم کے عہدے کے لیے عوام کے منتخب کیے ہوئے وزیرِ اعظم کو حلف اُٹھانے کا موقع دیا ہے۔ تو یہ دھاندلی ہوئی ہے اور کل جب انہوں نے بے نظیر بھٹو کو پاکستان کے وزیرِ اعظم کے عہدے کے لئے حلف اُٹھانے کا موقعہ دیا تو یہ اس وقت دھاندلی نہیں ہوئی۔ تو میرے خیال میں یہ معزز اراکین ہمارے سربراہِ مملکت کے اُس بڑے مقدس عہدے کو چیلنج کر رہے ہیں (پوائنٹ آف آرڈر ہاشمی صاحب ایم این اے)

جناب سپیکر میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہی صدرِ مملکت یہی عدلیہ اگر ان کے حق میں فیصلہ دیتی ہے تو وہ صدر صاحب کا عہدہ بھی مقدس ہے اور عدلیہ نے بھی اپنی ذمہ داریاں ٹھیک نبھائی ہیں اور اگر وہ عوام کے ان کے خلاف دیئے ہوئے فیصلہ کے مطابق عمل درآمد کرتے ہیں تو جناب سپیکر، صدرِ مملکت آف پاکستان کے عہدے کو چیلنج کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر صدرِ مملکت نے عین وقت کے تقاضے کے مطابق

خطاب کرتے ہوئے اپنے اس بیان میں یہ فرمایا کہ جو پچھلا ہو چکا ہے اُس کو بھی دیکھا جائے اور جو آئندہ ہونے والا ہے اُس کو بھی دیکھا جائے اس بات کو دیکھتے ہوئے میں اپنے ساتھی معزز اراکین کو اپنی بیس ماہ کے کئے ہوئے نامہ اعمال پر نظر دھرانی چاہیئے تھی۔ کہ کیا وجہ ہے کہ بیس ماہ پہلے وہی صدر۔ وہی عدلیہ، وہی عوام ان کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں اور بیس ماہ کے بعد عوام بھی انہیں مسترد کرتی ہے۔ اور عوام کے مسترد کرنے کی وجہ سے عدلیہ کی زیرِ نگرانی آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے نتیجے میں صدر مملکت آف پاکستان نے جو میاں نواز شریف صاحب کو وزیرِ اعظم کے عہدے کے لیے حلف اُٹھانے کا موقع دیا تو اس کا یہ حضرات اعتراض کرتے ہیں۔ انہیں اپنے بیس ماہ کی اُن نامہ اعمالیوں پہ غور کرنا چاہیئے۔

یقیناً مَیں اس حق میں نہیں ہوں کہ جو لوگوں کو نوکریاں دی گئیں ہیں۔ اُن کو نوکریوں سے ہٹا دیا جائے لیکن جناب سپیکر یہ بھی کہاں کا انصاف ہے کہ ایک آدمی واقعتاً پڑھا لکھا ہے اور وہ میرٹ پر ہے اُسے تو رَد کر دیا جاتا ہے اور جو آدمی صرف پیپلز پارٹی کا جیالا کہلوایا ہے اسے اتنا بڑا عہدہ پر لگا دیا جائے۔ یقیناً ایسے جیالوں کو جو کسی ملازمت کے اہل نہیں تھے۔ انہیں علیحدہ کیا جانا چاہیئے اور جو میرٹ پر ہیں وہ خواہ کسی بھی پارٹی سے ہوں اُن کا حق ہے کہ وہ اس عہدہ پر کام کریں۔

جنابِ سپیکر تیسری بات صدر مملکت نے اپنے خطاب میں نئی حکومت کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ ہمیں خود انحصاری پیدا کرنی چاہیئے۔ اس لیے کہ ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے۔

ہمارے پاس محنتی عوام ہیں۔ قدرتی وسائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ زرعی زمین ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارے پاس محنتی عوام محنتی کسان موجود ہیں۔

جناب سپیکر میں محنتی عوام میں سب سے زیادہ ووٹ محنتی عوام تصور کرتا ہوں وہ ان غریب کاشتکاروں کو تصور کرتا ہوں جو کاشتکار صبح وشام دن رات محنت کر کے پوری قوم کے لئے اناج مہیا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے اندر اُن کے لیے کوئی خاص اقدامات نہیں کئے گئے۔ جن اقدامات کی بنیاد پر وہ اپنی زندگی جو ہے وہ آرام اور آسائش کے ساتھ گذار سکے۔

جناب سپیکر یہاں ہم بے روزگاری کی بات کرتے ہیں۔ وہاں پر میرے خیال میں بیروزگاری بننے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کسان جو اپنی دو چار پانچ دس ایکڑ پہ محنت کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے اُس کو اب اس کھیت سے اتنا اناج یا اتنی کمائی میسّر نہیں ہے کہ اُس کے ساتھ اپنا اور اپنے اہل وعیال کا گذر کر سکے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جو اجناس کی قیمتیں ہیں وہ بہت ہی کم ہیں۔ اور کھاد اور بیجوں کی جو قیمتیں ہیں وہ بہت ہی زیادہ ہیں۔ لہٰذا اگر کھاد اور بیجوں کی قیمتوں کو کم کر دیا جائے اور اُسی تناسب سے اُن اجناس کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ تو محنتی کسان جو اپنی اُس تھوڑی سی کھیتی میں محنت کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا اگر اُسے اُسی کھیت سے میسّر ہو جائے تو میرے خیال میں یقیناً وہ اپنے بیٹیوں اور بھتیجوں کو شہر میں نوکری کے لیے ملازمت کے لیے نہیں بھیجیں گے۔

اور یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔ بے روزگاری کو ختم کرنے کے لیے، لہٰذا میری استدعا ہے کہ وزیرِ زراعت یہاں موجود ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی پالیسی طے کریں کہ اجناس کی قیمتوں کا جو اضافہ ہے وہ بھی اس تناسب سے ہو جس طرح کہ بیج اور کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چوتھی بات جناب سپیکر صدر مملکت نے اپنے خطاب کے اندر کشمیر افغانستان اور بابری مسجد کے مسئلہ پر کی ہے، ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن ان مسائل کا پُرامن حل بھی چاہتے ہیں۔ تو اس کے لیے جناب سپیکر کشمیر پہ ہماری حکومت کو واضح پالیسی کا اعلان کرنا چاہیئے اور بابری مسجد کا مسئلہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ یہ مساجد شعائر اللہ ہیں۔ ہمارے ایمان کا حصّہ ہے۔ لیکن اب تک ہماری حکومت کی طرف سے بابری مسجد کے مسئلہ پہ واضح طور پر بھارتی حکومت کا نوٹس نہیں لیا گیا۔ لہٰذا میرا مطالبہ ہے کہ حکومت بابری مسجد کے مسئلہ پہ واضح پالیسی تیار کر کے عوام الناس پورے پاکستان کی عوام کے ایمانی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس مسئلہ کو فوری طور پر حل کروائے۔ پانچویں بات کہ صدر مملکت نے اپنے خطاب میں خود انحصاری کے پہلو پہ بات کرتے ہوئے خارجہ پالیسی کے لیے یہ ارشاد فرمایا کہ میری حکومت کی خارجہ پالیسی کی بنیاد آزادی خود مختاری، امن، تعاون اور بقائے باہمی کے اصولوں پہ ہوگی۔

جناب سپیکر یقیناً یہ بہت بڑی نصیحت ہے اگر اس پہ عمل کیا جائے ہماری حکومت دوسرے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کرے۔ اس سے ہماری اقتصادی اور معاشی پالیسیاں جو ہیں۔ اُن کو تقویت ملے گی، لیکن

جناب سپیکر میں موقعہ کی مناسبت سے آپ کی توجہ حالیہ واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہمسایہ ملک جو ہیں اُن کے ساتھ ہمارے تعلّقات یقیناً بہتر ہونے چاہئیں۔ آزادی اور خود مختاری کے مطابق ہونے چاہیئے۔ لیکن ہمارے جو موجودہ تعلّقات ہیں ہمسایہ ملکوں کے ساتھ وہ اس حد تک بھائی چارہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بھائی چارہ ہیں اسے بھائی چارہ نہیں سمجھنا بلکہ یہ ہمسایہ ملک کی براہِ راست ہمارے ملک میں مداخلت ہے۔

جناب سپیکر میں آپ کی توجہ حالیہ لاہور کے اندر ہونے والے وقوعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جس میں ہمارے ہمسایہ ملک کے ڈائریکٹر جنرل صادق گنجی صاحب کو قتل کیا گیا ہے۔ یقیناً وہ ایک بڑا ہی ظالمانہ سفاکانہ اقدام تھا۔ جس کی مذمت اخبارات میں تمام کی تمام پارٹیاں اور لوگ کر چکے ہیں۔ لیکن اس بھائی چارہ اور ہماری اس دوستی اور ہمارے اُس تعلّقات کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔

جناب سپیکر ہمارے ہمسایہ ملک ایران نے یہ جسارت کی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے اندر ایک انکوائری ٹیم رکھی ہوتی ہے اور ہمارے ملک کے اندر باقاعدہ اُن کا ڈپٹی وزیر خارجہ ایک پورا وفد لے کر بیٹھا ہوا ہے اور مطالبہ کر رہا ہے اس بات کا جناب کہ ایک مذہبی تنظیم جس کے ساتھ میرا تعلق ہے انجمن سپاہ صحابہؓ کہ اُس مذہبی تنظیم پر پابندی لگائی جائے اور ہماری حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور یہاں تک کہ اب اس وقوعہ کے بعد ملوث کیا جا رہا ہے۔ اس قتل میں ہمیں آئی جی پنجاب نے پریس کانفرنس کر کے ملک کے اندر فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہوئے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اس قتل کے ساتھ انجمن سپاہ صحابہؓ

کا تعلق ہے لیکن ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ جن افراد نے قتل کیا ہے وہ ان کا انفرادی عمل ہے یا کہ جماعتی عمل ہے۔ اگر آپ اس نتیجے پر ابھی تک نہیں پہنچے کہ وہ اُن کا انفرادی عمل ہے یا جماعتی عمل ہے تو کیا ضرورت تھی کہ آئی جی پنجاب ایک ذمہ دار افسر ہوتے ہوئے یہ بیان دیتا ہے کہ ایک مذہبی تنظیم اس میں ملوث ہے اور وہ انجمن سپاہِ صحابہ رض ہے۔

جناب سپیکر پھر اس کے بعد ہمسایہ ملک کی مداخلت کا اندازہ آپ یہاں سے کر سکتے ہیں کہ ہمسایہ ملک کے وفد نے جب ایف آئی آر درج ہونے لگی یہ مطالبہ کیا کہ ایف آئی آر میں سب سے پہلے قاتل کا نام میاں محمد نواز شریف درج کیا جائے۔ دوسرا نام محمد اثیار القاسمی کا نام درج کیا جائے۔ تیسرا نام فلاں فلاں اس طرح اور اس کے بعد ساری رات انتظامیہ کی اُن کے ساتھ لڑائی ہوتی رہی اور

جناب سپیکر میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ فرقہ واریت کو ہوا دینے کی کوشش اس لیے ہو رہی ہے کہ تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ جو کہ پی ڈی اے کے اندر شامل ہے اور وہ اس سارے کے سارے کیس کو ڈیل کر رہی ہے اور ایران کے ایماء پر اس ملک کو فرقہ واریت کی طرف جھونک رہی ہے اور شریعت بل کی مخالفت بھی صرف اور صرف وہی تنظیم کر رہی ہے اور کوئی جماعت شریعت بل کی مخالفت نہیں کر رہی تو

جناب سپیکر اُن ناموں کو ایف آئی آر میں درج کروانے کی کوشش کی گئی اور اب معلوم نہیں کہ اُس ایف آئی آر میں میرا نام بھی درج

کیا گیا یا نہیں - کیونکہ اُس ایف آئی آر کو سیل کر دیا ہے اور مطالبہ کے باوجود بھی ایف آئی آر ہمیں نہیں ملی- تو

جناب سپیکر خارجہ پالیسی یہ ہمیں ہمسایہ ملکوں کے ساتھ یقیناً اچھے تعلّقات پیوستہ کرنے چاہیئے - لیکن اچھے تعلّقات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمسایہ ملک ہماری دوستی اخوّت - محبت اور پیار کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے - ہمارے معاملات میں براہ راست مداخلت کرے اور اب

جناب سپیکر اس قتل پر اب تک وُہ وفد ڈپٹی وزیر خارجہ کی قیادت میں ہمارے پاکستان میں موجود ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اُس وقت تک نہیں جائیں گے، جب تک کہ اس کیس کو خصوصی عدالت میں پیش کر کے چند روز میں سماعت کر کے اس کا فیصلہ نہیں سُنا دیا جاتا تو

جناب سپیکر ابھی تک تو یہ بات بھی واضح نہیں ہو سکی کہ وہ قاتل اصلی ہیں یا کہ نقلی ہیں - اُنہیں گرفتار کر کے ایک ڈرامہ رچایا گیا ہے- اگر اُن کے کہنے کے مطابق قاتلوں کی نشاندھی ہوتی تو ان کے کہنے کے مطابق تو پہلے قاتل میاں نواز شریف صاحب ہیں - میاں نواز شریف صاحب کو قتل میں ملوث نہیں کیا گیا تو ان کے کہنے کے مطابق تو پھر ہمیں ملوث کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مقامی انتظامیہ صوبائی گورنمنٹ اس قتل کے اصل محرکات سے پردہ پوشی کرتے ہوئے اُسے غلط طرف لے جا کر اُس قتل کو ہمارے اوپر ڈالنا چاہتی ہے اور ایرانی گورنمنٹ جو براہ راست ہمارے معاملات میں مداخلت کر رہی ہے - اُس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے ہمیں جو ملوث کیا جا رہا ہے - ایران کے اُس انقلاب کے بعد تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ذریعے سے کوشش کی گئی کہ اس ملک میں ایرانی انقلاب کو ٹھونسہ جائے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ نے اُس ایرانی انقلاب کا راستہ روکا یہ ہمارا ملک ہے اس ملک کا نظام ہماری اپنی عوام کے ہاتھوں میں ہے ۔ ہماری اپنی حکومت کے ہاتھوں میں ہے کسی ہمسایہ ملک کو یہ جرأت نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ اپنا انقلاب یا اپنی پالیسیاں ہمارے ملک کے اندر جو ہے ٹھونسنے کی کوشش کرے۔

جناب سپیکر میں آپ سے گذارش کروں گا کہ میں آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ ایران کی اس براہِ راست مداخلت کو بند کروایا جائے اور صادق گنجی کے قتل پہ ہم نے بھی مذمت کی ہے ۔ پوری قوم نے بھی مذمت کی ہے، ہم نے دوستی کا اتنا حق ادا کیا کہ صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب، یہ تمام کے تمام حضرات اُن کے نماز جنازہ میں شریک ہوئے ۔ پھر گورنر صاحب کو ساتھ بھیجا اُن کے احترام اور اُن کے معزز ہونے کی وجہ سے لیکن اس کا پھل ہمیں یہ ملا کہ ہمارے ملک کے معاملات میں مداخلت کی گئی۔ لہٰذا میں آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ اُن کی یہ مداخلت بند کی جائے اور اس قتل کی صحیح تفتیش کر کے اصل قاتلوں کی طرف تفتیش کا رُخ موڑا جائے تاکہ ہمیں اس قتل میں ملوث نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر آپ کی وساطت سے ایک بات اور عرض کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی بے حسی کا اندازہ کیجئے کہ پرسوں مجھے آئی جی صاحب کی طرف سے اپنے مقامی پولیس افسر کے ذریعے یہ اطلاع پہنچی کہ جناب ایرانی کمانڈوز آپ کو قتل کرنے کے لیے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ لہٰذا آپ کو اگر کسی فورس کی ضرورت ہے تو آپ ہم سے لے لیں ۔ ورنہ آپ اپنی خود حفاظت کریں ۔

جناب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری کوئی سرحد نہیں ہے۔ جس کا جی چاہے ہمارے ملک میں داخل ہو جائے۔ وہ ایرانی کمانڈوز کیوں داخل ہوئے۔ داخل ہونے کا جو پتہ چل گیا تو داخل کیوں ہونے دیا گیا۔

جناب سپیکر میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس بات سے الحمدللہ ڈرا نہیں ہوں ہم پاکستان کے اندر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کا دفاع چاہتے ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ختم نبوّت کا تحفظ چاہتے ہیں۔ اور اہل سُنّت والجماعت کے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا مشن ہے ہم انشاء اللہ پُرامن طریقے سے اپنا مشن پورا کریں گے۔ لیکن یہ قتل کی دھمکیاں اور ایرانی کمانڈوز آتے ہیں قتل کرنے کے لیے یہ ہماری راہ میں روکاوٹ نہیں بن سکتی۔

جناب سپیکر میں آخر میں اپنی ان عوام کا جنہوں نے کثیر تعداد میں مجھے ووٹ دیکر ایوان تک پہنچایا ہے۔ اُن کی ترجمانی کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے بات تو یہ ہے جناب والا ضلع جھنگ پاکستان بننے سے پہلے کا ڈسٹرکٹ ہے۔ مگر اس کے باوجود اس میں ترقیاتی کام آج تک نہیں ہوئے اور اس کی وجہ وہاں کے ظالم جاگیردار تھے۔ جو وہاں پر ایک عرصہ سے حکمرانی کرتے چلے آرہے تھے اور قوم ان کے ظلم وستم سے تنگ آکر انہوں نے اپنے ایک غریب نمائندے کو منتخب کر کے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور میں اُن کے ان جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے آپکی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جھنگ ڈسٹرکٹ ہے اور چنیوٹ اس کی ایک تحصیل ہے جس کے اندر سوئی گیس موجود ہے۔ جھنگ ڈسٹرکٹ ہے اُس کی ایک تحصیل شورکوٹ ہے اس کے اندر بھی سوئی گیس موجود ہے

اور جھنگ پیراپہ جھنگ کے اندر سوئی گیس موجود نہیں ہے۔ صرف اس لئے کہ بعض ظالم اور جاگیردار جو ہیں وہ آج تک غریب عوام کو یہ دھوکا دیتے رہے ہیں، ہر الیکشن پر کہ ہم ایسے کرائیں گے ہم سوئی گیس لے کر آئیں گے۔ ۱۹۸۵ء کے اندر جونیجو صاحب کے دور میں اُس کی منظوری بھی دے دی گئی اور اُس کا سروے وغیرہ بھی مکمل ہوا۔ اسٹیمیٹ بھی لگ گیا، لیکن اس کے باوجود اس کا کام شروع نہیں ہو سکا اور اب بھی اُس کا سروے ہو چکا ہے اور اُس کا تخمینہ لگ رہا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ جب تحصیلوں کے اندر سوئی گیس ہے تو ہمارے اُس پیراپہ جھنگ کے اندر بھی سوئی گیس آنا چاہیئے۔ دوسری بات جناب اپنی عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے آپ کی وساطت سے حکومت تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں جو دیہات ہیں اِن دیہاتوں میں اکثریت ایسے دیہاتوں کی ہے جن میں لوگوں کو جو زمین دی ہے کولمیوپلان کے تحت ملی ہے پندرہ پندرہ بیس بیس ایکڑ زمین ان لوگوں کے پاس موجود ہے اور اب وہ زمین جو ہے اُن کے مالکانہ حقوق اُن کو اب تک نہیں دیئے گئے اور اب یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے کہ اُن کی فصلیں پندرہ پندرہ بیس بیس، تیس تیس ایکڑ جن میں کئی کئی گھر جو آباد ہیں۔ پانچ پانچ دس دس بیس بیس ایکڑ پہ ان کی سینکڑوں مربع اراضی پہ بلڈوزر پھیر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی کاشت کی گئی زمین گورنمنٹ خالی کروا رہی ہے۔ لہذا میں آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ حکومت اِن چھوٹے کاشتکاروں کو اُن کے مالکانہ حقوق دے تاکہ امن سکون اور چین کی زندگی بسر کر سکیں۔ اور تیسری پرابلم میرے حلقہ کی یہ ہے کہ

ڈسٹرکٹ ہسپتال جو ہے وہ شہر سے تھوڑا سا ہٹ کر ہے درمیان میں ایک ریلوے لائن آتی ہے اور وہاں جو ہے ابھی تک پل تعمیر نہیں کیا گیا اور اُس پل کی تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے ایکسڈنٹ یا کسی دیگر ایسے حادثے کی وجہ سے جب مریضوں کو ہسپتال تک پہنچایا جاتا ہے تو پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے آدھا آدھا گھنٹہ ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے اور کئی جانیں جو ہیں صرف اسی وجہ سے ضائع ہو چکی ہیں، کہ وہاں پہ جو پل تعمیر نہیں ہو سکی ۔ لہٰذا میری گذارش ہے کہ حکومت وہاں پُل تعمیر کرے ۔ ممکن ہے شاید کسی خوش قسمت کی جان بچ جائے ۔ اور ابتدائی طبّی امداد بروقت مِل سکے تو

جناب سپیکر یہ میری گذارشات تھیں میں توقع کروں گا کہ ہماری حکومت اسلامی نظام نافذ کرنے میں کِسی قسم کی سستی اور کاہلی سے کام نہیں لے گی ۔ اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا کہ میں اپنی باتوں کا اس ایوان میں اظہار کر سکوں ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ

زندگی کا آخری انٹرویو

قاسمی مرحوم و مغفور کی جہاں دوسری باتیں سدا یاد رہیں گی، وہاں ان کا ناقابل فراموش انٹرویو بھی ہمیشہ ذہنوں میں رہے گا۔ جس کی چیدہ چیدہ باتیں ہم یہاں ذکر کرنا ضروری خیال کرتے ہیں ۔ آپ سے جب مولانا حق نواز کے قاتلوں سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے بعض شیعوں کے ساتھ ساتھ ایرانی سفارت خانے کا بھی ذکر کیا، ۔ سائل نے پوچھا کہ آپ نے ایرانی سفارت خانہ کا نام لیا ہے اس سے آپ

پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ثبوت بھی دیں۔ قاسمی صاحب نے فرمایا۔ ایرانی سفارت خانے کا نام مَیں نے سوچ سمجھ کر لیا ہے۔ میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں۔ سائل نے پوچھا۔ آپ حکومت کو کیوں نہیں بتاتے تو فرمایا۔ آپ کس حکومت کی بات کرتے ہیں۔ پاکستان میں اب تک جتنی حکومتیں بنتی آئی ہیں۔ وہ سب ایران سے دبتی رہی ہیں۔ ہماری حکومت کہتی ہے کہ ایران یا اس کے کسی نمائندے کا نام مت لو۔ اس سے تعلقات خراب ہوں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر ایرانیوں کا نام لینے سے ایرانی ناراض ہو جائیں گے تو پھر ساری عمر پاکستان کے اندرونی حالات درست نہیں ہو سکتے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں بھی یہی کچھ ہو تا رہا کراچی میں ہونے والے شیعہ، سُنّی فسادات ایرانی قونصلیٹ جنرل ابو شریف نے کرائے تھے۔ صدر ضیاء الحق نے ہاتھ جوڑ کر ایران سے درخواست کی تھی کہ اسے واپس بلا لیا جائے۔ ایران بھی مجبور ہو گیا تھا دوسرا یہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ مطلوبہ نتائج سے کیا مراد ہے؟ قاسمی صاحب نے فرمایا ایران کا منصوبہ کراچی میں بڑے پیمانے پر سنی آبادی کا قتل عام تھا۔ لالو کھیت نیو کراچی اور صدر کے امام باڑوں میں لاکھوں روپے کا اسلحہ اسٹور کیا گیا تھا۔ لیکن سنیوں کی دانش مندی اور انتظامیہ کی ہوشیاری کے باعث یہ لوگ مطلوبہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ کراچی میں آج تک شیعہ سنی فسادات نہیں ہوئے۔

میری جان کا خطرہ ہے

سائل نے پوچھا۔ گذشتہ دنوں آپ نے ایک بیان دیا تھا کہ آپ کی جان کا خطرہ ہے اس کی وضاحت فرمائیں؟ قاسمی رح نے فرمایا۔ صادق گنجی

کے قتل سے پہلے ہی دھمکیاں دی جا رہی ہیں ۔ صادق گنجی کے قتل کے بعد ان دھمکیوں میں شدّت آ گئی ہے ۔ کیا آپ نے انتظامیہ کو ان دھمکیوں کے بتایا ہے یہ سائل نے پوچھا تو فرمایا ۔ کئی بار بتلایا ہے ۔ لیکن انتظامیہ پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری حکومت کے ساتھ ساتھ ایرانی سفارت خانہ اور ساجد نقوی پر بھی عائد ہو گی ۔ کیونکہ جھنگ کے تمام امام باڑوں میں جدید اسلحہ موجود ہے ۔ تمام شیعہ زمیندار بھی خصوصًا جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے وہ جھنگ میں منافرت پھیلانے کے لیے شورش پسند شیعہ نوجوانوں کو استعمال کر رہے ہیں اگر یہ لوگ ان شر پسندوں کی سرپرستی بند کر دیں تو جھنگ میں امن قائم ہو سکتا ہے ۔

میری ذاتی دشمنی نہیں

ایک طبقے کا کہنا ہے کہ آپ کی ذاتی دشمنیاں بھی ہیں اور دھمکیاں بھی انہوں ہی نے دی ہیں یہ سائل نے پوچھا ۔ جی نہیں میری ذاتی دشمنی کسی سے نہیں یہ ایثار قاسمی صاحب نے فرمایا ۔ حلقہ پی پی ۶۵ سے آزاد امیدوار کے طور پر جیتا تھا ۔ ہارنے والا آئی جے آئی کا تھا اور یہ صرف الیکشن کی حد تک ہے ۔ آئی جے آئی کے شیخ اقبال سے میرے تعلقات بُرے نہیں ہیں الخ ۔۔۔ ہاں میرے فرقہ وارانہ دشمن ضرور ہیں جو اس کوشش میں ہیں کسی موقعہ کی آڑ میں مجھ پر حملہ کر دیں تاکہ الزام ان پر نہ آئے ، میں نے ڈی سی جھنگ اور ڈی آئی جی جھنگ کو خطرات سے پیشگی آگاہ کیا ہے ۔

پچاس لاکھ کا الزام غلط

سائل نے پوچھا ۔ کہ مولانا حق نواز صاحب کے قتل سے متعلق آپ کی

انجمن نے شروع میں بڑی تیز تحریک چلائی لیکن بعد میں یک لخت تحریک ختم کر دی گئی۔ یہاں آپ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے پچاس لاکھ روپے لے کر تحریک کو دبا دیا تھا۔ قاسمی صاحب نے فرمایا۔ یہ الزام نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ بے بنیاد بھی ہے ہم نہ تو بکے ہیں اور نہ ہی جھکے، جہاں تک پچاس لاکھ کا سوال ہے یہ وہ رقم ہے جو پنجاب حکومت نے جھنگ میں مولانا کے قتل کے بعد رونما ہونے والے فسادات میں عوامی سطح پر جن لوگوں کا نقصان ہوا ان لوگوں کے لیے ڈی سی جھنگ کو دی تھی۔ ڈی سی نے متاثرہ لوگوں کی ایک فہرست اور نقصان کے ازالے کے لیے کمیٹی تشکیل دی۔ شیعہ حضرات نے شور مچایا کہ زیادہ نقصان ان کا ہوا ہے اس لیے ابھی تک اس کمیٹی نے اپنا کام مکمل نہیں کیا۔ پچاس لاکھ ڈی سی جھنگ کے پاس ہیں۔ اس سے پوچھیں اس نے اب تک کیا کیا ہے۔ وہ روپیہ کدھر ہے؟ (بشکریہ خلافت راشدہ ص ۷ مارچ ۱۹۹۱ء)

سُنّی انقلاب کی راہ

مولانا نے ایک موقع پر خطاب کے دوران فرمایا۔ کہ اب جھنگ میں مہاجر لوکل کی بات نہیں بلکہ سُنّی کاز کی بات چلائی جائے گی۔ اور سُنّی انقلاب کے لیے راہ ہموار کی جائے گی۔ اگر اس انقلاب کے راستہ میں شیعت آئے گی تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا۔ اس راہ میں اگر جاگیردار آئیں گے تو انہیں اڑا دیا جائے گا اگر اس عظیم مشن کے سامنے سرمایہ دار آئیں گے تو ان سے ٹکرایا جائے گا۔ راستہ سنّی انقلاب کا ہموار ہو گا اور ہو کر رہے گا۔ اب یہ ایک سیلاب ہے جو کسی کے روکے سے کبھی نہیں رک سکے گا۔

سُنّی تحریک کی مبارک بادی

مولانا مرحوم کی کامیابی پر دنیائے سُنّیت نے من حیث القوم بڑی

خوشی کا اظہار کیا تھا، اس سلسلہ میں سُنّی تحریک طلبہ کے ایک سابق خادم کا بیان اخباری حوالہ سے ملاحظہ فرمایا جائے "لاہور ۲۲ نومبر (پ، ر) سُنّی تحریک طلبہ پاکستان لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ محمود الرشید حدوٹی اور نائب صدر ایس ٹی ٹی ملک طاہر محمود اطہر نے آج اپنے مشترکہ بیان میں سرپرست سپاہ صحابہ مولانا ایثار الحق قاسمی کی انتخابات میں کامیابی پر انہیں مبارکباد دی ہے۔ سنّی تحریک طلبہ کے رہنماؤں نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی جو آجکل پاکستان کو سنّی ریاست بنانے کے لیے اسمبلی میں بل پیش کرنے کی تیاری کر رہے ہیں یہ ان کا ایک دانشمندانہ عمل ہے۔ اور سنّی تحریک طلبہ کے جیالے کارکن مولانا کے اس اقدام کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے ان کا ساتھ دیں گے ایس ٹی ٹی کے رہنماؤں نے کہا کہ باقی علماء کرام اس خالص اسلامی اور مذہبی مسئلہ کو اپنی انانیت کی بھینٹ نہ چڑھائیں۔ بلکہ وہ مولانا کے ساتھ تعاون کریں۔ تاکہ ان کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ اور وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں، رہنماؤں نے نیشنل اسمبلی کے ممبران سے اپیل کی ہے کہ یہ کرسی اور ممبری چند سالوں کی مہمان ہوتی ہے مذہبی حمیت اور غیرت کو کرسی اور اقتدار کی رو میں بہا کر اپنے مستقبل کو تاریک نہ کیا جائے بلکہ وہ مسئلہ حق کی معاونت کریں۔ تاکہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی بدامنی فسادات غنڈہ گردی نسلی اور گروہی تعصب منافرت اور فرقہ واریت کا بڑھتا ہوا سیلاب تھم سکے۔ انہوں نے کہا کہ جس جس ممبر اسمبلی نے دین کی حمایت کی اس کا نام تاریخ کے سنہری اوراق میں آب زر سے لکھا جائے گا۔

(روزنامہ وفاق لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء)

شہادت سے پانچ دن پہلے

اللہ اللہ - ان لوگوں کی کتنی قابلِ رشک زندگیاں ہیں اور کتنی ہی قابلِ رشک اموات ، کہ امیرِ عزیمت نے بھی اپنی شہادت سے چند دن قبل اپنی شہادت سے مجمع عام میں لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا - پارلیمنٹ کے لوگوں کو بھی مطلع کر دیا تھا - پریذیڈنٹ آف پاکستان کو بھی بتا دیا تھا - اور ان کے ایک نڈر، بے لوث، مخلص اور اپنے فن میں باکمال شخصیت ایثار القاسمیؒ نے بھی اپنی شہادت سے قبل ۵ جنوری ۱۹۹۱ء کو جھنگ سپاہ صحابہؓ کے ایک ہونہار سپاہی شکیل احمد کی شہادت پر نمازِ جنازہ پہ آنے والے سینکڑوں افراد کے سامنے خطاب کے دوران کہا کہ سُنیوں کے جنازے اُٹھاتے اُٹھاتے تھک گیا ہوں اور جھنگ کے لوگو ، تمہیں کسی سُنّی نوجوان کا جنازہ میری زندگی میں نہیں اٹھانا پڑے گا - میں کسی سُنّی سپاہی کی شہادت سے پہلے خود شہادت قبول کرنا بہتر سمجھتا ہوں -

شہادت سے ایک دن پہلے

مولانا ایثار القاسمیؒ نے ۹ جنوری ۱۹۹۱ء کو تحریک مداح صحابہ کے جلوس کی قیادت کی -- اور اس دن تحریک مداح صحابہ کے جلوس سے آپ نے خطاب کیا - اور یوں گویا ہوتے - واجب المکرم معزز حاضرین کرام تحریک مداح صحابہ کا یہ جلوس امیر المومنین خلیفہ بلا فصل سیدنا صدیق اکبرؓ کے یوم کو سرکاری طور پر منائے جانے کے مطالبہ پر نکالا گیا - سُنیت چالیس سال سے اپنے جلوسوں ، کانفرنسوں اور مظاہروں میں یہ مطالبہ کرتے آئے کہ شیعہ کے ماتمی خنجر بردار جلوس بند

کئے جائیں ۔ خلفاءِ راشدین کے ایام سرکاری طور منائے جائیں ۔
مگر آج تک اہل سُنّت کا یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا ۔ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ بھی ایک عرصہ تک یہ مطالبہ کرتے رہے ۔ اور جب یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو پھر سپاہ صحابہ نے احتجاجی راستہ اختیار کیا اور یہ طے کیا کہ ۲۲ جمادی الثانی کو جو کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کا یوم وفات ہے ۔ پورے پاکستان کے اندر ہر ضلع اور تحصیل کے اندر سپاہ صحابہ احتجاجی جلوس نکالے گی کہ اس یوم کو سرکاری طور پر منایا جائے ۔ تو آج صرف یہ جلوس جھنگ میں ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کے ہر ضلع اور تحصیل میں نکالا گیا ہے ۔ پشاور کے اندر سپاہ صحابہ کے قائد حضرت مولانا ضیاء الرحمان فاروقی صاحب اس جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں ۔ میں نے کراچی کے عظیم الشان بہت بڑے جلوس کی قیادت کرنا تھی مگر جھنگ کے حالات کے پیش نظر میں آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر رہا ہوں اور پورے ملک کے اندر سپاہ صحابہ اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حکومت وقت سے یہ بات منوانا چاہتی ہے کہ ۲۲ جمادی الثانی کو سرکاری سطح پر منایا جائے اور میرے محترم دوستو تحریک مداحِ صحابہ کا یہ جلوس ۲۲ جمادی الثانی کو اس وقت تک نکالا جاتا رہے گا جب تک کہ اس دن کو سرکاری طور پر منائے جانے کا اعلان نہیں کیا جاتا اور ہم سیدنا صدیق اکبرؓ کے دن کو سرکاری طور پر منانے کے لیے اس احتجاجی راستہ کو اختیار کرتے ہوئے یہ طے کر چکے ہیں کہ اگر ہمیں اپنی جان بھی دینا پڑے تو ہم اپنی جان دے دیں گے تحریک مداح صحابہ کے جلوس کو بند نہیں کریں گے ، انتظامیہ کے لیے یہ خود لمحہ فکریہ بننا چاہیئے اور ۹۴ فیصد سُنّی قوم کے اس مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے سیّدنا

صدیق اکبرؓ کے دن کو سرکاری طور پہ منایا جانا چاہیئے ۔

میرے محترم دوستو ۔ پاکستان میں سیدنا حسینؓ ابن سیدنا علیؓ کا دن سرکاری طور پہ منایا جاتا ہے انہیں کے والد گرامی قدر سیدنا علی ابن ابی طالب کا یوم سرکاری طور پہ کیوں نہیں منایا جاتا ۔ صرف اس لیے کہ شیعت نے احتجاجی راستہ اپناتے ہوئے روڈوں پہ نکل کے سڑکوں پہ غنڈہ گردی بدمعاشی کر کے حکومت کو مجبور کر دیا کہ ہم کوئٹہ سے لے کر اسلام آباد تک لانگ مارچ کریں گے ورنہ نو اور دس محرم کو چھٹی کی جائے، انشاءاللہ العزیز عنقریب صحابہؓ کے تقدس کے دفاع کے لیے لاہور سے لیکر اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان کریں گے ۔ سنی مطالبات کے حق میں صحابہ کرامؓ کے تقدس کے دفاع کے لیے اس غلیظ لٹریچر کو ضبط کروانے کے لیے سیدنا صدیق اکبرؓ اور دیگر خلفائے راشدین کے یوم سرکاری سطح پہ منانے کیلئے لانگ مارچ کیا جائے گا یا سپاہ صحابہؓ کے جیالے اپنے مطالبات کو منوائیں گے یا اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیں گے ۔

قیادت کے حکم پہ جان قربان

میرے محترم دوستو ۔ انجمن سپاہ صحابہؓ اصحاب رسولؐ کے تقدس کا دفاع کرنا چاہتی ہے ۔ پُرامن رہ کر انجمن سپاہ صحابہ اہل سُنّت کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتی ہے اور میں اپنے نوجوانوں سے کہونگا کہ ہمارا راستہ تشدد کا راستہ نہیں ہے ۔ امن، اخوت اور بھائی چارے کا راستہ ہے ۔ ہمارا راستہ دوستی اور پیار کا راستہ ہے ۔ لہٰذا آپ لوگوں کو ہر حال میں پُرامن رہنا چاہیئے ۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنے قائد کے حکم پہ جان بھی قربان کرنے کو تیار ہو جائیں، قیادت کہے بیٹھ جاؤ تو بیٹھ جاؤ ——

قیادت کہے اٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ جاؤ۔ قیادت کہے کہ سمندروں میں کود جاؤ تو کود جانا چاہیئے۔ اس لیے کہ آپ کی قیادت نے آپ کو اپنی ذات کے لیئے استعمال نہیں کیا آپ کو آپ کی قیادت نے اپنے ذاتی مفاد کے لیے استعمال نہیں کیا۔ آپ کا رشتہ اور ہمارا رشتہ صحابہ کے تقدس پہ مبنی ہے۔ ہمارا اور آپ کا تعلق دین کے ناطے سے ہے۔ دین کے راستے سے ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ ہر وقت اپنے قائدین کی بات تسلیم کریں۔ قائدین حکم دیں اِن کے حکم کی تعمیل کریں۔ قائدین انکار کریں تو آپ کو انکار کرنا چاہیئے، آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ جو قیادت فیصلہ کرے گی۔ من وعن اُس فیصلہ پر عمل کیا جائے گا۔ ذاتی مفادات، ذاتی مصلحت۔ ذاتی تعلقات سب چھوڑ دیتے جائیں گے قیادت کے فیصلے پر۔

ہمیں لیڈری کا شوق نہیں

اس تقریر کے دوران فرمایا کہ سیّدنا صدیق اکبرؓ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ کوئی شخص سیدنا ابوبکر کی صحابیت پہ انکار کرے آج میرا فتویٰ نہیں یہ آج میرا فیصلہ نہیں آج سے چھ سو سال پہلے پانچ سو جید علماء کرام نے فتاویٰ عالمگیری ترتیب دیتے ہوئے طے کیا تھا۔ فمن انکر صحبت ابی بکر فھو کافر۔ جو سیدّنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرتا ہے لاشک، لاریب کافر ہے کافر ہے، خدا صدیق کو رسول کے پہلو میں سُلائے اور شیعہ سیّدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرے اور لوگ مجھے اَمن اخوّت اور بھائی چارہ اور پیار کا درس دیں پیار کرنا ہے تو صدیق کی غلامی میں آؤ، پیار کرنا ہے تو صدیق اکبرؓ کی صداقت کو مانو۔ اس رب کی قسم تم اس صدیق کی صداقت کو مانو ہم تمہاری غلامی کریں گے۔" ہمیں لیڈری کا

کا کوئی شوق نہیں ہے۔ لیکن اگر اصحاب رسول پر تبرا کر کے اصحاب رسول کو گالیاں نکال کر اصحابِ رسول کی شان میں گستاخی کر کے تم ہم سے بھائی چارہ۔ محبت اخوت، پیار چاہو تو یہ ناممکن ہے۔ ہم اصحاب رسول کے تقدس پر اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہیں لیکن کسی صحابی کی شان میں گستاخی برداشت کرنے کو تیار نہیں۔

آئندہ الیکشن سُنی شیعہ بنیاد پر

میرے محترم دوستو۔ رب نے صحابہ کی کرامت اور آپ کی محنت سے مجھے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں پہنچا دیا ہے اور میں انشاءاللہ العزیز پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں صحابہ کرام کے تقدس پر مبنی موقف کو اپنی پہلی تقریر میں پیش کر چکا ہوں، جس کی کیسٹ حق نواز شہید لائبریری میں موجود ہے۔ آپ لے سکتے ہیں، اور انشاء اللہ العزیز باقی لوگ پلاٹوں پرمٹوں اور اپنے دیگر مسائل کی سیاست کریں گے اور میں اصحاب رسول کے تقدس کے دفاع کی سیاست کروں گا۔ مَیں سُنّی حقوق کی سیاست کروں گا۔ اور سپاہ صحابہ کو دبانے والو۔ اگر سپاہ صحابہ زندہ رہی اور اللہ نے مجھے مزید زندگی عطا کی۔ اس رب پہ بھروسہ کر کے کہتا ہوں کہ آئندہ پاکستان کے اندر شیعہ سُنّی بنیاد پر الیکشن ہوں گے سُنّی حقوق پر انشاء اللہ صحابہ کرامؓ کے تقدس کے لیے لوگ ہمارا ساتھ دیں گے۔ میں اُمید کروں گا کہ آپ اپنے شہر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے اپنے قائدین کے فیصلے کے علاوہ کوئی قدم نہیں اُٹھائیں گے۔

ہماری لڑائی صرف صحابہؓ کے دشمن سے

اسی تقریر میں فرمایا۔ کہ میری آپ سے

درخواست ہے کہ اس جلوس کے منتشر ہونے کے بعد کوئی شخص نعرہ مت لگائے اپنے گھروں کو پُر امن طریقے سے آرام سے سکون سے چین سے واپس لوٹنا ہے۔ تاکہ ہم یہ بات واضح کر دیں کہ ہماری لڑائی صرف صحابہ کے دشمن سے ہے کسی پولیس والے سے نہیں ہے۔ کسی فوج والے سے نہیں ہے کسی وزارت والے سے نہیں ہے۔ کسی مشاورت والے سے نہیں ہے۔ کسی لیڈر سے نہیں ہے۔ کسی سیاست دان سے نہیں ہے۔ ہماری لڑائی صحابہ کے دشمنوں سے ہے۔ ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک ہم اپنے تقدس کا دفاع نہیں کر لیتے۔ جب تک سُنّیت کو ان کے حقوق دلوا نہیں دیتے جب تک صحابہ کے تقدس کا دفاع نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق دے۔

حق کی ترجمانی

جب سپاہ صحابہ پاکستان کے رہنماؤں نے یہ اعلان کیا کہ اب ۱۹۹۰ء کے عام جماعتی انتخابات میں سپاہ صحابہ پورے انتظام و انصرام کے ساتھ پوری کوشش و کاوش کو بروئے کار لاتے ہوئے شریک و سہیم ہو گی، اس سلسلہ میں مسلکی سطح پر رابطے کیے گئے، کئی امیدواروں سے معاہدے ہوئے، اور کئی اُمیدواروں کی سپاہ صحابہ نے حمایت کا اعلان کیا اس سلسلہ میں ہم نے بڑی خوشی محسوس کی کہ پاکستان میں سُنّی غیرت کی بیداری کے لیے سپاہ صحابہ جدوجہد کر رہی ہے چنانچہ لاہور کے روزنامہ جنگ میں احقر مولف کا یہ پُر حقائق بیان شائع ہوا تھا جسے ہم من وعن شائع کر رہے ہیں۔

سُنّی تحریک طلبہ پاکستان کے رہنما محمود الرشید حدوٹی نے انجمن سپاہ صحابہ کے انتخابی اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ انجمن سپاہ صحابہ

پاکستان کا جب انتخابی شیڈول مکمل ہو جائے گا تو ہم تعاون کا اعلان ملکی طور پر کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ تعاون یا عدم تعاون کا فیصلہ امیر مولانا قاضی مظہر حسین کے حتمی فیصلے کے بعد ہوگا۔ محمود الرشید حدوٹی نے کہا کہ ۲۴ اکتوبر کے انتخابات میں سُنّی عوام ملک دشمن اسلام دشمن قوتوں کو مکمل طور پر مسترد کر کے ملی غیرت کا ثبوت فراہم کریں گے (روزنامہ جنگ لاہور ۱۸ اگست ۱۹۹۰ء) اسی سلسلہ میں دوسرا بیان نوائے راولپنڈی میں شائع کیا گیا تھا۔ جس کا عنوان یہ ہے سنّی تحریک طلبہ بے دین عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی، حدوٹی)

راولپنڈی (نیوز ڈیسک) سُنی تحریک طلبہ پاکستان مری کے صدر محمود الرشید حدوٹی نے کہا کہ آئندہ انتخابات میں سنی تحریک طلبہ بے دین عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ ایس ٹی ٹی کے صدر نے کہا کہ ہم پی پی اور تحریک فرقہ جعفریہ کے مقابلہ کرنے والے امیدواروں کے ساتھ تعاون کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر سیاسی رہنما اور علماء کرام آپس میں متحد نہ ہوئے تو گزشتہ ۲۰ ماہ والا تاریک ترین دور دوبارہ آسکتا ہے۔ ایس ٹی ٹی کے رہنما نے کہا کہ ہمیں امیر تحریک خدّام اہل سنۃ مولانا قاضی مظہر حسین امیر صوبائی مولانا عبداللطیف جہلمی کی شخصیات پر مکمل اعتماد ہے۔ ہم انتخابات میں ان کی جماعتی پالیسیوں کی انتہائی قدر کرتے ہوئے ان کے حکم کے منتظر رہیں گے (نوائے وقت راولپنڈی ۱۱ ستمبر ۱۹۹۰ء)

سرِ راہ

اگر ہماری ان پُرحقائق اور پرسوز باتوں پر علماء اُمت توجہ فرما لیتے تو آج ہمیں افسوس نہ رہتا کہ جناب ہم پہ ظلم ہو رہا ہے۔ ستم ہو رہا ہے۔ طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ انتشار اور

نشست کا یہ بُرا نتیجہ نکلا کہ تمام کلیدی اسامیوں پر وہی مار آستین بیٹھے ہیں جن کو ہم اپنی بغلوں سے نکال باہر پھینکنے کے لیے کبھی کسی سے لڑائی ٹھان لیتے ہیں، کبھی کسی کی طرف روئے سخن کر لیتے ہیں۔ کبھی کسی سے خدا واسطے کا بیر رکھتے ہیں، آخر ان ارباب عقل و دانش کو کب وہ شعور و آگہی آئے گی جب یہ مل کر بیٹھ کر اس دیرینہ مسئلے کے حل کی کوشش کریں گے۔ اور سوچیں گے کہ ان ریشہ دوانیوں سے کیسے نجات حاصل کی جائے جو آئے دن جراثیم کی طرح وطن عزیز میں پھیل رہی ہیں ۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ حاملین قرآن و سُنّت، اور اشاعت و دعوت قرآن و سُنّت کے علمبرداران باتوں سے قطعی ناآشنا ہیں جن کی قرآن و سُنّت نے واضح اور دانشگاف الفاظ میں تبلیغ کی ہے ۔ کیا قرآن و سُنّت میں شذ شذ فی النار نہیں آیا۔ کیا قرآن میں واعتصموا بحبل اللّٰہ کا ذکر نہیں ہے ۔ کیا قرآن میں ولا تفرقوا نہیں ہے گھریلو مسائل اور فروعی مسائل کی بناء پر چار اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھ جانا یہ کہاں کا انصاف ہے اور پوری ملّت اسلامیہ کو داؤ پر لگا دینا؟ میں صدق دل اور خلوص دل سے تمام اکابرین کرام، مشائخ عظام علماء کرام سے دست بستہ عرض کروں گا کہ خدارا شیشے کے محلات میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر کنکریاں مارنے کی بجائے کراچی سے خیبر اور وادی مہران سے بلتستان تک پھیلی ہوئی ۹ کروڑ سُنّیت کی آبادی کو از سر نو مضبوط اور ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کیجیے ۔ جہاں اس کاوش و کوشش میں آپ کا پسینہ لگے گا وہاں ہم پروانہ وار خون کی ندیاں بہا دیں گے ہمارا دشمن صرف ایک گلی یا محلے کی سطح پر دام فریب پھیلائے ہوئے نہیں ہے بلکہ عالمی سطح پر منظم جدّوجہد کر رہا ہے ۔ اگر ہم لوگوں نے قادیانیت کی طرح

اس ظالم کا عالمی سطح پر تعاقب کرنے کی فکر نہ کی تو خدا شاہد ہے کہ ہمارا حشر بہت ہی بُرا ہوگا۔ جس کے ذمّہ دار لیڈران قوم ہوں گے۔

سمجھو نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو

داستاں تک بھی نہ ہوگی تمہاری داستانوں میں

ایثار القاسمیؒ کی کوششیں

اتحاد و یکجہتی کے سلسلہ میں مولانا ایثار القاسمیؒ نے گرانقدر خدمات پیش کی ہیں۔ وہ اپنے مرحوم قائد مولانا حق نواز مرحوم کی طرح دیوبندی بریلوی، اہل حدیث اکابر کو ایک اسٹیج پر دیکھنا چاہتے تھے۔ اور انہیں سُنّی بنیاد پر منظم و متحد کرنے کے لیے کوشاں تھے۔ اس نیک مقصد کے حصول کی خاطر ان کا پروگرام یہ تھا کہ نہ صرف سُنّی علماء وکلاء، دانشوروں سیاست دانوں، اور لیڈروں کو اس طرف متوجہ کیا جائے بلکہ حکومتی سطح پر بھی ایک تہلکہ سا مچا دیا جائے۔ جس سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کا احساس پیدا ہو۔ اور مسلمان اپنی صف بندی کے لیے مستعد و تیار ہو جائیں۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو دُنیا کی کوئی قوم، کوئی طاقت ان کے مقابلے کی تاب نہیں لا سکتی۔ وہ مسلمانوں کے بکھرے ہوئے چمن کی شیرازہ بندی کرنا چاہتے تھے وہ ٹوٹے ہوئے تاروں کو از سر نو جوڑنا چاہتے تھے۔ افتراق و انتشار کی طویل خلیج کو زائل کر کے اتحاد و اتفاق کے رشتے استوار کرنا چاہتے تھے۔ وہ مسلمانوں کو قومی، ملکی، ملّی، مسلکی اور، مذہبی وحدت میں لانا چاہتے تھے اس لیے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ؎

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جُدائی

ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے؟ خُدائی

مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت

حضرت مولانا ایثار القاسمیؒ کو بالآخر دشمنان اصحاب رسولؐ نے اپنے راستے کا سب سے بڑا کانٹا سمجھتے ہوئے حکومت وانتظامیہ اور بعض سرمایہ دار متمولین کی شہ پر انہیں ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات جھنگ میں شہید کر دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔

؎ ہر آنکہ زاد بناچار بایدش زجام دہر کل من علیہا فان

مولانا قاسمی مرحوم کے سلسلے میں چونکہ سرکاری اور غیر سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ اخبارات وجرائد میں بہت کچھ شائع ہو چکا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان تاریخی بیانات کو یہاں یکجا کر دیا جائے تاکہ آنے والے مسلمانوں کے لیے معلومات کا خزانہ اور تاریخ کا حصہ ثابت ہو۔ مولانا مرحوم کی شہادت کے سلسلہ میں روزنامہ جنگ لاہور میں درج ذیل خبر شائع ہوئی تھی۔ "جھنگ (نمائندہ جنگ) انجمن سپاہ صحابہ کے لیڈر اور آئی جے آئی کے رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمیؒ گذشتہ روز یہاں بستی گھوگھے والی کے پولنگ سٹیشن پر بعض نامعلوم مسلح افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مولانا قاسمی کو اس وقت گولی ماری گئی جب وہ ضمنی انتخابات کے دوران پی پی ۶۵ کے پولنگ سٹیشن کا دورہ کر رہے تھے۔ یہ نشست انہوں نے ہی خالی کی تھی۔ انہیں زخمی حالت میں۔ ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ انہوں نے راستے میں ہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ اس المناک واقع کے بعد پولنگ سٹیشن پر فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جس سے چند پولیس والوں سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ بعدازاں بتایا گیا کہ پولیس نے بستی گھوگھے والی میں ایک گاڑی اسلحہ سمیت قبضے میں لے لی ہے۔ بعض نامعلوم افراد نے ایم این اے مولانا

ایثار القاسمی پر فائر کھول دیا ۔ جس کی گولی ان کی پیشانی پر لگی ۔ جس سے وہ موقع پر ہلاک ہو گئے ۔ سرکاری ذرائع کے مطابق بعض چھ افراد کو موقع پر گرفتار کر لیا گیا مگر ان کے نام ابھی تک ظاہر نہیں کیے گئے ہیں ۔ سرکاری بیان کے مطابق امن و امان کی صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے ۔ فوجی دستے شہر میں گشت کر رہے ہیں ۔ کمشنر اور ڈی آئی جی فیصل آباد ریجن دو صوبائی وزراء ، اور وزیر اعلیٰ کے مشیر بھی جھنگ میں موجود ہیں ، شہر میں فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے اور زخمیوں کو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے ۔ امن و امان کی صورتحال بگڑتی جا رہی ہے (روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء)

گولیوں کی آواز

انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما اور اسلامی جمہوری اتحاد کے رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی بستی گھوگھے والی پولنگ سٹیشن پر ایک کار سے کی جانے والی فائرنگ کے نتیجہ میں جاں بحق ہو گئے ۔ مولانا ایثار القاسمی گولی لگنے سے زمین پر گر پڑے انہیں شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ وہ راستے میں دم توڑ گئے ۔

(نوائے وقت لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء)

اے پی پی نے ابتدائی اطلاعات کے حوالے سے خبر دی ہے کہ مولانا ایثار القاسمی نے پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کرتے ہوئے گولیوں کی آوازیں سنیں ۔ انہوں نے محسوس کیا کہ ان پر حملہ ہوا ہے وہ اپنی پیجرو جیپ سے نکلے ان کے ہاتھ میں پستول تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی پوزیشن لیتے قریب سے گزرتی ہوئی کار سے فائر ہونے والی ایک گولی انہیں لگی اور وہ نیچے گر گئے ۔ پولیس نے بعد میں کار سواروں کو جن میں آئی جے آئی کے امیدوار کے بیٹے بھی تھے گرفتار کر لیا ۔

مولانا قاسمی پی پی ۶۵ کے ضمنی انتخاب کے دوران پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کر رہے تھے۔ یہ نشست مولانا ہی نے خالی کی تھی۔ مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی خبر پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور مختلف مقامات سے فائرنگ اور آگ لگانے کی خبریں موصول ہونے لگیں پی پی ۶۵ کے حلقہ میں مختلف پولنگ سٹیشنوں پر ہنگامہ آرائی اور فائرنگ کی گئی، کئی پولنگ سٹیشنوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اس سانحہ کے بعد ضلعی حکام نے پی پی ۶۵ کی پولنگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا مولانا ایثار القاسمی کے انتقال کے فوراً بعد مشتعل ہجوم نے شہر کی کئی دکانوں اور دیگر عمارات کو نذر آتش کر دیا۔ ان حالات کے پیش نظر جھنگ شہر کی بلدیاتی حدود میں کرفیو نافذ کر دیا گیا فوجی ٹرکوں پر گشت کرنا شروع کر دیا سارے علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا سڑکیں اور گلیاں بالکل ویران پڑی ہیں۔

مولانا قاسمی کی نعش

مولانا قاسمی کی نعش ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے ہسپتال میں فوج کی کڑی نگرانی میں رکھی گئی۔ کسی شخص کو ہسپتال میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کے مشتعل کارکنوں نے مولانا کے قتل کے بعد جھنگ شہر اور مضافاتی علاقوں میں زبردست ہنگامہ آرائی کی دکانوں اور دفاتر کے شیشے توڑ دیئے اے ایس ایس کے کارکنوں نے حلقہ ۶۵ کے ۱۷ پولنگ سٹیشنوں کو بھی نذر آتش کر دیا اور وہاں متعین عملہ کو بھی زدوکوب کیا، معلوم ہوا ہے کہ مولانا ایثار القاسمی حلقہ پی پی ۶۵ میں انجمن سپاہ صحابہ کے امیدوار میاں اقبال حسین کے ہمراہ موضع جوگیانوالہ میں واقع ایک پولنگ اسٹیشن کا دورہ کر رہے تھے۔

دونوں اُمیدوار لاپتہ ہو گئے

پولنگ سٹیشن کے باہر ضلعی انتظامیہ کے افسران سے گفتگو کے دوران دوپہر کے وقت بعض نامعلوم افراد نے اچانک ان پر فائرنگ کر دی مولانا کے سر پر دو گولیاں لگیں اور وہ زمین پر گر گئے، موقع پر کسی دوسرے فرد کے زخمی یا ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی، یہ بھی معلوم ہوا ہے، کہ واردات کے بعد اس حلقہ سے انجمن سپاہ صحابہ کے اُمیدوار میاں اقبال حسین اور آئی جے آئی کے امیدوار شیخ محمد اقبال چیئرمین بلدیہ جھنگ لاپتہ ہو گئے ہیں۔

ایک ہلاک بیس زخمی

انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما اور رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی اطلاع ملتے ہی شہر میں فسادات پھوٹ پڑے جن میں ایک شخص ہلاک اور بیس زخمی ہو گئے۔ جبکہ پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔ مولانا قاسمی کے حامیوں نے اس موقع پر شدید ردّعمل ظاہر کیا۔ اور صوبائی اسمبلی کے حلقہ ۶۵ میں آئی جے آئی کے اُمیدوار شیخ اقبال کے حامیوں پر حملہ کیا۔ ریل بازار شہید روڈ محلہ بڈھے والا دھوپ سڑی بازار اور سرکلر روڈ اور دوسرے علاقوں میں ایک خاندان اور ایک فرقے کے لوگوں کی پچاس کے قریب مکانوں اور دکانوں کو آگ لگا دی۔ جبکہ شیخ اقبال کے بھائی کے داماد شیخ جاوید بھی ہلاک ہو گئے، جبکہ ان کے بھتیجے کو زخمی کر کے اس کے مکان کو آگ لگا دی گئی، شرپسندوں نے بعض دکانیں بھی لوٹ لیں۔ متعدد گاڑیاں توڑ پھوڑ دیں اور مختلف شاہراؤں پر ٹائر جلا کر ٹریفک روک دی۔ تا حال بیس افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے، جن

میں بھکو پولیس کے کانسٹیبل سیف اللہ اور صابر خان بھی شامل ہیں۔

سپاہ صحابہ کا دھرنا

انجمن سپاہ صحابہ کے کارکن دھرنا مار کر بیٹھے رہے۔ پولیس نے باب الاسلام کے قریب ایک گاڑی سے پندرہ افراد کو گرفتار کر کے اسلحہ برآمد کیا ہے۔ آئی جی آئی کے امیدوار شیخ محمد اقبال کے فرزند شیخ ظفر اقبال جو زیر تربیت اسسٹنٹ کمشنر ہیں دو افراد سمیت زیر حراست لے کر ان کے قبضے سے ایک کلاشنکوف برآمد کر لی گئی ہے۔

دھوئیں کے بادل

آج جھنگ صدر کے مختلف مقامات سے دھوئیں کے بادل بلند ہوتے دیکھے گئے سرکاری ذرائع کے مطابق آج پولنگ کا آغاز پُرامن طور پر ہوا بعد میں بستی جوگیانوالہ میں پولیس نے ایک گاڑی پر قبضہ کر لیا جس میں اسلحہ موجود تھا۔ اس وقت بعض افراد نے مولانا ایثار القاسمی پر فائرنگ کی ان کے سر اور پیشانی میں گولی لگی، ان کو ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن انہوں نے راستے میں ہی دم توڑ دیا، سرکاری ذرائع کے مطابق بعض افراد کو موقع سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شہر میں صورتحال قابو میں ہے۔ کرفیو کے نفاذ کے بعد فوج گشت کر رہی ہے۔ کمشنر ڈی آئی جی فیصل آباد اور صوبائی وزراء جھنگ پہنچ گئے ہیں (نوائے وقت لاہور)

بربریت کے خلاف ردّعمل

انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے بعد جھنگ، چنیوٹ، اوکاڑہ، ربوہ اور کئی دوسرے مقامات پر تشدد ہنگامے شروع ہو گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

جھنگ کے ڈپٹی کمشنر نے فوری طور پر شہری حدود میں کرفیو لگا دیا، فوج جھنگ شہر اور سٹلائیٹ ٹاؤن کے علاقوں میں گشت کر رہی ہے۔ مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے ساتھ پی پی ۶۵ جھنگ کے تمام پولنگ سٹیشنوں پر پولنگ سٹیشن جلا دیئے اور بہت سے گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ بستی گھوگیاں والی میں جہاں مولانا ایثار القاسمی کو گولی ماردی گئی فائرنگ سے کئی دوسرے افراد بھی زخمی ہوئے، حساس علاقوں میں صورت حال پوری طرح واضح نہیں ہے قتل کے بعد مولانا کی میت ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال لے جائی گئی جہاں کسی کو ان کا آخری دیدار کرنے کی اجازت نہ تھی۔ قتل کی اطلاع ملتے ہی شہر گولیوں کی لپیٹ میں آگیا۔ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی حرکت میں آگئے۔

چنیوٹ میں ردِّ عمل

مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت اور ان کے ساتھیوں کے زخمی ہونے کی خبر جونہی ایک بجے دوپہر چنیوٹ پہنچی تو لوگ بلاتفریق گھروں سے نکل آئے۔ اور انجمن سپاہ صحابہ کی قیادت میں ایک بہت بڑا جلوس شہر کی گلی کوچوں اور سڑکوں پر نکل آیا۔ جنہوں نے شہر میں زبردست نعرہ بازی کی۔ بازار کاروباری ادارے کارخانے مکمل طور پر بند کر دیئے گئے۔ انجمن سپاہ صحابہ کے نوجوانوں نے بعد ازاں سرگودھا روڈ، لاہور روڈ، فیصل آباد پر احتجاجی مظاہرہ کیا اور سڑکوں پر ٹائر رکھ کر ٹریفک بلاک کرنے کے لیے انہیں آگ لگا دی جس کی وجہ سے ہر قسم کی ٹریفک معطل ہو کر رہ گئی۔ اس موقع پر چنیوٹ کے علماء مولانا منظور احمد چنیوٹی کونسلر بلدیہ مولانا عبدالوارث قاری محمد یامین گوہر سرپرست احرار گارڈ ملک خلیل احمد صدر دفاع صحابہ مولانا

محمد یعقوب بُرہانی خطیب جامع مسجد شاہ بُرہان، مولانا نذیر احمد مہتمم مدرسہ فیض العلوم اور مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فی الفور کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے انہوں نے کہا کہ اگر اب بھی دیگر علماء کی طرح یہ مسئلہ بھی کھٹائی میں ڈالا گیا تو اس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں۔

اوکاڑہ میں ردِّ عمل

انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما اور ممبر قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی خبر پہنچتے ہی اوکاڑہ شہر میں مکمل ہڑتال کر دی گئی۔ اور انجمن سپاہ صحابہ اوکاڑہ کے زیرِ اہتمام ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ مشتعل ہجوم نے وزیرِ اعظم نواز شریف کے بازاروں میں لگائے گئے بینر تصویریں اور پوسٹر پھاڑ دیئے اور حکومت کے خلاف سخت نعرہ بازی کی۔ انجمن سپاہ صحابہ کے قائدین نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل کو پوری اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک سازش قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ علماءِ دین کے تحفظ میں ناکام حکومت کے وزیرِ اعظم کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک قاتل گرفتار نہیں ہوتے تحریک جاری رہے گی (جنگ لاہور)

مظفر گڑھ میں ردِّ عمل

مظفر گڑھ میں انجمن سپاہ صحابہ کے جلوس کے شرکاء کو منتشر کرنے کے لیے پولیس کو گذشتہ روز ہوائی فائرنگ کرنا پڑی، مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی اطلاع پا کر انجمن سپاہ صحابہ کے زیرِ اہتمام یہاں احتجاجی جلوس نکالا گیا، جس کے دوران مکانوں اور دکانوں پہ پتھراؤ کیا گیا جوابی پتھراؤ کے نتیجے میں انجمن سپاہ صحابہ کے دو کارکن زخمی ہوئے۔ جب جلوس کے شرکاء کے پتھراؤ کے نتیجے میں بھی دو افراد جعفر اور اُلفت

زخمی ہوئے پولیس فوری طور پہ موقع پر پہنچ گئی۔ (جنگ لاہور)

راولپنڈی میں ردّعمل

قومی اسمبلی کے رکن اور انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی قائد مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کی خبر سنتے ہی انجمن سپاہ صحابہ کے متعدد مشتعل رہنماؤں اور کارکنوں نے احتجاجی جلوس کے موقع پر بعض عناصر نے شہر کے مختلف مقامات پر توڑ پھوڑ کی اور لال حویلی پہ پتھراؤ کیا گیا۔ ایک ہوٹل کی پارکنگ میں کھڑی پانچ گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ جبکہ مری روڈ پہ ۴ بسوں اور کئی کاروں کے شیشے توڑ دیئے گئے اور انہیں نقصان پہنچایا گیا۔ جامع مسجد روڈ پہ واقع ایک کلینک میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ شہر میں توڑ پھوڑ آتشزدگی اور ہنگامہ آرائی کے دوران ۳ افراد زخمی ہو گئے جبکہ واقعات سے کشیدگی اور خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی متعدد بازار ہی بند ہو گئے۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا۔ نیلی محلہ چوک میں ایک ڈاکٹر کی گاڑی پہ پتھراؤ کر کے اسے زخمی کر دیا گیا اس موقع پر پولیس نے مظاہرین پہ آنسو گیس کے شیل پھینکے جس سے اردگرد کی آبادی گیس سے بھر گئی۔ اور گھروں میں موجود عورتوں اور بچوں کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جبکہ مری روڈ اور ملحقہ سڑکوں پہ ٹریفک بلاک ہو گئی۔ جبکہ چاندنی چوک میں جابجا گاڑیوں کے شیشے بکھرے ہوئے ملے امن و امان کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے اہم چوراہوں پر پولیس دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ (جنگ لاہور)

فیصل آباد میں ردّعمل

انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی

کے قتل کی خبر سن کر فیصل آباد میں تمام کاروباری ادارے بند کر دیئے گئے۔ متعدد افراد نے اس وحشیانہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا جو چوک گھنٹہ گھر سے شروع ہوتا ہوا آٹھ بازاروں سے گزر کر شہر کے اہم چوکوں میں چکر لگاتا رہا۔ مظاہرین نے چوک جی ٹی ایس سمیت متعدد اہم چوکوں پر ٹائروں کو آگ لگا کر ٹریفک بھی جام کر دی۔ سینماؤں اور دیواروں پر فحش اور عریاں پوسٹر اور بورڈ بھی مظاہرین نے پھاڑ دیئے مولانا کے قتل کی خبر سن کر جب کچھ افراد نے ہڑتال کرنے کا اعلان کرنا چاہا تو انتظامیہ نے مداخلت کر کے لاؤڈ سپیکر پر قبضہ کرنے کی کوشش لیکن بعد ازاں انتظامیہ نے نرمی اختیار کر لی۔ انوائے وقت لاہور(؟)

مختلف علاقوں میں ہڑتالیں

مولانا قاسمی مرحوم کی شہادت کے بعد حالات کا قابو سے باہر جانا ایک فطری عمل تھا۔ احتجاجات کا سلسلہ تو یوم شہادت ہی سے شروع ہو چکا تھا۔ دوسرے دن سے ایک ہفتہ عشرہ کے درمیان مختلف مقامات پر ہڑتالیں اور احتجاجی جلوس نکالے جاتے رہے۔ چنانچہ روزنامہ پاکستان کی رپورٹ کے مطابق "فیصل آباد بیورو کے مطابق وہاں بھی احتجاجی ہڑتال رہی۔ ہڑتال کے دوران فیصل آباد شہر کے آٹھ بازاروں کا اندرونی علاقہ گزشتہ روز اس وقت سخت ہنگاموں توڑ پھوڑ پتھراؤ اور فائرنگ کی زد میں آگیا جب عالم دین مولانا ضیاء القاسمی چوک گھنٹہ گھر میں انجمن سپاہ صحابہ اور جماعت اہل سنت کے ایک مشترکہ احتجاجی جلسہ میں مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر اظہار خیال کر رہے تھے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے اپنی تقریر کا آغاز ہی کیا تھا کہ امین پور بازار کی طرف

اچانک فائرنگ شروع ہوگئی جس کی وجہ سے جلسہ میں اس قدر بھگدڑ
مچ گئی کہ کئی افراد بھاگتے ہوئے ایک دوسرے کے نیچے آکر کچلے گئے۔
تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز صبح تقریباً ۹ بجے جامع مسجد کچہری
بازار سے علماء کرام کی طرف سے اعلان کیا جانے لگا کہ مولانا ایثار القاسمی
کے قتل کے خلاف فیصل آباد میں آج پرامن دکانیں بند رکھیں۔ انجمن
سپاہ صحابہ کی اس احتجاجی ہڑتال کو پرامن رکھنے کی یقین دہانی بھی کرائی
جاتی رہی چنانچہ تمام دکانداروں نے اپنی دکانیں بند کردیں۔ احتجاجی جلسہ سے
جماعت اسلامی کے ڈویژنل صدر رانا انور طاہر، مولانا مجیب الرحمان لدھیانوی
اسلامی جمہوری اتحاد فیصل آباد کے صدر میاں طفیل احمد ضیاء، مولانا محمد رفیق
جامی قاری ارشاد الحق عصری مولانا نصیر الدین نقشبندی، صاحبزادہ طارق محمود
میاں عبدالمنان صاحبزادہ امداد حسین نعمانی ڈپٹی میئر محمد صدیق سالار تاجر رہنما و ملک
شیخ بشیر احمد اور رانا انور علی خان نے اظہار خیال کیا جس میں انہوں نے مولانا
ایثار القاسمی کے قتل کو انتہائی بہیمانہ قرار دیتے ہوئے قاتلوں کو جلد از جلد
اور اسی جگہ پھانسی دینے کا مطالبہ کیا جہاں مولانا ایثار القاسمی کو شہید کیا گیا
ان کے بعد مولانا ضیاء القاسمی نے اپنی تقریر شروع کی۔ ابھی وہ ابتدائی کلمات
ادا کررہے تھے کہ امین بازار کی طرف سے کلاشنکوفوں اور پستولوں وغیرہ سے
جلسہ گاہ کی طرف سے بھی فائرنگ شروع کردی گئی اور بعض مسلح شرکاء
جلسہ امین بازار کی جانب جانے لگے جدھر سے فائرنگ ہورہی تھی۔ اس
دوران پولیس کی نفری وہاں پہنچ گئی لیکن اس وقفہ میں جلسہ میں شریک
تین افراد فائرنگ سے اور چند ایک دیگر افراد بھی بھاگ دوڑ کے باعث
زخمی ہوگئے اس کے بعد ہنگاموں اور پتھراؤ کا سلسلہ شروع ہوگیا کچہری بازار

میں موجود پولیس فائرنگ اور بھاگ دوڑ کے دوران جب تماشائی بنی کھڑی رہی تو بعض علماء کرام نے انہیں کوسنا شروع کر دیا کہ آگے جا کر حالات پر کنٹرول کریں لیکن اس کے بعد بھی جب وہ حرکت میں نہ آئے تو بعض شرکاء جلسہ نے پولیس کے ملازمین سے رائفلیں چھیننے کی کوشش بھی کی لیکن وہاں موجود چند ایک سنجیدہ افراد نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا اور وہ پولیس ملازمین ریل بازار کی طرف چلے گئے۔

بعد ازاں جلسہ کے شرکاء نے مظاہرہ کی صورت اختیار کر لی۔ اور پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا جس کے جواب میں پولیس نے آنسو گیس کے گولے پھینکے اور اس طرح وہ کافی حد تک مظاہرین کو منتشر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد پولیس نے آٹھوں بازاروں کی ناکہ بندی کر دی، اور کسی بھی شخص کو بازاروں میں داخل نہ ہونے دیا گیا اور اس دوران پولیس کے ملازمین نے آنے جانے والے چند افراد کو زدوکوب بھی کیا جلسہ میں مولانا ضیاء القاسمی نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا کہ اب ان کو اور مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے واقعات کا ذمہ دار ایک مخالف مذہبی گروپ کو قرار دیا۔

اسی طرح لیاقت باغ راولپنڈی میں طلبہ اور نوجوانوں کے ایک گروہ نے مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کی گرفتاری اور انہیں عبرتناک سزا دینے کے لیے مظاہرہ کیا اور سڑک پر ٹائر جلا کر ٹریفک معطل کر دی۔ مظاہرین پولیس کے لاٹھی چارج سے منتشر ہو گئے۔

چیچہ وطنی کی ہڑتال

اسی طرح چیچہ وطنی میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ انجمن سپاہ صحابہ کی مقامی تنظیم کے

تحت ایک احتجاجی جلوس مدرسہ تجوید القرآن سے نکالا گیا جس کی قیادت قاری عبدالجلیل اور ساجد محمود نے کی بعد ازاں احتجاجی جلوس نے سٹی روڈ پر پہنچ کر ٹائروں کو آگ لگا کر ٹریفک جام کر دی۔ جلوس شہداسئے ختم نبوت چوک پہنچ کر احتجاجی جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔

ایبٹ آباد میں

ایبٹ آباد میں بھی انجمن سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت ایبٹ آباد کے علماء کرام نے کی۔ جلوس میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے بڑے بڑے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر مختلف مطالبات درج کئے گئے تھے، اس کے علاوہ مطالبہ کیا گیا کہ مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔ جلوس بڑی بڑی شاہراہوں اور بازاروں سے ہوتا ہوا شہزادہ مسجد میں جاکر ختم ہوا، اس موقع پر تمام تجارتی، کاروباری ادارے اور دکانیں بند رہیں، (پاکستان لاہور)

لاہور سراپا احتجاج بن گیا

ہمیں مولانا ایثار القاسمیؒ کی جانگداز شہادت کی خبر اس وقت ملی جب ہم تحریک خدام اہل سُنّت ضلع لاہور کے ماہانہ اجلاس میں جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ کے ایک کمرہ میں بیٹھے ہوئے مولانا محمد الیاس صاحب کا واعظانہ خطاب سن رہے تھے۔ تحریک خدام اہل سُنّت کے ضلعی امیر جب اس خبر کی اطلاع دے رہے تھے تو اس وقت اُن کے آنسو ان کی ریش سے بہہ رہے تھے۔ سارا مجمع حیرانی کے ساتھ سکتہ میں پڑ گیا۔ بڑی عجیب وغریب کیفیت تھی، اس اجلاس میں مولانا محمد الیاس صاحب، حافظ محمد طیب صاحب، محمد فیروز صاحب مولانا شاہ محمد صاحب،

مولانا محمد الیاس فاروقی صاحب سابق صدر سنی تحریک طلبہ لاہور، ملک طاہر محمود اطہر صاحب سابق نائب صدر سنی تحریک طلبہ لاہور اور راقم مؤلف محمود الرشید عفرلہ سابق ناظم اعلیٰ سنی تحریک طلبہ لاہور اور دیگر سنی تحریک طلبہ کے کارکنوں نے اس ظلم و بربریت پہ شدید احتجاج کیا۔

ایس ٹی ٹی اور سپاہ کا جلسہ

اسی شب کو سنی تحریک طلبہ اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹ نے مشترکہ احتجاجی جلسہ منعقد کیا اور کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ اس احتجاجی جلسہ میں ہر مقرر نے شدید غم و غصّے کا اظہار کیا، اس اجلاس میں راقم مؤلف اور عبدالوحید اشرفی صاحب، رکن تحریک خدام اہل سُنّت پاکستان، اور سپاہ صحابہ سٹوڈنٹ کے مقامی رہنماؤں نے بیان کیا جس میں مولانا ایثار القاسمی رح کی خدمات کو سراہا گیا، اور ان کے بہیمانہ قتل پہ شدید احتجاج کیا گیا تھا۔

احتجاجی جلوس

دوسرے دن ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعہ سُنی تحریک طلبہ اور جمعیت طلبہ اسلام نے لکشمی چوک سے مسجد شہداء تک ایک عظیم الشان جلوس نکالا جس کی راہنمائی حضرت مولانا اجمل خان کے صاحبزادے رفیق محترم مولانا محمد امجد خان صاحب برادرم محمد الیاس فاروقی صاحب، محترم مولانا محمد عزیز صاحب اور احقر راقم مؤلف نے کی۔ اور اس کے بعد شہداء مسجد میں تقاریر ہوئیں۔

شہداء مسجد کا پروگرام

سپاہ صحابہ لاہور اور جمعیت علماء اسلام لاہور نے مشترکہ طور پر ایک احتجاجی جلسے کا پروگرام ترتیب دیا۔ پروگرام کے مطابق یہ جلسہ جمعہ کے بعد

شہداء مسجد میں قاضی محمد یونس صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس کی رپورٹ یہ ہے۔ "مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور علماء دین نے کہا ہے کہ مولانا ایثار القاسمی کا قتل سیاسی رنجش کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ ملک میں فرقہ واریت کو جنم دینے کی ایک مذموم سازش ہے۔ اور کہا کہ اگر حکومت نے علماء دین کی جانوں کو تحفظ فراہم نہ کیا تو خون خرابے کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اور ملک میں لادینیت اور لاقانونیت کا دور دورہ ہو گا۔ ان خیالات کا اظہار مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے آج شہداء مسجد میں ہی جمیعت علماء اسلام اور انجمن سپاہ صحابہ کی جانب سے مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے خلاف احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جلسہ کی صدارت معروف عالم دین قاری محمد یونس نے کی۔ جبکہ جلسہ سے مولانا حافظ عبد القادر روپڑی، مولانا زبیر احمد، مولانا سیف الدین سیف، مولانا امجد خان، مولانا سعید الرحمان علوی، مولانا عبد الغنی مولانا محمود الرشید مدوئی، مولانا محمد ارشد، مولانا اللہ دتہ مجاہد، مولانا عبد الحفیظ کھوکھر۔ مولانا طاہر محمود اشرفی مولانا حسین احمد اعوان۔ میاں فضل حق۔ مولانا عبد القیوم مولانا نعیم پاشا اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مولانا عبد القادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر علماء دین کے قتل کا سلسلہ بند نہ ہوا تو حکمرانوں کی کرسی بھی محفوظ نہیں رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ مجرم کون ہیں تو انہیں اسلامی قوانین کے تحت سزا کیوں نہیں دیتی۔؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا ایثار القاسمی اور دیگر علماء کے قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک

پہنچا یا جائے - اگر علماء باہر آ گئے تو کچھ نہیں بچے گا - قاری محمد یونس نے اس بات پر زور دیا کہ مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کو فوری واقعی سزا دی جائے اور اس سانحہ قتل کے محرکات اور عوامل کا سراغ لگایا جائے انہوں نے کہا کہ اگر علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں اور ان کے پس پردہ چہروں کو گرفتار کر لیا جاتا تو سابق صدر ضیاء الحق کا طیارہ حادثہ کا شکار نہ ہوتا - انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ گولی کی کوئی آنکھ نہیں ہوتی - آج جو گولی ایثار القاسمی کو لگی ہے وہ کل کسی کو بھی لگ سکتی ہے

سیف الدین سیف نے حکمرانوں سے کہا کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور آنکھیں کھولیں جو گولی مولانا ایثار کے پیوست ہوئی ہے ان کے بھی لگ سکتی ہے - انہوں نے کہا کہ ہم تخریب کاری کی مذمت کرتے ہیں اور اس کے خلاف ہیں (نوائے وقت لاہور)

سُنّی تحریک کا احتجاجی جلوس

سُنّی تحریک طلبہ پاکستان کے مرکزی رہنماؤں حافظ محمد الیاس فاروقی، محمود الرشید حدوٹی محمد عزیز شاہ کی سرپرستی میں ایک بڑا جلوس لکشمی چوک سے مولانا ایثار القاسمی کی یاد میں نکالا گیا - جلوس میں سنی تحریک طلبہ کے کارکن اور جمعیت طلبہ اسلام کے اراکین شریک ہوئے - نعرہ بازی کی گئی اور کہا گیا کہ مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کو پھانسی دو - قاسمی تیرے خون سے انقلاب آئے گا - ٹی ٹی کا جلوس لکشمی چوک سے ہوتا ہوا بیڈن روڈ سے گذر کر مسجد شہداء کے جلسہ عام میں مدغم ہو گیا - جہاں تحریک کے رہنما محمود الرشید حدوٹی نے جلسہ عام میں خطاب کیا - انہوں نے کہا کہ آج ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم

ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے ہیں اگر آج ہم متحد ہو جائیں تو دشمن بوریہ بستر گول کرنے پر مجبور ہو جائے۔ انہوں نے علماء اور طلبہ اور مختلف تنظیموں پر زور دے کر کہا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کریں۔ ایس ٹی ٹی کے رہنماؤں نے قاتلوں کو فوری پھانسی دینے کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ حکومت کو واضح کیا کہ وہ علماء کرام کے لیے حفاظتی اقدامات کرے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء)

تحریک خدّام اہلِ سُنّت کا احتجاج

تحریک خدام اہل سنت ضلع لاہور کے امیر مولانا محمد الیاس مولانا حافظ محمد طیب، مولانا شاہ محمد، مولانا محمد حیات حافظ محمد الیاس فاروقی، مولانا طاہر اطہر نے ایم این اے مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ سنی تحریک طلبہ پاکستان کے اراکین حافظ محمد اطہر حلیمی، حافظ رشید احمد قیصر، منظور حسین، عظمت حیات، حافظ شاہد ریاض، محمد نذیر تلہ گنگی نے مولانا ایثار القاسمی کے سانحہ ارتحال کو اسلام دشمنوں کی گہری سازش قرار دیا ہے (نوائے وقت)

جہلم کی مختلف مساجد میں خطیب حضرات نے انجمن سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ملزموں کو فوری طور پر گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے جامع مسجد گنبد والی کے خطیب الحاج مولانا عبداللطیف نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر مولانا

حق نواز کے قاتلوں کو بروقت سزا مل گئی ہوتی تو آج مولانا ایثار القاسمی کو قتل کرنے کی کسی میں جرأت نہ ہوتی انہوں نے کہا کہ حکومت وہ وجوہات ختم کرے جو فتنہ کا سبب بنتی ہیں۔ (نوائے وقت ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے ۱۱ جنوری ۹۱ء کا جمعہ مسجد امام ابوحنیفہ گجرات میں پڑھایا آپ نے اپنے خطاب کے دوران شدید احتجاج کیا۔ آپ نے انجمن سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا ایثار القاسمی شہید کے قتل پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔

(ترجمان اہل سنت ص۱۴ گجرات)

اسی طرح سنی تحریک طلبہ بھاؤ گھیٹ پور ضلع گجرات کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں انجمن سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اعلیٰ اور سابق ایم این اے مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور مولانا قاسمی کے قاتلوں کو فی الفور سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز مولانا قاسمی کے لیے دعائے مغفرت کی گئی (ایضاً ص۱۶) اسی طرح سنی تحریک طلبہ چکوال و جمعیت طلبہ اسلام نے چکوال میں ایک زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ جلوس مختلف شاہراؤں میں نعرہ بازی کرتا رہا۔ اصحاب رسول کے دشمنوں کے خلاف بھی نعرہ بازی کی گئی ۱۷ اور مولانا ایثار القاسمیؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کے لیے مطالبات کیے گئے۔ اسی طرح سنی تحریک طلبہ نے راولپنڈی اٹک مری آزاد کشمیر، جنڈانوالہ میانوالی، سرگودھا، فیصل آباد، گوجرانوالہ، ملتان میں بھی شدید احتجاج کیا۔

ملتان میں احتجاج

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے قتل پر ملک کے دیگر شہروں کی طرح ملتان میں بھی علماء کرام نے شدید ردّعمل کا اظہار کیا۔ مجلس علماء پاکستان کے رہنما سپاہ صحابہ مرکزی کونسل کے ممبر اور خیر المدارس ملتان کے مہتمم جناب حنیف جالندھری نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اگر حکومت نے مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا اور تساہل سے کام لیا گیا تو مرحوم کے عقیدت مند راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت مولانا حق نواز کے قاتلوں کو سزا دے دیتی تو آج مجرموں کو ایک اور جید عالم دین کے خون سے ہاتھ رنگنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اور اس سلسلہ میں ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء کو چوک گھنٹہ گھر میں احتجاجی مظاہرہ بھی ہوا۔

پشاور میں مظاہرہ

پشاور میں مختلف مذہبی سیاسی اور سماجی تنظیموں کے زیر اہتمام ایک منظم جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں صوبائی امیر ایس ایس سرحد محمد اسلم نے ایثار مرحوم کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا اور الزام لگایا کہ مولانا مرحوم کے قتل میں جھنگ انتظامیہ اور پنجاب حکومت شامل ہے۔ لہٰذا پنجاب حکومت اور افسران کو گرفتار کرکے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ مولانا عبید اللہ صوبائی امیر جے یو آئی نے الزام لگایا کہ پاکستان میں علماء کا قتل ایک دوسرے ملک کے اشارے پر کیا جاتا ہے انہوں نے انتباہ کیا کہ علماء کی حفاظت کی جائے۔ جلسہ کے اختتام پر ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا، جو قصہ خوانی بازار سے ہوتا ہوا ہسپتال روڈ بعد ازاں مسجد مہابت خان پہنچ کر ختم ہوگیا۔ جلوس کے ہمراہ پولیس

کی بھاری نفری تعین کی گئی تھی ۔

سرگودھا میں احتجاج

اہلیان سرگودھا نے بھی مولانا ایثار القاسمی شہید کے قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے ایک بہت بڑا جلوس برائے احتجاج نکالا ۔ جو شہر کی مختلف سڑکوں پر مارچ کرتا رہا ۔ اور ایک مذہبی فرقہ (شیعہ) کے خلاف نعرہ بازی کی ۔ شرکاء نے ملزموں کی گرفتاری کے لیے مطالبہ کیا ۔ شہر میں سپاہ صحابہ کے کہنے پر مکمل ہڑتال کی گئی تھی ۔ اور تمام کاروبار و تجارتی مراکز بند رہے تھے ۔

باجوڑ ایجنسی سرحد میں احتجاج

باجوڑ ایجنسی صوبہ سرحد میں بھی مولانا مرحوم کے المناک سانحہ پر رنج والم کا اظہار کیا گیا ۔ ایم این اے حاجی لعل کریم نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا کا قتل ملک دشمن عناصر کا ایک منصوبہ ہے ۔ اس لیے مولانا کے تمام قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ آئندہ کے لیے کوئی اس قسم کے گھناؤنے جرم کا ارتکاب نہ کرے ۔

جڑانوالہ میں مکمل ہڑتال

مولانا مرحوم کی شہادت کی خبر ملک کے چپہ چپہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی جڑانوالہ میں انجمن تاجران شہر اور سپاہ صحابہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حاجی محمد اسلم حبیب الرحمان ملک اور مولانا ساجد فاروقی نے کہا کہ مولانا کا قتل اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش ہے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت قاتلوں

کو گرفتار کر کے انہیں سزا دے ۔ انجمن تاجران اور سپاہ صحابہ کے مشترکہ اعلان پر پورے جڑانوالہ میں بطور احتجاج سارے کاروبار مراکز بند رہے اور زبردست ہڑتال رہی ۔

کوئٹہ صوبہ بلوچستان

دیگر صوبوں کے مختلف شہروں کی طرح بلوچستان کی سرزمین بھی مولانا مرحوم شہید کے سفاکانہ قتل کے خلاف سراپا احتجاج بن گئی، شہر میں کوئٹہ پر ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا ۔ زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا ۔ مولانا ایثار القاسمی مرحوم کی المناک شہادت پر صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر کی مساجد میں اس بزدلانہ واقعہ کی شدید مذمت کی گئی ہے اور ملزمان کی گرفتاری اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ احتجاجی جلوس کوئٹہ کی مختلف شاہراؤں سے گذرتا ہوا ۔ آخر کار میزان چوک میں پہنچ کر اختتام پذیر ہوا ۔ جلوس کے شرکا سے مولانا سید طاہر شاہ، مولانا آصف فاروقی نے خطاب کیا ۔ ان کے علاوہ معززین شہر نے بھی خطاب کیا (پاکستان)

بھکر میں انتظامیہ کی دخل اندازی

بھکر میں بھی زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں سکول و کالج کے طلبہ نے بھرپور حصہ لیا ۔ مکمل طور پر کاروبار زندگی بند تھا ۔ زبردست ہڑتال کی گئی ۔ مولانا قاسمی مرحوم کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا ۔ اور بالآخر انتظامیہ اس بڑے جلوس میں دخیل ہو گئی ۔ انہوں نے مظاہرین کو منتشر کر دیا ۔

اوکاڑہ میں امام باڑہ کیسے بچا

مولانا امیر حسین گیلانی کی زیادتیاں

اوکاڑہ کینٹ سے ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جس میں سکول کالجز کے طلبہ کے علاوہ عام شہریوں نے بھی بھرپور شرکت کی مظاہرین نے مظاہرہ کیا۔ اور انتہائی غصہ کا اظہار کیا۔ اوکاڑہ کے مرکزی امامباڑہ کی طرف جب ان کی پیش قدمی ہوئی تو اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ اور مجسٹریٹ نسیم صدیق درمیان میں حائل ہو گئے، جس کی وجہ سے وہ امامباڑہ تباہ ہونے سے بچ گیا۔ اس کے بعد مولانا امیر حسین نے خطاب کیا۔ اور قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا اور کہا کہ حکومت اس قتل کو سیاسی رنگ نہ دے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا قتل مذہبی کارکن کا قتل ہے۔

ربوہ کا احتجاجی مظاہرہ

ربوہ تحصیل چنیوٹ میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے گورنمنٹ ٹی آئی کالج کی جانب سے ایک احتجاجی جلوس نکالا جس کی قیادت ملک شفقت حسین نے کی۔ مقررین نے مختلف مقامات پر تقریریں کیں۔ مقررین نے مولانا مرحوم کے قتل کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا ہے اور انہوں نے ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مولانا کے قتل کے پس پردہ محرکات کا سراغ لگا کر ملزموں کو قرار واقعی سزا دے۔ جلوس سے مولانا اللہ یار ارشد نے بھی خطاب کیا۔ اور کہا کہ انجمن سپاہ صحابہ اپنی قوم اور ملک کی تعمیر ترقی اور استحکام پر ایمان رکھتی ہے۔ تاہم بعض طاغوتی طاقتیں ملک میں اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لیے مولانا ایثار القاسمی جیسی شخصیت کو قتل کر کے فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ طاقتیں اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جلوس

پر امن طور پر اڈہ ربوہ پر جاکر ختم ہوا۔

کراچی تک کشیدگی

مولانا مرحوم شہید کی شہادت سے پیدا ہونے والی صورتحال نے پوری حکومت کی مشنری کو متحرک کر دیا۔ حکومت کے کان کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ سندھ حکومت نے یہ بیان داغا تھا جو جنگ لاہور میں شائع ہوا۔ جھنگ میں مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر پائے جانے والے اشتعال کے پیش نظر کراچی پولیس کو چوکنا رہنے کی ہدایت کرتے ہوئے تمام مکاتب فکر اور فرقوں کی عبادت گاہوں اور مساجد کی حفاظت کے لیے خصوصی اقدامات کی ہدایت کی گئی ہیں۔ پولیس کو خاص علاقوں میں گشت کرتے رہنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔

جھنگ کرفیو کی آغوش میں

حضرت جانشین امیر عزیمت مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے روز سے ہی جھنگ کی سرزمین پہ فوجی نوجوان گشت میں مصروف ہو گئے تھے۔ دوسرے دن جمعہ تھا۔ اس دن بھی کرفیو میں کوئی وقفہ نہ دیا گیا، شہر میں غذا کی قلت پیدا ہو گئی تھی اور وہ لوگ گھروں پہ اشیائے صرف کا ذخیرہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ اپنے گھروں میں موجود اشیاء صرف خرچ کر چکے تھے۔ اور اب وہ اس عالم میں تھے کہ وہ بھوکے پیاسے گزارہ کر رہے تھے، کرفیو اس شدت سے نافذ تھا کہ کسی کو سڑک یا گلی تک بھی نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ اور تو اور مریضوں کو ہسپتال تک لے جانے کی بھی اجازت نہ تھی اور مریض دوائی کے بغیر ہی اذیت برداشت کرتے رہے۔ اس طرح جھنگ

شہر سٹی میں ایک شخص منظور حسین کو مولانا کی شہادت پر دل کا دورہ پڑا۔ اور وہ طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے جاں بحق ہو گیا۔ ادھر ٹیلی فون کا رابطہ جھنگ سے منقطع کر دیا گیا تھا۔ دریں اثنا فوجی حکام نے جو سیکورٹی پاس جاری کیے تھے رات کے ۱۲ بجے تک تمام کارڈ منسوخ کر دیے گئے حتیٰ کہ پریس کارڈ بھی منسوخ کر دیے گئے تھے۔ جمعہ کے روز جب جھنگ میں مولانا ایثار القاسمیؒ کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی تھی اس وقت آرمی کا ایک ہیلی کاپٹر جس میں انتہائی اہم شخصیات سوار تھیں شفقت شہید سٹیڈیم پر پرواز کرتا رہا۔ شفقت شہید سٹیڈیم عوام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جب کہ گرلز کالج روڈ گوجرہ روڈ کچہری اور سول لائنز روڈ پر بھی تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ فضائی معائنہ کے بعد یہ شخصیات فوراً لاہور روانہ ہو گئیں جہاں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں مولانا ایثار القاسمی کی شہادت سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے بعد کئی دن تک اکاّ دکاّ ناخوشگوار واقعہ رونما ہوتا رہا۔ تاہم مزید جانی نقصانات نہیں ہوئے۔ (بسیار تلاش کے باوجود ان اہم شخصیات سے ہم آگاہ نہ ہو سکے کہ یہ کون سی شخصیات تھیں۔ مؤلف)

مری میں احتجاجی ہڑتال

مری شہر میں جب مولانا ایثار القاسمی مرحوم کے اندوہناک قتل کی خبر پہنچی تو سپاہ صحابہ کے نوجوان تحصیل سرپرست اعلیٰ قاری سیف اللہ سیفی کے گرد جمع ہو گئے، اور قاری سیف اللہ سیفی کی قیادت میں ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ ڈاک خانہ چوک میں کیا گیا۔ جہاں پر

تمام مجرموں کو جلد سے جلد گرفتار کیا جائے مولانا کے قاتلوں کو خصوصی عدالت کے ذریعہ فی الفور عبرتناک سزائیں دی جائیں ۔ مولانا قاسمی کے قتل کی سازش میں ملوث تمام مجرموں کے بھیانک چہروں کو بے نقاب کیا جائے ۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ کی طرف سے سپاہ صحابہ پر پابندی کے مطالبہ پر پاکستان حکومت اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت پر ایران سے شدید احتجاج کرے ڈائریکٹر خانہ فرہنگ لاہور صادق گنجی کے قتل کے فوری بعد مولانا ایثار القاسمی کا قتل یقیناً ایک انتقامی کاروائی کا نتیجہ ہے ۔ نیز ایرانی رہنماؤں کے بیانات کی روشنی میں ایرانی حکومت کے ایماء پر مذکورہ واقعہ کا وقوع ہونا اظہر من الشمس ہے ۔ لہٰذا شیعہ تنظیموں کے رہنماؤں و سرپرستوں کو بھی شامل تفتیش کیا جائے ۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ جناب ہمارے جذبات کو من وعن حکومت پاکستان پہنچاتے ہوئے ۔ حق وانصاف کی بالادستی اور مظلوموں کو ان کا حق دلانے میں اہم ذریعہ ثابت ہوں گے ۔ دیکھیے ان علماء کرام کے نام ہیں ، قاری تصور الحق سیکرٹری اطلاعات علماء برطانیہ ۔ مولانا سید محمد سلیم سیکرٹری شریعت کونسل ۔ مولانا محمد قاسم مدرس مدرسہ قاسم العلوم برمنگھم ۔ قاری حق نواز حقانی خطیب اسلامک کلچرل سوسائٹی والسال ۔ قاری محمد نذیر ربانی امام مسجد عمرؓ سپارک بروک ۔ ضیاء الدین سیکرٹری انجمن نقیب الاسلام واشووڈ ہیتھ ۔ محمد اعظم پاشا سیکرٹری اطلاعات جمیعت برمنگھم ۔ حاجی تاج محمد صدر مدرسہ اشاعت القرآن ربڈرج ۔ مولوی لیاقت علی سیکرٹری مسلم کلچرل سوسائٹی برمنگھم ۔ حاجی اکبر خان مسلم ویلیفر سنٹر برمنگھم ۔

مولانا ایثار القاسمیؒ کی تربت

حضرت مولانا ایثار القاسمی شہید کو جامعہ محمودیہ کے احاطہ میں مولانا حق نواز جھنگویؒ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ شفقت شہید گراؤنڈ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس کی امامت کے فرائض حافظ القرآن والحدیث امام الصلحاء والمتقین حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہ" نے سرانجام دیئے۔ جنازہ میں شرکت اور مولانا کے آخری دیدار کے لیے ملک کے گوشے گوشے سے ہزاروں مسلمانوں نے بلا تفریق شرکت کی۔ ان میں سیاسی شخصیات، مولانا سمیع الحق مولانا فضل الرحمان، مولانا حافظ حسین احمد، مولانا محمد خان شیرانی، مولانا محمد اجمل خان، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی، وغیرہ وغیرہ نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں خاص بات یہ ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف، صدر اسحاق اور غلام حیدر وائیں نے پہلی مرتبہ کسی اہم مذہبی اور سیاسی جلسہ میں بحیثیت حکمران ہونے کے شرکت نہیں کی۔ حالانکہ وزیر اعظم نواز شریف نے صادق گنجی جیسے آدمی کے جنازہ میں بھی شرکت کی جہاں سے انہیں دھکوں اور گھونسوں جیسے تحفے ملے اور چشم دید گواہوں نے ہمیں بتایا۔ مردوں کے علاوہ خواتین بھی ہزاروں کی تعداد میں تھیں، دور دراز سے آنے والے زائرین کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جھنگ کی تاریخ میں یوں سنا ہے کہ مولانا حق نواز شہید کا جنازہ سب سے بڑا تاریخ ساز جنازہ تھا لیکن مولانا ایثار القاسمی کے جنازہ میں دنیا اس سے کئی گنا زیادہ تھی۔

جنازہ سے واپسی پر فائرنگ

مولانا مرحوم کی تدفین کے دن جھنگ میں کرفیو کا سختی سے نفاذ تھا۔ تاہم نماز جنازہ شفقت شہید سٹیڈیم کے چرچ گراؤنڈ میں ادا کی گئی اس کے بعد لوگ گھروں کو ٹولیوں کی شکل میں واپس جا رہے تھے جب ایک ٹولی ایوب چوک سے گزری تو ایک مکان کی چھت سے فائرنگ کی گئی جس سے اہل سنت والجماعت کا ایک ساتھی شہید ہو گیا انتظامیہ اطلاع ملتے ہی موقع پر جا پہنچی۔ تین بدقماش اشخاص کو اسلحہ سمیت موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا اور ان کے قبضہ سے ناجائز اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔

فضل الرحمان اجمل خان

نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے صوبائی حکومت نے جمیعت علماء اسلام کے دو رہنماؤں مولانا اجمل خان صاحب اور مولانا فضل الرحمان صاحب کو خصوصی طیارہ مہیا کیا۔ مولانا فضل الرحمان صاحب اور اجمل خان دونوں اس طیارے میں مولانا ایثار القاسمیؒ کے جنازہ میں شمولیت کے لیے تشریف لے گئے۔ رات کو ان بزرگوں نے واپس لاہور پہنچنا تھا لیکن وہاں جھنگ میں احتجاجی و تعزیتی جلسے نے طول پکڑ لیا تھا جس کی بناء پر یہ صاحبان واپس لاہور نہ پہنچ سکے اور حکومتی طیارہ خالی خولی ایک پائلٹ کو لے کر لاہور پہنچ گیا۔

یہ جرم کس کا ہے؟

سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے روز یہ بیان جاری کیا تھا لاہور (نامہ نگار) انجمن سپاہ صحابہ

کے سرپرست مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے ایثار الحق قاسمی کے قتل کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ قتل جھنگ انتظامیہ کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ واضح طور پر ہم نے چند دن پہلے کہہ دیا تھا کہ جھنگ میں فوج تعینات کی جائے۔ لیکن ڈی سی نے فوج کو بلوا کر سکولوں اور کالجوں میں آرام سے بٹھا دیا۔ جبکہ مخالفین کھلے عام اسلحہ لے کر پھرتے رہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ یہ قتل شیخ اقبال ان کے صاحبزادے اور ایک فرقہ نے مل کر کیا ہے، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کرفیو کے نفاذ پر تنقید کی اور کہا کہ جب کرفیو لگنا چاہیئے تھا اس وقت لگایا نہیں گیا فوج کو پہلے انتظام سنبھال لینا چاہیئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ظلم اور زیادتی جس نے کی ہے وہ عبرت ناک انجام سے دوچار ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ لوگوں کو جنازے میں آنے سے روک رہی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء ص ۱۷)

کیس کا چالان پیش کیا جائے

صوبہ کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی ہے کہ قومی اسمبلی کے رکن اور انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما ایثار القاسمی کے قتل میں ملوث تمام ملزمان کے خلاف چالان جلد از جلد مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ ملزمان کو عبرت ناک سزا مل سکے۔ یہ ہدایات انہوں نے اعلیٰ سطح کے اجلاس جاری کی ہیں۔ جس میں صوبے میں امن کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی اس قتل کے پس پردہ محرکات کا پتہ چلایا جائے۔ اور انہیں عوام کے سامنے لایا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اس قتل

کے بارے میں انہیں جلد انجلد رپورٹ پیش کی جائے - انہوں نے کہا کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں - اس لیے جو بھی امن و امان کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرے اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جانا چاہیئے - خواہ وہ شخص کتنا ہی با اثر کیوں نہ ہو - وزیر اعلیٰ نے پولیس پر زور دیا کہ پنجاب میں نگرانی اور پولیس کی گشت کے نظام کو مؤثر بنایا جائے -

(نوائے وقت لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۹۱)

ایک ہفتہ میں چالان پیش کرو

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب منظور احمد نے ڈی آئی جی فیصل آباد اور ایس ایس پی جھنگ کو ہدایت کی ہے کہ قومی اسمبلی کے رکن اور انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما ایثار القاسمی کے قتل میں ملوث ملزمان کا چالان ایک ہفتے کے اندر مکمل کیا جائے - اور مقدمہ دہشت گردی کی عدالت میں پیش کیا جائے - آئی جی کی طرف سے جاری کئے جانے والے ایک ڈائریکٹو میں کہا گیا ہے کہ مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دلوانے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی - صوبہ میں امن وامان برقرار رکھنا پولیس کی ذمہ داری ہے - مولانا ایثار القاسمی کے قتل سے تمام مکاتیب فکر کے علماء کو صدمہ ہوا ہے انتظامیہ اور پولیس ان کے جذبات سے بخوبی آگاہ ہے اور ایثار القاسمی کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا - اور مختصر ترین مدت میں لواحقین کو انصاف فراہم کیا جائے گا (ایضاً)

مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کی دھمکی

مولانا ضیاء الرحمان فاروقی سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

پاکستان نے اس دوران انتظامیہ کو دھمکی دی تھی کہ کرفیو میں شدت بلینک رہے لیکن روزانہ کرفیو میں وقفہ ہونا چاہیئے تاکہ عوام کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو اور وہ اشیاء خوردو نوش خرید سکیں، اگر کرفیو میں روزانہ وقفہ نہ دیا گیا تو ہم کرفیو کی تمام پابندیاں خود توڑ دیں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ لوگ کرفیو کی وجہ سے جھنگ میں پھنس کر رہ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ بالخصوص بچے اور خواتین بہت ہی پریشان ہیں۔ اس لئے انتظامیہ کو چاہیئے کہ وہ کرفیو کی روزانہ پابندی وقفہ کے لیے ہٹائیں یہ خبر روزنامہ پاکستان نے شائع کی تھی۔

بھارتی ایجنٹوں کا کیا کام ہے؟

بعض اخبارات میں یہ خبر جلی سرخیوں سے شائع ہوئی تھی کہ حکومت نے چھ بھارتی تخریب کار زیر حراست لے لیے ہیں۔ ان سے ایسے پوسٹر بھی برآمد کیئے گئے ہیں۔ جن سے سنّی شیعہ اختلافات کی بو آرہی تھی۔ اور انٹلی جینس ایجنسیوں نے اس بات کی اطلاع دی تھی کہ بھارتی تخریب کار ملک میں سنّی شیعہ فسادات کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جھنگ میں اپنی کاروائی سرانجام دی۔ لیکن سوچنا یہ ہے کہ بھارتی تخریب کاروں نے علماءِ کرام اور خصوصاً سُنّی علماء کو شہید کرواکر ہی ملک میں فسادات برپا کرنے ہیں۔ اگر بھارتی تخریب کاروں نے فسادات کی آگ بھڑکانی ہے تو صدر اسحاق کو استعمال کریں وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ پر ایسا وار کریں کسی سیاسی لیڈر پر ایسا تیر چلائیں پتہ چلے کہ ہاں یہ ہمارے ملک کے کسی دشمن کی تخریب کاری ہے۔ اور سنّی علماء کے قتل کے پیچھے تو شیعہ کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے جو بھارت

سے بڑھ کر ایران کے ایجنٹ ہیں۔ یوں کہا جائے کہ یہ کسی ایرانی ایجنٹ کی تخریب کاری ہے تو یہ انسب ہوگا یہ کیا ہوا کہ جب بھی کوئی عالم شہید ہوتا ہے تو حکومت یہ بیان داغ دیتی ہے کہ یہ تو بھارتی تخریب کاروں کی کارستانی ہے۔ ایرانیوں کے ہوتے ہوئے بھارتی ایجنٹوں کا یہاں کیا کام ہے۔ جہاں ملک دشمن پہلے سے موجود ہوں وہاں باہر سے غنڈوں کی ضرورت نہیں پڑتی اس لیے حکومت کو ایسے بیانات داغنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ ایسے بیانات کی مثال تو ایسی ہی ہے کہ ایک آدمی انگلی کے پیچھے سورج کو چھپانے کی کوشش کرے۔ وہ تو کبھی اس طرح چھپ نہیں سکتا۔ سیدھی سی بات ہے حکومت تسلیم کرے کہ ہم نے مولانا کو ایرانی شہ پر قتل کروایا ہے۔ ہماری حکومت کو خطرہ تھا۔ اور حکومت سیدھے منہ حقائق کو سامنے کرے کہ ایثار القاسمی کو صادق گنجی کی جگہ ٹھکانے لگایا گیا ہے۔

مولویوں کو قابو کیا جائے

صوبائی حکومت کی مت میں ایک بات یہ بھی آئی ہے کہ اس نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے علماء کرام کو اعتماد میں لیں۔ تاکہ امن وامان کی صورت حال خراب نہ ہو۔ یہ ہر حکومت کا طرز طریق ہے کہ ملک میں انتشارات ہونے لگیں تو علماء کو قابو کیا جائے۔ تخریب کاروں کو کھلی چھٹی۔ مذہبی لٹیروں کو کھلی چھٹی۔ اور ہمارے مولوی حضرات بھی اللہ کے بندے ڈپٹی کمشنروں کی آنکھوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی دوستوں کو تخریب کار اور شرارتی کہہ کر آئی جی پنجاب سے بڑے ہی بے حمیت بن کر گولڈ میڈل لے لیتے ہیں۔ عبرت۔

حالانکہ ہمارے ان علماء کرام کو ایسا کبھی بھی نہیں کرنا چاہیئے جب کوئی قومی و ملکی سانحہ رونما ہوتا ہے تو حکومت علمائے کرام کی دعوتیں کرتی ہے ان سے مذاکرات کرتی ہے ۔ ان کی اشک شوئی کرتی ہے ۔ انہیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہے ۔ اور ان سے طرح طرح کے بیان اگلوا کر اخبارات کی زینت بڑھاتی ہے ۔ علماء کرام کی ایک سنہری، شاندار اور ماضی کی یادگار تاریخ ہے وہ اسے سامنے رکھ کر کیوں اپنے حال کا رشتہ ماضی سے جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ وہ کیوں نہیں آنے والی نسلوں کے مستقبل کو بہتر بنانے کی تگ و دو کرتے ۔ علماء کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنی بے داغ تاریخ کے مالک علماء والا کردار ادا کریں ۔ احقاق حق اور ابطال باطل کے جذبہ حق سے تمام طاغوتی طاقتوں کا سر قلم کرنے کی کوشش کریں ۔ دورِ اکبری میں شیخ احمد سرہندی کا واضح کردار ادا کریں۔

تعزیتی بیانات

وزیر اعظم پاکستان کی تعزیّت

اسی سلسلہ میں جو کچھ قومی و ملکی صحافت نے رول ادا کیا اسے بھی ہم بصد شکریہ نذر قارئین کیئے دیتے ہیں ۔ وزیر اعظم نواز شریف صاحب کا حسب ذیل تعزیتی بیان شائع ہوا ہے اسلام آباد (اپ ۔ پ) وزیر اعظم محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک بدترین اور المناک واقعہ قرار دیا ہے ۔ مرحوم مولانا ایثار القاسمی کی بیوہ

کے نام اپنے ایک تعزیتی پیغام میں وزیر اعظم نے سوگوار خاندان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اس خطرناک واقع میں ملوث ملزموں کو گرفت میں لے لیا گیا ہے اور ان کے خلاف قانون کے مطابق سختی سے نمٹا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نے قوم کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں انہیں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ وزیر اعظم نے مولانا ایثار القاسمی کے لیے دُعاء مغفرت کی۔

صدر پاکستان کا تعزیتی بیان

صدر غلام اسحاق خان نے قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اس قابل نفرت اقدام کی سختی سے مذمت کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ انہیں اس پر دلی دُکھ ہوا ہے اور یہ المناک واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب ملک میں ضمنی انتخابات ہو رہے تھے۔ صدر غلام اسحاق خان نے مولانا ایثار القاسمی کی قومی ملی اور دینی خدمات کو زبردست خراج پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کو مذہبی اور سیاسی حلقوں میں بہت دیر تک یاد رکھا جائے گا۔ صدر اسحاق خان نے توقع ظاہر کی کہ اس بہیمانہ قتل میں ملوث ملزموں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ صدر غلام اسحاق خان نے مرحوم مولانا ایثار القاسمی کی مغفرت کی دُعاء کرتے ہوئے سوگوار خاندان سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

گورنر پنجاب میاں اظہر کا بیان

پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے اپنے ایک بیان میں مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر گہرے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتے

ہوتے اسے انتہائی قابل مذمت فعل قرار دیا ہے اور کہا کہ مولانا کے بہیمانہ قتل میں ملوث افراد قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔ انہوں نے اسلام کے لیے مولانا کی خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے قتل سے عالم اسلام اور پاکستان ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کا بیان

پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل غلام حیدر وائیں نے انتخابی رنجش کی بناء پر قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر گہرے دکھ و رنج کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ حکومت اس المناک واقعہ سمیت پولنگ کے روز تشدد کے واقعات کا سختی سے نوٹس لے رہی ہے اور قطع نظر سیاسی وابستگی کے ذمہ دار افراد قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ آج ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ سیاسی رنجش کی وجہ سے مولانا ایثار القاسمی کا قتل انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ ایسے حالات ملک میں جمہوریت کے مستقبل کے لیے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔ اور انہیں کیفر کردار تک پہنچا کر دم لے گی۔

غیر جانبدارانہ تبصرہ

پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے اس بیان پر کتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ مولانا مرحوم کوئی سیاسی آدمی نہ تھے کہ ان سے کوئی سیاسی خدا واسطے کی مخالفت رکھتا۔ آپ تو ایک مذہبی کارکن اور رہنما تھے۔ جن لوگوں کے خلاف

مولانا نے زندگی وقف کر رکھی تھی اور جن کے کفر کو علی الاعلان بیان کرتے تھے، حکومت ان کا نام کیوں نہیں مقدمہ میں درج کرتی۔ سیدھے اور صاف لفظوں میں اعلان کیا جائے شیعہ قاتل ہیں لیت و لعل سے کام لے کر واللہ سُنیوں کے دلوں کی دبی چنگاری کو نہیں بجھایا جا سکتا حکومت حقائق سے اغماض و چشم پوشی برت کر سُنّیوں کے دلوں کو کیوں خواہ مخواہ مجروح کرنے کی کوشش کرتی ہے؟ حکومت کم از کم انصاف کے تقاضے پورے کرے اور ذرا عقل کے ناخن لے کہ شیعہ من حیث القوم پی ڈی اے کا حصّہ بنے رہے۔ ساجد علی نقوی کی زیر قیادت وہ بے نظیر کے دُم چھلہ بنے رہے۔ اور سُنّی من حیث القوم تمہارا ساتھ دیتے رہے۔ اور تم لوگ پھر بھی ان حمقاء کا ساتھ دے رہے ہو۔ جو ایران کی شہ پہ ملک میں بدامنی، فسادات اور ملک کو مصائب و مشکلات سے دوچار کرنے میں کمربستہ ہیں۔ ہماری حکومت خدارا سوچے تو سہی، آخر وہ محرکات و عوامل کیا ہیں جن کی وجہ سے دو چیدہ علماء صرف ۱۱ ماہ کے اندر جام شہادت نوش کر گئے، اور درجنوں کی تعداد میں آسمانِ سُنّیت کے یکے بعد دیگرے کئی تارے ٹوٹ کر اپنے جھرمٹ سے جدا ہو گئے۔ کیا یہ ظلم و ستم نہیں۔ کیا یہ بے انصافی نہیں کہ ایرانی ڈائریکٹر صادق گنجی کے قتل کے ملزموں کو چند دنوں میں سزائے موت سُنا دی گئی۔ اور ایرانیوں کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں علانیہ مداخلت کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ شیعیت دھرنے مارنے کی دھمکیاں دیتی ہے۔ حکومت سوچے کہ ۹۸ فیصد سنیوں کی موجودگی میں آٹے میں نمک کے برابر یہ لوگ آخر سنیوں کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

حکومت کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ لیکن ابولولو فیروز مجوسی ایرانی کی طرح چھپ کر وار کرنے سے ان کا کیا بنے گا۔ عبدالرحمان بن ملجم کی طرح وار کرنے سے ان کا کیا بنے گا۔ سوائے ایک مسلمان ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کے سوائے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے۔ سوائے ملک میں انتشار و افتراق کا بازار گرم کرنے کے، آخر یہ لوگ اس کے سوا کس چیز کے طالب ہیں۔ ؟ اور ان کا مطمح نظر اور مقصود زندگی کیا ہے ؟

حکومت نے پاکستان میں جتنی جگہ ایرانی سفارت خانوں کے لیے وقف کر رکھی ہے اتنی کسی دوسرے ملک کے لیے، (سفارت خانے کیلئے) ثابت نہیں کی جا سکتی۔ پاکستان کے بڑے شہر میں سفارت خانے اور خانہ فرہنگ کھلے ہیں۔ جہاں سے صحابہ کرامؓ کے خلاف لٹریچر تقسیم ہوتا ہے، صحابہ کرامؓ پہ تبرّے پڑے جاتے ہیں خمینی کی کتابیں انہی سفارت خانوں کے ذریعے پاکستان پہنچی ہیں۔ مُلّا باقر مجلسی کی کتابیں انہی سفارت خانوں کے ذریعے پاکستان پہنچی ہیں۔ اور انہی سفارت خانوں کے ذریعے پاکستان کی دو اور صرف ۲ فیصد آبادی کے لیے جدید اسلحہ آتا ہے۔ جس سے سُنّی قوم کے ساتھ اتنا ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے۔ ان کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا۔ اگر حکومت میں جرأت ہے تو ان حقائق کا انکار کرے ورنہ تسلیم کرے کہ ہاں یہ باتیں درست ہیں۔

کیا اسلم خٹک جب وزیر داخلہ تھے۔ انہوں نے انکشاف نہیں کیا تھا کہ کوئٹہ میں جو سُنّی مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوا۔ سُنّی بچیوں کے پستان کاٹے گئے، سنیوں کی بیٹیوں کو ذبح کیا گیا۔ سُنّی پولیس افسروں کی کھوپڑیاں تن سے جدا کر کے ان کے فٹ بال بنائے گئے، اسلحہ تہہ خانوں سے برآمد ہوا

تھا - اور غنڈہ گرد ایران سے پاکستان آئے تھے - انہوں نے پاکستان میں بربریت پھیلائی - اور وحشیانہ مظالم ڈھا کر نہتے مسلمانوں کو زدوکوب کا نشانہ بنایا۔ کیا آج سے دو چار سال پہلے انہی وحشیوں کی شہ پر پارہ چنار اور باجوڑ ایجنسی میں ظلم نہیں کئے گئے - اور کیا صدر ضیاء مرحوم کے زمانہ میں سیکرٹریٹ کا گھراؤ نہیں کیا؟ - اسلحہ لے کر وہاں پہنچے، وہاں دھرنا مار کر بیٹھے رہے - زکوٰۃ دینے سے انکار کیا[1] میاں نواز شریف جب صادق گنجی کے جنازہ میں شریک ہوئے تو حکومت انصاف سے بتلائیے کہ ان لوگوں نے ان کی کیا خدمت سرانجام دی - اور گورنر میاں اظہر کو کس لیے ایران بھیجا گیا تھا -؟ موچی دروازہ کے شیعوں نے من حیث البرادری اسلامی اتحاد کو ووٹ نہیں دیئے، بلکہ پورے ملک میں اسلامی اتحاد کو شیعہ نے ووٹ نہیں دیئے - مگر نوازشات وعنایات اور کرم نوازیوں کی انتہا ہو گئی کہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ایچ بلاک میں جامعۃ المنتظر کے سامنے سنی مسجد کی جگہ ان کو دے دی گئی کہ لو عیش کرو - خدارا بتائیے اس سے بڑا ظلم اور اس سے بڑی نا انصافی بھی کوئی ہو سکتی ہے - کہ ایک طرف قتل وغارت گری ہے؟ دوسری طرف دادِ عیش و عشرت؟

ارباب علم ودانش پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایک گروہ نے عام انتخابات میں برسرِ حکومت جماعت کی مخالفت کی تھی - ان کے منشور سے ٹکراؤ کیا - ان کی پالیسیوں پہ نکتہ چینیاں کی تھیں۔ اور صرف یہاں تک نہیں بلکہ اس گروہ نے اپنا ماتمی قائدانہ علم اس

---

[1] اور ضیاء حکومت کو اپنا مطالبہ ماننے پر مجبور کر دیا کہ شیعہ زکوٰۃ نہیں دیں گے ۱۲

اس شخص کے ہاتھ میں تھما دیا جو نہ صرف ہماری برسرِ حکومت جماعت کا مخالف ہے بلکہ ایران کی شہ پر ایک ایرانی خاتون بے نظیر بھٹو کے دستِ کرم پر پاکستان میں تخریب کاری کر رہا ہے۔ حکومت آج تک یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ اس جماعت کے گروُ نے کبھی بھی حکومت کی اچھی بات کی بھی حمایت کی ہو۔ خدارا حکومت انصاف کرے۔ دشمنوں کو اتنا بھی شتر بے مہار نہ بنا دے کہ وہ پاکستان کی جڑوں کو آئے دن کھوکھلا کرتے رہیں، اور حکومت کتنی ہی سادہ ہے کہ جن سے اسے نقصان پہنچا ہے اور یقیناً پہنچتا ہے انہی کے دستِ نگر بننے کی سوچ سوچتی ہے۔

ارباب حکومت آپ کو علم ہو جانا چاہیئے۔ کہ ایک طبقہ اُس مُلک کی جمہوریت اور اُس ملک کی شریعت کے لیئے پاکستانی سرزمین پر سرگرداں و حیراں ہے، جس ملک کے باشندے غدّاری میں ماہر ہیں، منافقت کے ہیرو ہیں، اور دغابازی کے چمپئن ہیں، صدام حسین کے ساتھ حمایت کا وعدہ کرنے کے باوجود صدام حسین کے جہاز ایران میں کس نے ضبط کر لیئے؟ صدام حسین کی عین کامیابی کے وقت اس کی کمر میں چھرا گھونپنے والے کون تھے؟ صدام جب واپس عراق پہنچا تو اندرونی حالات کس نے بگاڑے؟ کُردوں اور سُنّیوں کا مسئلہ عراق میں کس نے پیدا کیا؟ یہ وہ باتیں ہیں جو عام پڑھا لکھا آدمی بھی بسہولت سمجھ سکتا ہے۔ حکومت اتنی بچی نہیں کہ نہ سمجھ سکے۔ حکومت کو سب علم ہے۔ لیکن یہ ہماری فہم سلیم سے بالا ہے کہ تمام حقائق کا علم ہونے کے باوجود حکومت کیوں چشم پوشی کا مظاہرہ کر رہی ہے؟ — اللہ تعالےٰ اس نادان حکومت کو سمجھ دے۔ اور رسّی عبرت اس کے دل میں پیدا فرماتے۔

ہماری حکومت سے درخواست ہے کہ وہ جرأت دکھاتے، اپنے زور بازو کو آزماتے، بہادری و شجاعت کے جوہر دکھاتے، ہمت کرے، ڈرنے کی ضرورت نہیں، زندگی و موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ ایک بار ضیاء الحق کے دور کو پھر از سر نو دہرا دے۔ اگر احمد رضا قصوری کی رٹ پر بھٹو جیسے عوامی وزیر اعظم کو پھانسی کے پھندے پہ چڑھایا جا سکتا ہے۔ تو درجنوں مسلمانوں کے قتل اور دو جیّد علماء کرام کے قتل کیس میں ملوث پاکستان میں ایران کے ایجنٹ ساجد نقوی، اور عابد حسین کو لٹکایا جا سکتا ہے اگر ایران ضیاء الحق صاحب کا کچھ نہیں بگاڑ سکا تو ہم پوری بصیرت سے ببانگ دھل کہتے ہیں کہ ایران اور ایرانی حکومت جیسے صدام حسین نے لوہے کے چنے چبوا دیئے تھے وہ صدر اسحاق اور نواز شریف کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

ملک سلیم اقبال صوبائی وزیر کا بیان

صوبائی وزیر اطلاعات و ٹرانسپورٹ ملک سلیم اقبال نے مولانا ایثار القاسمی کے سفاکانہ قتل پر گہرے رنج اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے سنگین جرم قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت ان ملزمان کو جلد سے جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے گی انہوں نے کہا اس افسوسناک واقعہ پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔

مشیر وزیر اعلیٰ کا بیان

پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب غلام حیدر وائیں کے مشیر مہر محمد اسلم بھروانہ نے جھنگ شہر میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کی مذمت کی ہے۔ اور کہا کہ اس اندوہناک واقعہ پر جس طرح بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ انہوں نے

یقین دہانی کروائی کہ اس واقعہ میں ملوث ملزمان کو جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ اور ملزمان کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں ان سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی ایک محب وطن شہری تھے اور ابھرتے ہوئے نوجوان سیاستدان تھے۔ انہوں نے جھنگ کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پرامن رہیں اور قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کریں۔

ڈاکٹر انوار الحق

صوبائی وزیر سماجی بہبود ڈاکٹر محمد انوار الحق نے قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر انتہائی دلی رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم کے لواحقین کے نام انہوں نے تعزیتی پیغام میں مولانا کے قتل کو ایک سانحہ قرار دیا ہے۔ اور دعا کی اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

رائے حسن نواز خان

وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر رائے حسن نواز خان نے رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل پر گہرے دُکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا کہ شرپسند عناصر نے مولانا کو شہید کر کے پاکستان بھر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں انہوں نے دُعاء کی کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

ارشد خان لودھی

صوبائی وزیر مال ارشد خان لودھی نے قومی اسمبلی کے رکن اور معروف عالم دین

مولانا ایثار القاسمی کے قتل کو کسی وحشی صفت شخص کی انتہائی بزدلانہ اور شرمناک حرکت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے لوگ ملک و قوم کے علاوہ انسانیت کے بھی دشمن ہیں اور یہ کسی بھی رو رعایت کے مستحق نہیں مرحوم کی بیوہ کے نام ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ سیاست میں تشدد کا رجحان جمہوریت دشمن قوموں کا شاخسانہ ہے اور حکومت پوری قوت سے اس رجحان کو ختم کرے گی۔ انہوں نے مرحوم کی بیوہ کو یقین دلایا کہ ملزمان خواہ کتنے ہی با اثر کیوں نہ ہوں اپنے انجام کو ہر گز پہنچ کر رہیں گے۔ آخر میں انہوں نے مرحوم کے لیے دعاء مغفرت کی۔

عامر سلطان چیمہ صوبائی وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ چودھری عامر سلطان چیمہ نے رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ آج انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ شر پسند عناصر نے مولانا مرحوم کو شہید کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے آخر میں انہوں نے مرحوم کے لیے دعاء کی۔

جنرل مجید ملک وفاقی وزیر پیداوار جناب جنرل مجید ملک نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی شہید کا قتل ملک دشمن عناصر کی طرف سے ہوا ہے۔ جو مذہبی رہنماؤں کو قتل کر کے ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کے اعتبار سے ہمارا سارا ہی خطہ امن کا گہوارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے تمام واقعات کے پس پردہ بھارت اور اسرائیل سمیت مسلم دشمن قوتیں برسر عمل ہیں۔

رانا پھول محمد صوبائی وزیر کوآپریٹو جناب رانا پھول محمد خان نے مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہیں جس بے دردی سے قتل کیا گیا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھی سیاست دان محفوظ نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آج ہم نے واقعات کا سختی سے نوٹس نہ لیا تو پھر حکومت کو عوام کمزور سمجھنا شروع کر دے گی۔ لہٰذا ہم سب کا فرض ہے کہ مل جل کر اس معاملے کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے اور ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو اسی قسم کے قتل میں ملوث ہونے کی جرأت نہ ہو سکے۔

اعجاز الحق وفاقی وزیر محنت افرادی قوت و سمندر پار پاکستانی جناب اعجاز الحق نے مولانا ایثار القاسمی مرحوم کے قتل کو عالم اسلام کے لیے عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن طاقتیں علمائے کرام کو شہید کر وا کر ملک میں امن و امان کی صورت حال پیدا کروا دیتی ہیں جناب اعجاز الحق نے کہا کہ مولانا مرحوم کا بہیمانہ قتل انتہائی افسوسناک ہے اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ انہوں نے مولانا مرحوم کے لیے دُعاءِ مغفرت کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔

وسیم سجاد سینٹ کے چیئرمین جناب وسیم نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ مولانا مرحوم ایک سچے عاشق رسول تھے۔ جنہوں نے دین اسلام کی بہت خدمت کی۔ لیکن دشمنوں نے انہیں اپنے راستے کا روڑا سمجھتے

ہوئے قتل کر دیا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے ۔

گوہر ایوب خان

قومی اسمبلی کے سپیکر جناب گوہر ایوب خان نے مولانا ایثار القاسمی کے سفاکانہ قتل پر گہرے دکھ اور درد کا اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی ہردلعزیز پارلیمنٹر تھے ۔ انہوں نے کہا کہ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے مرحوم کے لیے دُعاء کی ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی

بلدیات کے سابق وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خاں نیازی نے مولانا ایثار القاسمی کی المناک موت پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی کی شہادت ایک المیہ ہے ۔

وزارت مذہبی اُمور عراق

عراق کی مذہبی امور کی وزارت نے مولانا ایثار القاسمیؒ کی المناک شہادت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کی شہادت سے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔ دشمنانِ اسلام نے مولانا مرحوم کو شہید کر کے عالم اسلام کے دلوں کو مجروح کیا ہے ۔ مولانا اسلام اور مسلمانوں کے سچے خیر خواہ تھے ۔ جنہوں نے اپنی زندگی اسلام اور مُسلمانوں کے لیے وقف کر رکھی تھی ۔

ڈاکٹر محمود الحسن

وزارت الصحۃ السعودیہ عربیہ کے رہنما جناب ڈاکٹر محمود الحسن نے مولانا ایثار القاسمی کی شہادت اور سفاکانہ قتل پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا بہترین خطیب تھے جنہوں نے اپنی خطابت کا لوہا پوری دُنیا

سے منوالیا تھا۔ اور اپنے عمدہ خیالات سے عالم اسلام کو اچھی طرح

نوازتے تھے۔

مدینہ منورہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ممتاز اساتذہ و شیوخ نے مولانا مرحوم کے المناک قتل کو پوری دنیا

وامت مسلمہ کے لیے سانحہ فاجعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ شہید کا خونِ ناحق کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ یہ خون ضرور یہ ضرور رنگ لائے گا۔

شیوخ مدینہ نے مولانا ایثار القاسمی مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دعائ کی۔ اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

اس سے قبل یہاں حکومتی سطح کے افراد کے بیانات قلم بند کئے گئے ہیں، جن میں سے بعض یہ کہہ رہے کہ یہ اسلام دشمن قوتوں کی کارروائی ہے۔ بعض جمہوریت دشمنوں کی کاروائی بتا رہے ہیں اور بعض ملک دشمن عناصر کی کارستانی بتارہے ہیں۔ بہر حال جو کچھ بھی کسی نے کہا اس بہیمانہ اور بزدلانہ فعل پر کوئی بھی خوش نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سیدہ عابد حسین بہبود آبادی کے شوہر سید فخر امام نے بھی سر سے بوجھ اتارنے کے لیے یہ بیان داغ دیا تھا۔ سید فخر امام نے کہا تھا" کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے ذمہ دار افراد کو فوری طور پہ قانون کے مطابق سخت ترین سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں مولانا ایثار القاسمی کو قریب سے نہیں جانتا تھا۔ لیکن انہیں قتل کرنے کا واقعہ انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے فخر امام نے کہا کہ یہ بہت برا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اوران کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ حکومت کے ہر چھوٹے بڑے آدمی نے مجرموں

کو سخت ترین سزائیں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ساری قوم کے سامنے ان کے بیانات موجود ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ نامزد مجرموں کو آج تک گرفتار ہی نہیں کیا گیا، پی ڈی اے کے رہنما سجاد علی نقوی کھلے عام دندناتے پھرتے ہیں آل پارٹیز کانفرنسوں میں شریک ہوتے ہیں، بے نظیر کی قیادت پر اعتماد کیے ہوئے ہیں۔ ان کو گرفتار ہی نہیں کیا جا رہا۔ دوسری طرف ان کے نمک خوار ایجنٹ شیخ محمد اقبال کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے عابدہ حسین کو گرفتار تو کیا کرنا تھا ان کو اپنے قریب طلب کر لیا گیا ہے قرب اتنا ملا کر انہیں مشیر بنا دیا گیا ہے بلکہ مشیر سے بڑھ کر انہیں آبادی پر کنٹرول کا وزیر سمجھا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر دیدہ دلیری اور کیا ہو گی۔ کہ ایک طرف اصحاب رسول کے شیدائیوں کو خون کی ندیوں میں نہلایا جا رہا ہو۔ خون و آگ کی جنگ میں وہ جھلس رہے ہوں۔ ستم کے پہاڑ ان پر ڈھائے جا رہے ہوں۔ اور انہی کے رقیبوں کو مار آستین بنا دیا گیا ہو تو یہ کتنی ظلم اور افسوسناک بات ہے۔ جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس برسر اقتدار طبقے کے فرعونی دماغ کو درست فرمائے۔ بہر حال ظلم کی چکی سدا نہیں چل سکتی جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ کیا گیا۔ انشاء اللہ یہ ظالم اس کا خمیازہ بھگتیں گے اور ایسا بھگتیں گے کہ ان کے آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔

اور اس سے بڑھ کر وفاقی حکومت سے لیکر صوبائی حکومت تک اور ڈی آئی جی تک نے یہ بیان داغ دیئے تھے کہ مولانا ایثار القاسمی کا چالان ایک ہفتے کے اندر اندر عدالت میں پیش کیا جائے لیکن معلوم نہیں کہ حکومت کا ایک ہفتہ کتنے سالوں کا ہوتا ہے۔ حکومت نے اپنے سارے

بیانات پس پشت ڈال دیے۔ مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کا چالان تو پتہ نہیں کب ٹپ اپ ہوگا، ادھر سپاہ صحابہ لیہ کے مولانا عبدالصمد آزاد کو بھی ستم کے نیرنگ چکے ہیں فیصل آباد میں قاری محمد یوسف قریشی جیسے لوگ گولیوں سے چھلنی ہو کر دم توڑ گئے، اب کی بار جھنگ میں دشمنانِ اصحاب رسول نے میاں اقبال حسین کو شہادت کے جام پلا دیئے۔ آخر حکومت یہ سوچتی کیوں نہیں کہ ان تخریب کاریوں کے پس پردہ کون سے محرکات وعوامل کارفرما ہیں جن کی بنا پر سُنیت اپنے لیڈروں اور رہنماؤں سے جُدا ہوتی جا رہی ہے۔

گذشتہ دنوں تحریک فقہ جعفریہ کی ذیلی طلبہ تنظیم نے گھناؤنی سازش اس انداز میں تیار کی تھی کہ سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ سمیت ۲۰ اہم الاہم شخصیات کو اڑا دیا جائے گا۔ اور اس تخریب کاری کو رب تعالیٰ نے کسی طرح عیاں فرما دیا۔ آخر حکومت کس بنا پر مبنی ہے، اور یہ کیا کرنا چاہتی ہے۔ دشمنان صحابہ کو اتنی عام کھلی چھٹی کیوں دی ہوئی ہے کہ وہ اس قسم کے مذموم پروگرام مرتب کرتے ہیں اور اہلسنّت کو پھر وارننگ دی جاتی ہے کہ اپنے اجلاسوں اور جلسوں میں خود محافظ مقرر کرو تخریب کاری کا خطرہ ہے حکومت ان سازشی عناصر کو کھلے بندوں تختہ دار پر کیوں نہیں لٹکاتی تاکہ برائی کی جڑ ہی ختم ہو جائے۔ لیکن اس کے برخلاف امسال محرم الحرام ۱۴۱۲ھ میں تمام مرکزی امام باڑوں میں حکومت نے بم ڈسپوزل نصب کروائے۔ تاکہ شیعت کو کوئی تباہ کرنا چاہے تو انہیں پہلے سے علم ہو جائے۔ ان کے اگر ماتمی جلوس نکلیں تو حکومت تحفظ میں ہراول دستے کا کردار ادا کرتی ہے۔ اگر حکومت کو یہ محسوس ہو جائے کہ

ہم یہاں ناکام ہوں گے تو فوج طلب کر لیتی ہے اور اس کی حفاظت میں جلوس نکلتے ہیں۔ آخر یہ ماتمی جلوس کس نوعیت کے ہیں۔ حکومت بھی بس حماقت کی جنت میں بستی ہے۔ جس طرف اس کو لگا دیا جائے بآسانی اس طرف مڑ جاتی ہے اگر شیعہ کہیں کہ یہ مذہبی جلوس ہیں تو حکومت کہتی ہے ٹھیک ہے یہ مذہبی جلوس ہیں۔ آخر ان علم و دانش سے عاری لوگوں کو کیا علم کہ یہ کیا پروگرام رکھتے ہیں، شیعہ کے امام خمینی نے آخری وصیت نامہ جو لکھا کیا اس نے واضح نہیں کر دیا کہ عزاداری کے یہ جلوس سیاسی جلوس ہیں۔

اور ستم کی بات یہ ہے کہ اس سال یکم محرم الحرام ۱۴۱۲ھ کو سپاہ صحابہ پاکستان نے پروگرام بنایا کہ ہم پورے ملک میں جناب فاروق اعظمؓ کے یوم شہادت پہ احتجاجی جلوس نکالیں گے۔ کہ حکومت اس دن سرکاری تعطیل کا اعلان کرے۔ فاروق اعظم کے بارے میں مقالہ جات ریڈیو ٹی وی پہ پیش کرے۔ سیمینار منعقد کرائے۔ مگر شیعہ لیڈر چیخ اٹھے کہ سپاہ صحابہ کے جلوس روکے جائیں۔ ہمیں جلوسوں پہ تو اعتراض نہیں لیکن ان جلوسوں میں ہمیں برا کہا جائے گا۔ مگر ان عقل کے اندھوں کو یہ کیوں سمجھ نہیں آتا کہ اگر کوئی تمہارے خلاف بولے تو تمہیں تکلیف ہوتی ہے تمہیں پریشانی ہوتی ہے۔ تو ہم صبح و شام جو سرکار دو عالم کے جانثاروں کے خلاف ہفوات بکتے ہیں کیا اہل اسلام کے جذبات مشتعل نہیں ہوتے ہونگے۔ ان کو سب علم ہے لیکن باوجود اس کے یہ اہل سنت کی مساجد ان کے مدارس کے سامنے جلوس نکالتے ہیں وہاں تبرے پڑھتے ہیں۔ آخر یہ کیوں نہیں اپنی ان غلیظ حرکات سے باز آجاتے۔

اور مزید ظلم یہ کہ امسال حکومت نے سپاہ صحابہ کے کارکنوں پہ دہ

ظلم کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ مانسہرہ میں درجنوں کارکنوں کو پیٹا گیا۔ اور درجنوں کو جیل میں ڈالا گیا کراچی سے ساٹھ ستر کارکن گرفتار کر لیے اور کئی زدوکوب کا نشانہ بنے، لیہ اور مظفر گڑھ میں بھی حکومت اور انتظامیہ نے تشدد اور ناجائز دباؤ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حکومت اہلِ سنّت کے ان مطالبات کو بلا چون وچراں تسلیم کرے جن کے لیے آئے دن سپاہیانِ صحابہ جان کی قربانی دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مقبول فرمائے۔

بے نظیر بھٹو کا بیان

پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اسلام آباد سے لاہور پہنچنے پر یہ بیان دیا تھا وہ بے نظیر بھٹو نے جھنگ میں مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک رکن اسمبلی کا قتل ثابت کرتا ہے کہ ملک میں امن وامان کی صورت حال نازک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قتل میں ملوث ملزموں کو سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان داخلی اور خارجی طور پہ نازک حالات سے گذر رہا ہے۔

نوابزادہ نصراللہ خاں

پاکستان جمہوری پارٹی کے بانی و چیئرمین جناب نوابزادہ نصراللہ خان نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل پہ گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے ملک میں نسلی اور لسانی بنیادوں پہ فساد ہو رہے ہیں جو کہ ملک کی سلامتی اور استحکام کے لیے خطرناک ہیں اور یہ حکومت کی نااہلی ہے۔

کہ طویل عرصہ سے جھنگ میں کشیدگی ہے اور بارہا جھنگ میں کرفیو نافذ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس افسوسناک واقعہ کے ذمہ دار افراد کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ (جنگ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء)

قیوم نظامی کا بیان

پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات قیوم نظامی نے کہا ہے کہ آغا صادق گنجی اور مولانا ایثار القاسمی کے قتل سے ثابت ہو گیا ہے، کہ موجودہ وفاقی و صوبائی حکومتیں جان و مال اور چادر و چار دیواری کی حفاظت میں ناکام ہو گئی ہیں انہیں اب مستعفی ہو جانا چاہیئے یہ واقعات جاری رہے تو انتظامیہ پر سے عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا اور وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے کر اپنا دفاع خود کرنے پر مجبور ہو جائیں گے قیوم نظامی نے عوام کے تمام طبقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ امن قائم کرنے کے لیے امن کمیٹیاں تشکیل دیں۔

خاتون سیاسی رہنماؤں کا بیان

خاتون سیاسی رہنماؤں نے ملکی سیاست میں تشدد اور فرقہ داریت کے رجحانات کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں بھائی چارے اخوّت اور ایک دوسرے کے عقائد کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرنے کے لیے سیاسی، قانونی اور سماجی نوعیت کے اقدامات کیے جائیں پنجاب مسلم لیگ شعبہ خواتین کی صدر بیگم نجمہ حمید نے کہا ہے کہ سیاست میں فرقہ واریت افسوسناک امر ہے یہ بنیادی طور پر اندرونی اور بیرونی سازشوں کا نتیجہ ہے ہمارے ہاں اب سیاست کا معاملہ بالکل الٹ ہو گیا ہے لوگوں میں بھائی چارے

کی فضا پیدا کرنے کے بجائے سیاسی جماعتیں آپس میں دست گریباں ہو رہی ہیں انہوں نے کہا کہ ایثار القاسمی کا قتل نہایت افسوسناک واقعہ ہے جس سے عوام میں تشویش کی فضا پیدا ہوئی ہے اگر مذہب میں سیاست کو لایا جائے گا اور سیاست میں مذہب کو تو اس قسم کے افسوس ناک واقعات پیدا ہوں گے۔ بیگم نجمہ حمید نے کہا کہ مولانا کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

مہناز رفیع کا بیان

تحریک استقلال کی صوبائی چیئر پرسن بیگم مہناز رفیع نے بتایا کہ سیاست میں تشدد آج کے دور کی پیداوار نہیں بلکہ جب سے اس ملک میں مارشل لاء آیا اس وقت سے یہ سلسلہ چلتا آرہا ہے۔ جب سیاسی جماعتوں کے کردار کو روک دیا جائے تو اس قسم کی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے ہاں سیاسی تشدد کی جڑیں کہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی جماعتوں نے جب سے سیاست میں حصہ لیا ہے اس وقت سے تمام جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف ہو گئی ہیں۔

ثمینہ اعجاز ہاشمی کا بیان

بیگم ثمینہ اعجاز ہاشمی نے کہا کہ سیاست میں تشدد جمہوریت کو ختم کرنے اور سیاسی عمل کو روکنے کی ایک سازش ہے۔ اس سے بعض لوگ اپنے گھناؤنے مقاصد کو پورا کر رہے ہیں اگر علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کو بروقت پکڑ کر سزا دے دی جاتی تو اس عمل کو روکا جا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب تک جتنے بھی دینی رہنماؤں کے قتل ہوتے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگ دینی جماعتوں کو سیاست میں آنے سے

روک رہے ہیں جو پاکستان میں فسطائیت کی طرف ایک قدم ہے۔

ریحانہ مشہدی کا بیان

مسلم لیگ کی رہنما بیگم ریحانہ مشہدی نے کہا کہ سیاست دانوں اور رہنماؤں اور عالموں کو ایک میز کے گرد بیٹھ کر سوچنا چاہیئے اگر ہم آپس میں لڑیں گے تو عوام کو کیا دے سکیں گے۔ (روزنامہ پاکستان ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء)

سردار عبدالقیوم خان

آزاد کشمیر کے سابق صدر اور موجودہ وزیر اعظم سردار عبدالقیوم خان نے مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا ہے۔ اس بزدلانہ کارروائی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نہایت ہی سفاکانہ فعل ہے۔ مرحوم مذہبی سکالر ہونے کے ساتھ ساتھ منتخب نمائندے بھی تھے۔ ان کی دینی اور ملی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے توقع کا اظہار کیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو عبرت ناک سزا دی جائے گی۔

جنرل کے ایم اظہر

جمعیت علماء پاکستان مولانا نورانی گروپ کے رہنما و جنرل سیکرٹری مسٹر کے ایم اظہر خان نے جے یو آئی کے پارلیمانی لیڈر مولانا ایثار القاسمی کے ضمنی انتخاب کے موقع پر سفاکانہ قتل کی پرزور مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ کاش بروقت معقول حفاظتی اقدامات اٹھائے گئے ہوتے تو قوم ایک دینی رہنما سے محروم نہ ہوتی انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ جھنگ میں اس سال سخت کشیدگی ہوگی اور اخباری اطلاعات کے مطابق مولانا مرحوم کو اپنی ذاتی حفاظت سے متعلق تشویش تھی اور وہ اس بات سے حکومت اور

ضلعی حکام کو مطلع کر چکے تھے ، اس کے باوجود انتظامیہ حفاظتی انتظامات کرنے میں ناکام رہی ہے اور ناپسندیدہ عناصر جو ملک میں فرقہ واریت پھیلانا چاہتے ہیں انہیں قتل جیسی واردات کرنے کا موقع مل گیا ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے مولانا ایثار القاسمی کے سفاکانہ قتل کو قابل مذمت فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ مولانا ایک عالم دین تھے ۔ جن کی ملک و ملت کے لیے کافی خدمات تھیں ۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی دینی خدمات قابل قدر ہیں ۔

قاضی حسین احمد

جماعت اسلامی پاکستان کے سربراہ قاضی حسین احمد نے اپنے ایک بیان میں مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی ، احسان الٰہی ظہیر ، عارف الحسینی ، صادق گنجی اور ایثار القاسمی کا قتل دراصل اسلام دشمنوں کی سازشیں ہیں تاکہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑیں ۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ اگر شروع سے ہی قاتلوں کو عبرتناک سزائیں مل جاتیں تو آج حالات اس قدر خراب نہ ہوتے ۔ انہوں نے کہا کہ قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک نہ پہنچانا حکومت کی نااہلی ہے ۔ (مشرق)

مولانا فتح محمد

جماعت اسلامی پنجاب کے امیر مولانا فتح محمد صوبائی سیکرٹری جنرل میاں مقصود احمد نے ممتاز عالم دین رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے انہوں نے ایک تعزیتی پیغام میں مولانا قاسمی کی دینی

خدمات کی قبولیت کی دُعار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دُعار کی اور متاثرہ خاندان اور ان کی تنظیم کے ذمہ داران سے اظہار ہمدردی کیا ہے اور اس سانحہ عظیم پر صبر کی دُعار کی ہے جماعت کے دونوں رہنماؤں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اس سے بڑی تعداد میں ممتاز علمار کرام قتل ہوئے لیکن مجرموں کے خلاف کوئی خاطر خواہ موثر کاروائی نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اب یہ روز کا معمول بن گیا ہے۔

ساجد علی نقوی کی ہرزہ سرائی

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے صدر اور پی ڈی اے کے رہنما

علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ جھنگ کے واقعات وہاں پر ایک ہی الائنس کے آپس کے جھگڑوں کا نتیجہ ہیں لیکن ان واقعات کی آڑ میں شیعہ علمار کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور ہمیں مجبور کیا جارہا ہے کہ خود ہی اپنے تحفظ کے اقدامات کریں انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو اس ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس لیے ہم نے ابھی تک صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ پی ڈی اے کے اجلاس کے موقع پر آج یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت مارشل لار کی طرز پر ہی چلائی جارہی ہے۔ اس نے امن عامہ برقرار رکھنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ ہمیں صرف صبر کی تلقین کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر شیعہ علمار اور ہماری عبادت گاہوں کے تحفظ کا کوئی اقدام نہ کیا گیا تو پھر ہم اپنے تحفظ کے لیے خود اقدامات کرنے پر مجبور ہوں گے انہوں نے کہا کہ تشدد کے موجودہ واقعات بھی اسی قوت ہی کی کارستانی نظر آتے ہیں جو ملک میں امن و امان نہیں دیکھنا چاہتی انہوں نے کہا کہ ہم قانون کی

بالادستی چاہتے ہیں۔ شہریوں کے حقوق کا تحفظ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ جس میں وہ قطعی طور پر ناکام رہی ہے اور فرقہ وارانہ کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ جھنگ میں مولانا ایثار القاسمی کے قتل سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ مولانا جھنگوی کا قتل ایک سیاسی قتل تھا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی اور سندھ میں خوف وہراس اور قتل وغارت کی فضا قائم کرنے کے بعد غیر ملکی ایجنٹوں نے پنجاب کا رُخ کر لیا ہے اور وہ تخریب کاری میں ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں فیصل آباد میں تحریک کے ایک آدمی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ جہلم میں امام بارگاہوں کو جلا دیا گیا ہے انہوں نے الزام عائد کیا کہ یہ سب کچھ آئی جے آئی کے اندرونی اختلافات کے باعث پیش آ رہا ہے انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ خلیج میں جنگ ہونے والی ہے اور پاکستان صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لیے اپنی افواج بھیج رہا ہے۔ انہوں نے حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے افواج کو سعودی عرب بھیجنے کے اقدام کو مسترد کر دیا اور کہا کہ دنیا کا کوئی مسلمان حرمین شریفین پر حملہ یا قبضہ کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ (نوائے وقت لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء)

تہران ریڈیو کی چیخ وپکار

تہران (مانیٹرنگ ڈیسک) تہران ریڈیو نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے بارے میں اپنی رپورٹ میں جمعہ کو انہیں صادق گنجی کے قتل کا اصل ذمہ دار قرار دیتے ہوئے بتایا کہ انجمن سپاہ صحابہ کے اس لیڈر اور قومی اسمبلی کے رکن کو جھنگ شہر میں اس وقت قتل کیا گیا جب وہ ضمنی الیکشن میں ووٹ ڈال رہے تھے۔ تہران ریڈیو نے کہا شیخ اقبال خود بھی دہشت گرد تنظیم انجمن سپاہ صحابہ کا سر کردہ لیڈر ہے۔ تہران ریڈیو نے

بتایا جھنگ شہر کی حالت بدستور خراب ہے ۔ تہران ریڈیو کے مطابق فیصل آباد میں شیعوں کے ایک ہسپتال دو امام بارگاہوں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ایک لیڈر کے گھر کئی دکانوں اور ایک میڈیکل سٹور کو آگ لگا دی گئی ہے ۔ تہران ریڈیو نے مزید بتایا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد علی نقوی نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے مختلف شہروں میں شیعوں کے خلاف جرائم پر مزید خاموش نہیں رہ سکتے اور اگر حکومت اس قسم کے واقعات کی روک تھام کرنے میں ناکام رہی تو شیعہ حضرات اپنا دفاع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ تہران ریڈیو نے کہا کہ جھنگ شہر مکمل طور پر فوج کے کنٹرول میں ہے ۔ (بحوالہ نوائے وقت لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء)

منیر حسین کی بھڑکیں

پی ڈی اے کے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کے سول امور سیاسی منیر حسین گیلانی نے کہا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں آئندہ محرم الحرام میں دہشت گردی کے واقعات ہوں گے اگر حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی اقدامات نہ کیے تو عمل اور ردعمل فطری بات ہو گی انہوں نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی کے قتل کے سلسلے میں علامہ ساجد نقوی کا نام ایف آئی آر میں حکومت کے ایماء پر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ ان کا قتل خالصتاً مقامی سیاسی اور انتخابی رنجش کا شاخسانہ تھا ۔ نہ کہ یہ واقعہ فرقہ واریت کی بناء پر ہوا ۔ لیکن اس کے بعد بڑے منظم طریقے سے اس واقعہ کو فرقہ واریت کی طرف موڑ دیا گیا ہے (نوائے وقت ۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء)

سید منیر حسین گیلانی نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل اور اسی کے بعد عوام کی املاک کی تباہی پر شدید نفرت کا اظہار کیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ اس

سیاسی قتل کے بعد فرقہ واریت کو ہوا دینا حب الوطنی کی بات نہیں انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے فرقہ واریت سے پاک سیاست کر رہا ہے جبکہ آئی جے آئی فرقہ پرستوں کا ٹولہ ہے اگر یہ حکومت زیادہ عرصہ قائم رہی تو ملک عزیز فرقہ واریت کی بھٹی میں جھونک دیا جائے گا۔

(روزنامہ پاکستان لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء)

رضا رضی کی حکومت کو دھمکی

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ سندھ کے صدر حجۃ الاسلام علامہ محمد رضا رضی نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کوئی گروہ ہماری عبادت گاہوں اور مکانوں پر فائرنگ کرے گا تو حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ مولانا ایثار القاسمی کا قتل سیاسی ہے اور ایک گروہ اس کے قتل کے پردے میں فرقہ واریت کو ہوا دینا چاہتا ہے۔ تحریک کے ترجمان نے دوسرے بیان میں دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے راست اقدام نہ کیا تو ملت جعفریہ اپنا حق تحفظ محفوظ رکھتی ہے۔

(دی پاکستان لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء)

تقی نقوی کا مطالبہ استعفیٰ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پنجاب کے صدر مولانا سید محمد تقی نقوی نے مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی پُرزور مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت علماء سیاسی اکابرین کی جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے انہوں نے مزید کہا کہ فیصل آباد ہمارے ایک عالم دین اور مدرسے کے پرنسپل مولانا سید حیدر موسوی کو شدید زخمی کر دیا۔ اس کے بعد پاکستان کے دیگر شہروں میں شیعہ املاک کا نقصان ہوا جو کہ فرقہ واریت کو ہوا

دینے کے مترادف ہے ۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ جہلم میں ہمارے ایک فرد اسد نامی کو مسجد میں گولی مار کو قتل کر دیا گیا ہے جو قابل مذمت بات ہے انہوں نے کہا ایسی نااہل حکومت کو اب برسر اقتدار رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ (روزنامہ پاکستان لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۹۱ء)

اسلامی جمیعت طلبہ کا بیان

اسلامی جمیعت طلبہ لاہور کے ناظم اویس قاسم نے ایک بیان میں عالم دین اور رکن قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی موت سے دنیاء اسلام ایک بڑے عالم دین سے محروم ہو گئی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کے دور اقتدار میں علماء دین کی جانیں بھی محفوظ نہیں ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر قاتلوں کو گرفتار کر کے فوراً سزا نہ دی گئی تو اسلامی جمیعت طلبہ اور عوام خود ذمہ دار افراد کا احتساب کریں گے ۔ (پاکستان لاہور ۔

اسلامی جمیعت طلبہ پاکستان کے قائم مقام ناظم اعلیٰ اظہار الحق اور سیکرٹری جنرل اظہر اقبال نے جھنگ میں ممبر قومی اسمبلی اور انجمن سپاہ صحابہ کے نائب سر پرست اعلیٰ مولانا ایثار الحق قاسمی کو شہید کرنے کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے علماء کرام اور دینی حلقوں میں انتہائی محترم افراد کو پے در پے قتل و غارت گری کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اس طرح سے لاقانونیت پھیلا کر لوگوں کو دین سے متنفر کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں ۔ غیر ملکی طاقتیں اور سیکولر قوتیں نہیں چاہتیں کہ ملک میں امن و سکون قائم ہو اور اسلامی روایات پنپ سکیں ۔ انہوں نے کہا کہ ان واقعات کے تسلسل میں حکومتوں کا بھی ہاتھ ہے کہ

انہوں نے کبھی ان سازشوں کو بے نقاب نہیں کیا اور نہ ہی مجرمین کو قرار واقعی سزا دی بلکہ حکومتوں کے اندر ہی کچھ سازشی عناصر اس قسم کے واقعات سے بدامنی پھیلانے کے منصوبوں میں ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہیں، طلبہ رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا ایثار الحق قاسمی شہید کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے، فرقہ وارانہ کشیدگی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے حکومت اہتمام و تفہیم سے اس نفرت کو ختم کرنے کی اعلیٰ سطح پر کوشش کرے اور سازشی عناصر کو بے نقاب کرے۔

(نوائے وقت لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء)

جمعیت طلبہ اسلام کا بیان

جمعیت طلبہ اسلام کے رہنماؤں شہید الحق ظفر، سلیمان طارق سیالکوٹی۔ محمد افضل شمسی، محمد سلیم طوفانی، عبدالحفیظ کھوکھر، محمود الحسن کھوکھر، ریاض ندیم اور عبداللہ مظہر نے اپنے ایک بیان میں جمعیت علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر اور انجمن سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا ایثار القاسمی ایم این اے کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ پاکستان سے اسلام مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جمعیت طلبہ اسلام کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر مولانا ایثار القاسمی ایم این کے قاتلوں کو سرعام پھانسی دی جائے۔

جمعیت طلبہ اسلام کے رہنما اور ملتان جے ٹی آئی کے سابق صدر عبدالعزیز صدیقی غلام محمد تبوی، محمد یونس مروت، احسان اللہ۔ شہزاد خان، جمیل الرحمان نے انجمن سپاہ صحابہ کے راہنما اور ممبر قومی

اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ جمیعت طلبہ اسلام مسلم ٹاؤن کا ایک ہنگامی اجلاس شمس انور کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں انجمن سپاہ صحابہ کے راہنما اور ممبر قومی اسمبلی مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی مذمت کی گئی اور وزیر اعظم نواز شریف سے مطالبہ کیا گیا کہ ملزموں کو گرفتار کر کے سرعام پھانسی دی جائے۔

جمیعت طلبہ اسلام کے صدر حفیظ الرحمان قاسمی نے مولانا ایثار القاسمی کی شہادت پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے اس سانحہ کو سال نو کا بدترین المیہ قرار دیا ہے اور کہا کہ مولانا ایثار کا قتل سیاسی، مذہبی و اخلاقی طور پر قابل شدید مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی نے انتظامیہ کو بارہا مطلع بھی کیا تھا کہ ان کی جان کو خطرہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود انتظامیہ نے ان کی حفاظت کے لیے کوئی عملی اقدام نہ کیا اور مولانا حق نواز کی طرح ایثار القاسمی بھی سفاک غنڈوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ موجودہ حکومت وفاقی سمیت صوبوں میں ناکام ہو چکی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور)

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کا بیان

سپاہ صحابہ سٹوڈنٹ کے رہنماؤں عابد سعید خان ہزاروی اور عقیل احمد عاقل نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ مولانا ایثار القاسمی کے قتل میں غیر ملکی ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے چند روز قبل اخباری بیان میں کہا تھا۔ کہ انہیں اور مولانا ایثار القاسمی کو

قتل کرنے کے لیے غیر ملکی عناصر پاکستان داخل ہو چکے ہیں مگر حکومت نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی ۔ جس کی وجہ سے قوم ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گئی انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا ایثار کے قتل میں ملوث تمام ملزمان کو گرفتار کر کے پھانسی دی جائے جن کے نام ایف آئی آر میں درج ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت پاکستان نے مولانا کے قاتلوں کو پھانسی نہ دی تو پھر قوم انتقامی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے گی ، جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی ۔ اس لیے حکومت اگر امن چاہتی ہے تو قاتلوں کو پھانسی دے ۔

سُنّی تحریک طلبہ کا بیان

سنی تحریک طلبہ پاکستان لاہور ڈویژن کے جنرل سیکرٹری راحفر موقف)

محمود الرشید حدوقی نے ایک بیان میں مولانا ایثار القاسمی کے قاتلوں کو سر عام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا ہے ۔ ہم مزید ظلم کی چکی میں پسنے کو تیار نہیں ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پر امن رہنے دیا جائے ۔ ہمیں تخریب کار نہ سمجھا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ سنیو : اپنے مفادات و نظریات کے لیے متحد ہو جاؤ ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سب سے پہلے ساجد نقوی اور شیخ اقبال کو گرفتار کرے ، ورنہ ہم دھرنے ماریں گے ۔ ہم جلوس نکالیں گے

(روزنامہ پاکستان لاہور)

سُنّی تحریک طلبہ لاہور کے صدر محمد الیاس فاروقی نے بھی مولانا مرحوم کے قتل پر شدید احتجاج کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کو قتل کرنے میں اندرونی ملک دشمنوں کا ہاتھ ہے ۔ باہر سے کوئی طاقت

جرأت نہیں کر سکتی ۔ جنڈانوالہ ایس ٹی ٹی کے صدر رانا ندیم اقبال نے کہا کہ مولانا مرحوم کا قتل قابل مذمت ہے ۔ ایس ٹی ٹی رحمانپورہ کے رشید احمد قیصر ۔ منظور حسین ۔ نذیر احمد نلہ گنگی نے مولانا مرحوم کے قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ۔ چکوال سنی تحریک کے رہنما عبد العزیز قاضی نے مولانا مرحوم کے قتل پر حکومت سے شدید احتجاج کیا جہلم سنی تحریک طلبہ کے محمود الحسن عثمانی نے مولانا مرحوم کے سانحہ کو عظیم المیہ قرار دیا ۔ گجرات ایس ٹی ٹی کے رہنما چودھری شاہد فاروق نے مولانا کے قتل کو عظیم سانحہ قرار دیا ہے ۔

اہل حدیث یوتھ فورس

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا محمد نعیم بادشاہ ضلعی جنرل سیکرٹری ۔ مولانا یونس خلیق اور فنانس سیکرٹری ثناء اللہ خان نے اپنے مشترکہ بیان میں نامور عالم دین اور انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا محمد ایثار القاسمی ایم این اے کے ظالمانہ قتل کی مذمت کی ہے ۔ مولانا محمد نعیم بادشاہ نے کہا ہے کہ مولانا ایثار القاسمی کا خون رائیگاں نہیں جائے گا ۔

متحدہ جمعیت اہل حدیث قصور کے امیر پروفیسر عبد الحکیم سیف نے مولانا ایثار القاسمی کے سانحہ قتل پر غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا کا قتل پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوشش کرنے والے علماء کرام کے خلاف گہری سازشوں کا ایک حصہ ہے ۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ دینی جماعتیں اور علماء کرام متحد ہو کر دین دشمن قوتوں کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار بن جائیں ۔

انہوں نے کہا کہ مولانا قاسمی کے قاتل چند افراد نہیں ایک منظم گروہ ہے۔ جو پاکستان میں اسلام کی حاکمیت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر علمائے دین کے قاتلوں کو گرفتار نہ کیا گیا تو ایسا لاوا پھوٹے گا جسے سنبھالنا اور کنٹرول کرنا حکومت کے لیے مشکل ہوگا (پاکستان لاہور)

نظام اسلام پارٹی

نظام اسلام پارٹی کے رہنما اور اسلامی انقلابی کونسل کے مرکزی صدر علامہ افتخار احمد راشد قصوری نے انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے اچانک قتل پر گہرے دکھ کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت مولانا کا قتل کیا گیا۔ مولانا کی شہادت سے دینی حلقوں میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پر ہونا ناممکن ہے۔ علامہ راشد قصوری نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا مرحوم کے قاتلوں کو جلد از جلد سر عام پھانسی دی جائے۔

تحریک خدام اہلسنت

تحریک خدام اہل سنت ضلع لاہور کے امیر جناب مولانا محمد الیاس نے مولانا ایثار القاسمی کے سفاکانہ قتل پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم ایک خاص مشن کے داعی تھے۔ انہوں نے صحابہ کرام کی عظمت کے لیے یہ بہت بڑی قربانی پیش کی ہے۔ انشاء اللہ مولانا مرحوم کا خون ناحق کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

جمیعت اشاعت التوحید

جمیعت اشاعت التوحید والسنہ

کے رہنماؤں مولانا خلیل الرحمان حقانی مولانا فرید احمد حقانی ، مولانا عبدالرؤف علوی مولانا خادم حسین مولانا عاشق نے مولانا ایثارالقاسمی کے قتل پر گہرے دُکھ کا اظہار کیا - اور کہا کہ ان سے پہلے جو علماء شہید ہوئے حکومت نے کسی کے قاتل کو پھانسی پہ نہیں لٹکایا - اگر اکا دکا قاتل کو پھانسی پہ لٹکایا جاتا تو آج یہ حالت نہ ہوتی - انہوں نے مولانا ایثارالقاسمی کے کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا -

تنظیم اہل سُنّت

تنظیم اہل سنت کے رہنما مولانا عبدالستار تونسوی ، مولانا عبدالعلیم - مولانا میاں عبدالرحمان مولانا حسین احمد اعوان کے حکم پر ملک بھر میں علماء کرام نے مولانا ایثارالقاسمی کے قتل پہ صدائے احتجاج بلند کی - مساجد میں قرار دادیں منظور کروائی گئیں ان قرار دادوں میں کہا گیا تھا کہ مولانا ایثارالقاسمی کے قاتلوں کو فوری پھانسی پہ لٹکایا جائے - انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کے قتل سے ملک ایک نامور عالم دین اور سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے - انہوں نے اس سفاکانہ قتل کی شدید مذمت کی ہے -

تحفّظ حقوق اہل سُنّت

مجلس تحفّظ حقوق اہلِ سُنّت کے رہنما جناب سید عبدالمجید ندیم نے مولانا ایثارالقاسمی ایم این اے کے بزدلانہ قتل کو ملک وملّت کے لیے ایک سانحہ قرار دیا ہے - انہوں نے کہا کہ مولانا ایثارالقاسمی ایک نچے تلے اور سنجیدہ عالم دین تھے - اور ملک وملّت کے لیے ان کی گراں بہا خدمات ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی -

سواد اعظم اہل سُنّت

سواد اعظم اہل سنّت کے رہنما مولانا

سلیم اللہ خان، مولانا اسفند یار خان نے مولانا ایثار القاسمی سرپرست سپاہ صحابہ کے قتل پر گہرے دُکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم عظمت صحابہ کے لیے انتھک محنت کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے مشن کی کامیابی کے لیے بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں۔ مولانا مرحوم کے قتل سے ان کا مشن نہیں ختم ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

جمعیت اہل سُنّت

جمعیت اہل سُنّت والجماعت کے رہنما مولانا محمد عبداللہ نے اسلام آباد میں مولانا ایثار القاسمی کے سفاکانہ قتل پر گہرے درد والم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم کی مذہب وملّت کے لیے بے شمار خدمات ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایثار القاسمی مولانا حق نواز جھنگوی کے مشن کے سچے وارث اور امین تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

مرکزی جمعیۃ اہل سنۃ لاہور

مرکزی جمعیت اہل سنت لاہور کے ناظم اعلیٰ سید غضنفر الرحمٰن شاہ۔ مولانا عارف دین پوری مولانا ایثار القاسمی کے قتل پر شدید احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ایثار القاسمی نے اسلام اور مذہب اہل سنت کی سربلندی کے لیے بہت قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مولانا کے قاتلوں کو سرعام پھانسی دی جائے۔

پاسبان ناموس صحابہ کرام کراچی

پاسبان ناموس صحابہ کرام کراچی کے رہنما عثمان یار نے مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کو ایک عظیم سانحہ قرار

دیا ہے - پاسبان ناموس صحابہ کرام کراچی نے اس بزدلانہ حرکت کی مذمت کرتے ہوئے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے -

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

عالمی مجلس تحفّظ ختم نبوّت کے مرکزی اور صوبائی عہدیداروں نے مولانا ایثار القاسمی ایم این اے کی شہادت پر گہرے دُکھ اور افسوس کا اظہار کیا - علماء کرام نے کہا کہ پاکستان ایک نامور مذہبی عالم دین سے محروم ہوگیا ہے - انہوں نے کہا کہ یہ پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمن کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے -

جمیعت علماء اسلام

جمیعت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع الحق نے قومی اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر - اور سپاہ صحابہ کے نائب صدر ایثار القاسمی کے بہیمانہ قتل کی پرُزور مذمت کی ہے - انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مولانا ایثار القاسمی کا قتل بھی اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے علماء کے خلاف اس سازش کی ایک کڑی ہے - جس کے تحت مولانا حق نواز جھنگوی ، مولانا احسان اللہ فاروقی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر کو قتل کیا جا چکا ہے - انہوں نے وزیر اعظم سے پرُزور مطالبہ کیا ہے کہ ملزمان کو گرفتار کیا جائے اس معاملہ کی تحقیقات کرائی جائے ، اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے - انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ پاکستان میں علماء کے قتل کی سازش میں ملوث افراد کو بھی بے نقاب کیا جائے اور انہیں ایسی عبرت ناک سزا دی جائے جس سے دوسرے سبق حاصل کریں (مشرق ۱۱ جنوری سنہ ۹۱ء)

جمیعت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سینٹر حافظ حسین احمد نے قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کے قتل کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ مولانا قاسمی مرحوم نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں بتایا تھا کہ ان کے قتل کی سازش تیار کی گئی ہے اور ان کی زندگی خطرہ میں ہے۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی سازش سے آگاہ کردیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ کو بھی خاص طور پر قتل کی سازش سے آگاہ کیا گیا مگر ان کی زندگی کے تحفظ کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر داخلہ مستعفی ہوجائیں۔ کیونکہ آگاہ کرنے کے باوجود وہ مولانا کی زندگی کی حفاظت نہیں کرسکے، حافظ حسین احمد نے کہا کہ مولانا حق نواز کو بھی قتل کیا گیا۔ انہوں نے بھی قتل کی سازش سے پہلے آگاہ کردیا تھا۔ لیکن انتظامیہ نے ان کے تحفظ کے لیے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم سے اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا کہ وہ اس سازش کو بے نقاب کرکے قاتلوں کو سخت سزا دیں انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ جھنگ کے شہریوں کے تحفظ کے اقدامات کیے جائیں جو فرقہ واریت کی زد میں ہیں۔ (ایضاً)

جمیعت علماء اسلام کے سربراہ مولانا عبداللہ درخواستی مرکزی رہنماؤں مولانا محمد اجمل خان، مولانا قاضی عبداللطیف مولانا فضل الرحمان اور مولانا میاں محمد اجمل قادری نے ایک بیان میں جمیعت علماء اسلام اور انجمن سپاہ صحابہ کے رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا ایثار القاسمی کی المناک شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ان رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ مولانا کو منصوبہ بندی کے تحت قتل کیا گیا ہے۔ ان کی شہادت سے دینی حلقوں میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہوگیا ہے جس کا پر ہونا ناممکن ہے

انہوں نے مزید کہا کہ ملزموں کو گرفتار کرنا قتل کی اس سازش سے پردہ اٹھانا اور مجرموں کو تختہ دار تک پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے انہوں نے کہا کہ حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہی ہے اب علماء چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

یہاں تک کہ ان احباب کرام، سیاسی حضرات، علماء کرام، مشائخ عظام کے بیانات ہم نے محض اس بناء پر نوٹ کئے ہیں تاکہ یہ بطور دستاویز کے کتاب کے اوراق میں مرقوم اور تاریخ کے سینہ میں محفوظ رہیں، ان میں خوش قسمتی سے ایسے علماء کرام بھی ہوں گے جن کے نام یہاں درج نہیں کئے جا سکے، یا ہماری نظروں سے نہ گزرے۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ کہ تمام حضرات کے بیانات یہاں درج کئے جائیں اسی طرح طلبہ تنظیموں کا جو ردّعمل ہوا اس کو بھی ہم نے دیانت داری سے یہاں لکھ دیا ہے۔ کئی طلبہ تنظیمیں ایسی ہیں جن کے ردّعمل اور بیانات ہماری نظر سے نہ گزرے جن کو ہم درج نہ کر سکے، اسی طرح مذہبی جماعتوں کے قائدین نے جو ردّعمل کیا اس کو بھی لکھ دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کئی ایسی جماعتیں کسی کونے میں رہ گئی ہوں ہمیں علم نہ ہو سکا۔ اسی طرح مولانا کی شہادت کے دوسرے دن جن لوگوں نے مظاہرے کیے ان حضرات کی کاروائی بھی یہاں درج ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ کی کاروائی رہ گئی ہو جسے یہاں ذکر نہ کیا گیا ہو۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا۔ اس کتاب میں موجود ہے۔ باقی عالم الغیب ذات خداوندی ہے۔

اب ذیل میں ان حضرات کی چشم دید رپورٹ پیش کی جاتی ہے جو سانحہ جھنگ کے دن وہاں موجود تھے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کہانی طول پکڑ جائے،

کوشش یہی کی جا رہی ہے کہ قلم مختصر لکھے، دماغ کم سوچے اور اوراق باتوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے کی کوشش کریں۔ اب ذیل میں ہفت روزہ زندگی لاہور کے کالم نگار تنویر شہزاد کی کہانی ان کی زبانی ملاحظہ فرمائیے جو اس واقعہ میں اپنی چشم دید رپورٹ درج کر رہے ہیں۔

تنویر شہزاد کی چشم دید رپورٹ

آگ اور خون میں نہانے کے بعد جھنگ ایک بار پھر کرفیو کی زد میں ہے شہری زندگی معطل اور کاروبار ٹھپ۔ سرکاری اور غیر سرکاری ادارے بند ہیں سڑکیں ویران اور گلیاں سنسان ہیں۔ اگرچہ وقفے وقفے کے بعد سڑکوں پر مشین گنوں کے ٹریگر پر انگلیاں رکھے ہوئے چوکس فوجیوں سے بھرے ہوئے ٹرک گزرتے ہیں۔ اس کے باوجود تھوڑی دیر کے بعد گولیوں کی تڑتڑ سنائی دی جاتی ہے، شہر کے مختلف حصوں سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا ہے۔ آنے اور جانے والے تمام راستے بند کر دیے گئے ہیں۔ ٹیلی فون کا رابطہ بھی منقطع ہے۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات جھنگ والوں کو ان کے شہر کے حالات بتانے کا واحد ذریعہ ہیں مگر یہ بھی "پریس نوٹ" کے علاوہ کچھ اور نہیں چھاپتے۔ کچھ اور نہیں بولتے کچھ اور نہیں دکھاتے شدید کرفیو کے باعث کئی دنوں سے اخبار کی فراہمی بھی معطل ہے۔

بچے بلک رہے ہیں

چھوٹے چھوٹے محلوں میں سہمے ہوئے لوگوں کے اندر روز نئی افواہیں خبریں بن کر پھیل جاتی ہیں۔ یہاں میٹرک اور ایم اے کے امتحانات ملتوی کر دیے گئے ہیں۔ دوسرے شہروں سے آتے ہوئے سینکڑوں مسافر کرفیو کے باعث یہاں

پھنس گئے ہیں۔ دوا اور طبّی امداد نہ مل سکنے کے باعث مریض موت کی ہچکیاں لے رہے ہیں۔ ایک مقامی مدرسے میں پڑھانے والے بارنامی مدرس نے بتایا اس بار کرفیو میں شدت اور سختی زیادہ ہے۔ پہلے تو ں اور دُور دُور کی گلیوں میں چھوٹی چھوٹی دکانیں کھلی رہتی تھیں جہاں سے کسی حد تک ضروریات زندگی مل جایا کرتی تھیں۔ مگر اس بار وہ بھی بند ہیں۔ بچے دُودھ کے لیے بلک رہے ہیں۔ انہیں کرفیو کا بتاکر تو مطمئن نہیں کیا جاسکتا۔ محمد افضل نامی ایک شخص کا کہنا تھا بعض مصروفیات کے باعث الیکشن سے قبل میں آٹا نہیں پسوا سکا تھا۔ اس لیے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے اور بازار بند ہیں اب ہمسایوں سے آٹا مانگ کر گزارہ کر رہے ہیں۔ یوسف شاہ روڈ کے پاس ایک گلی میں موجود بڑھیا نہایت افسردہ لہجے میں بولی "میری گائے تین روز سے بھوکی ہے۔ اس کے لیے چارہ تک نہیں مل رہا۔

انتخابی مقابلے کی فضا

خوف اور دہشت کی فضا طاری ہے لوگ ڈرے ہوئے ہیں۔ فوج کی طرف سے انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کے باوجود فسادات اور لوٹ مار کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہی دیکھتے ہو گیا ہے۔ ضمنی انتخابات سے ایک دن پہلے میں جھنگ پہنچا تھا تو یہاں زندگی معمول کے مطابق رواں تھی انتخابی جوش وخروش تو تھا۔ مگر ہر طرف امن وامان تھا۔ دیواروں پر امیدواروں کے حق میں چاکنگ کی ہوئی تھی۔ پوسٹر آویزاں تھے۔ گلیوں اور بازاروں میں پرچم اور بینرز بڑی تعداد میں لہرا رہے تھے انتخابی مقابلے کی فضا موجود تھی۔

مگر ہر شخص اپنے کام میں مگن تھا مولانا ایثار القاسمی کے اس اخباری بیان سے لوگوں کے اطمینان میں مزید اضافہ ہوا تھا۔ کہ انجمن سپاہ صحابہ اس انتخاب میں بہر صورت امن وامان قائم رکھے گی۔ اور وہ خود اس سلسلہ میں نگرانی کے لیے (متنازعہ علاقہ) جھنگ سٹی میں قیام کریں گے۔

حلقہ پی پی ۶۵ کا پس منظر

حلقہ پی پی ۶۵ جھنگ شہر کی بلدیاتی حدود پر محیط ہے اس میں کل ووٹرز کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ اس مرتبہ کل ۹۵ پولنگ سٹیشن قائم کیے گئے تھے، یہ نشست مولانا ایثار القاسمی نے خالی کی تھی جو بیک وقت قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں پر اکثریت سے کامیاب ہوئے تھے۔ انہیں صوبائی انتخابات میں اپنے مخالف امیدوار شیخ اقبال پر ۱۱ ہزار کی برتری حاصل تھی۔

باب عمرؓ

اس حلقہ کی سیاست پورے ملک کی سیاست سے مختلف ہے۔ یہاں کی سیاسی اور نظریاتی جنگ مختلف ہے۔ یہاں لیڈر اور عوام قومی اور مقامی مسائل کے حوالے سے کم اور شیعہ سنی کشمکش کے حوالے سے زیادہ سوچتے ہیں۔ یہاں باب عمرؓ کے نام سے ایک بڑا دروازہ ہے اس پر حضرت عمرؓ کا نام تحریر ہے۔ ۱۹۶۹ء میں کسی شرپسند نے کسی طرح سے اس دروازہ کی بے حرمتی پر شیعہ سنی فسادات کا آغاز ہوا تھا جس نے بالآخر یہاں کی سیاست کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہاں فرقہ وارانہ کشیدگی کی سنگینی کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ۲۲ فروری ۱۹۸۸ کو ہونے والے مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل سے اب تک یہاں کم از کم

۱۲۵ افراد کا خون بہایا جا چکا ہے۔ انجمن سپاہ صحابہ کا دعویٰ ہے کہ مرنے والوں کی زیادہ تعداد سنی ہے۔ لیکن کوئی سنی ہو یا شیعہ سب کا خون یکساں افسوسناک بلکہ شرمناک ہے۔

شیعہ ناک آؤٹ

اس حلقہ کی سیاست سے اب شیعہ مکمل طور پر آؤٹ ہو چکے ہیں اس بار دو سنیوں میں مقابلہ ہے یہ حلقہ کبھی پیپلز پارٹی کا نہیں رہا۔ یہاں کبھی پیپلز پارٹی کا اُمیدوار کامیاب نہیں ہوا۔

سپاہ صحابہ کی فتح

یہاں کل ۲۳ افراد نے کاغذات نامزدگی داخل کرائے تھے امیدواروں کی بڑی تعداد نے کاغذات واپس لے لیے، ۱۰ امیدواروں کا نام بیلٹ پیپر پہ شائع ہوا۔ ان میں سے بھی صرف چار امیدوار عملاً الیکشن میں حصہ لے رہے تھے۔ ان چاروں میں سے ایک پیپلز پارٹی کے صوفی اشرف تھے جنہوں نے انتخاب سے ایک دن قبل پریس کانفرنس میں اپنی ہی جماعت کے لیڈروں پر لمبے چوڑے الزامات لگا کر پارٹی کے وسیع تر مفاد میں انتخابات سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ دوسرے اُمیدوار محبوب عالم سیالوی بریلوی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے حامیوں اور پولنگ ایجنٹوں کو پولنگ شروع ہونے کے چند منٹ بعد ہی بوریا بستر سمیٹ کر اور کرسیاں اٹھا کر جاتے دیکھا گیا۔ اس طرح جھنگ کا اصل معرکہ انجمن سپاہ صحابہؓ کے امیدوار میاں محمد اقبال اور اسلامی جمہوری اتحاد کے شیخ محمد اقبال کے درمیان تھا۔

میاں اقبال حسین

انجمن سپاہ صحابہ کے میاں محمد اقبال پڑھے

لکھے نوجوان ہیں کئی فلور ملوں اور جننگ فیکٹریوں کے مالک ہیں بہت اچھی مالی پوزیشن کے باعث انجمن سپاہ صحابہ کو ماضی سے اب تک ان کا مالی تعاون حاصل رہا ہے - ان کے چھوٹے بھائی حاجی عابد حسین انجمن سپاہ صحابہ کے سرگرم مقامی رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں - خاندانی طور پر مسلم لیگی ہیں - میاں محمد اقبال پہلی مرتبہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں - اس سے قبل وہ بلدیہ کے کونسلر رہ چکے ہیں۔

اسلامی جمہوری اتحاد کے شیخ محمد اقبال یہاں کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت ہیں ان کا ٹرانسپورٹ کا وسیع کاروبار ہے - بلدیہ کے چیئرمین ہیں اور کئی بار صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں -

شیخ اقبال کی بھڑکیں

انتخابی مہم کے دوران اپنی تقریروں میں شیخ محمد اقبال کا کہنا تھا کہ انجمن سپاہ صحابہ شر پسند عناصر پر مشتمل جنونی لوگوں کی تنظیم ہے جس نے شہر کا امن تباہ کر دیا ہے - ان لوگوں کے پاس عوام کی خدمت کا کوئی پروگرام نہیں - میں نے جھنگ کے شہریوں کی ہمیشہ خدمت کی ہے - میرا حق ہے کہ میں ان کے پاس ووٹ کے لیے جاؤں میں جیتنے کے بعد مزید جدوجہد کروں گا - دوسری طرف انجمن سپاہ صحابہ کے جلسوں میں کہا جاتا تھا کہ انجمن سپاہ صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے خون کی وارث ہے - اس نے ناموس صحابہ کے لیے قربانیاں دی ہیں - اس کے کارکن اب بھی آزمائشوں کا شکار ہیں - شیعہ حضرات کافر ہیں - اور وہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں - شیخ اقبال درپردہ شیعوں سے ملے ہوتے ہیں - انہوں نے متعدد مرتبہ منتخب ہو کر ترقیاتی کام کروانے کی بجائے

اپنی برادری کے لوگوں اور اپنے دوستوں کو نوازا ہے۔ انجمن سپاہ صحابہ کامیابی کے بعد جھنگ کی تعمیر و ترقی کے لیے اقدامات کرے گی۔

وہاں کی صورت حال

۱ جنوری کی خوشگوار صبح کو ہم پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کرنے نکلے میرے ساتھ جھنگ میں روزنامہ پاکستان کے نمائندے شہزاد احمد سلیمی اور حریت کراچی کے مقامی نمائندے جناب شوکت پرویز تھے ان دونوں اصحاب کا خیال تھا کہ انجمن سپاہ صحابہ اس انتخاب میں ضرور کامیاب ہوگی۔ عام تاثر بھی یہی تھا۔ صورت حال کا درست جائزہ لینے کے لیے ہم محلہ جوگیانوالہ کے ایم سی گرلز پرائمری سکول کی عمارت میں واقع پولنگ سٹیشن نمبر ۴۶ پہنچے اگرچہ پولنگ کے آغاز کو زیادہ دیر نہ ہوئی تھی۔ مگر لوگوں کا رش کافی تھا۔ لوگ سلیقے مگر جوش کے ساتھ قطاریں بنا کر اپنا حق رائے دہی استعمال کر رہے تھے۔ یہاں موجود پریذائیڈنگ آفیسر نے بتایا کہ دھاندلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ منصفانہ انتخاب کیلئے تمام انتظامات مکمل ہیں دو تین معذور افراد سے ملاقات ہوئی جو اپنی معذوری اور بڑھاپے کے باوجود ووٹ کاسٹ کرنے کے لیے آئے تھے۔ سکول کی عمارت سے باہر نکلے تو بریلوی امیدوار قاری محبوب عالم کے انتخابی کیمپ کے ایجنٹ اپنا سامان سمیٹ کر جا رہے تھے۔ ہمارے استفسار پر ان نوجوانوں نے بتایا کہ ان کا نام ختم ہو گیا ہے۔ انہیں کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارے مزید پوچھنے پر انہوں نے مسکرا کر بتایا:

"ہمارے ووٹ تو اب فرشتے ہی ڈالیں گے"۔ مختلف پولنگ سٹیشنوں پر پھرتے پھراتے ہم یوسف شاہ روڈ پہنچے وہاں بھی انتخابی کیمپوں پر

پرچموں اور بینروں کی بہار تھی ۔ بھکر روڈ سے ہوتے ہوئے شہر کے معروف
نوارہ چوک پہنچے تو یہاں بھی کئی دکانیں کھلی تھیں ۔ ٹریفک جاری تھی۔
اور لوگ ووٹ ڈالنے آجا رہے تھے ۔

میاں اقبال حسین سے ملاقات

بلدیہ کے آفس کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ایم سی
ہائی سکول سرکلر روڈ ریل بازار چوک پر انجمن سپاہ صحابہ کے امیدوار صوبائی
اسمبلی میاں اقبال حسین سے ملاقات ہو گئی ۔ انہوں نے بتایا کہ تمام
انتظامات ٹھیک ہیں ۔ انہیں اپنی کامیابی کی پوری امید ہے ۔ انہوں نے
بتایا کہ ابھی ابھی پولیس نے میرے مخالف امیدوار کے حامیوں کی گاڑی
سے اسلحہ برآمد کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات آنے جانے والی
چیز ہے ۔ ہم انجمن سپاہ صحابہ کے پرچم تلے ہمیشہ عوام کی خدمت کرتے
رہیں گے ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میونسپل کمیٹی کے دفتر میں واقع زنانہ
پولنگ سٹیشن پر بوگس ووٹنگ ہو رہی ہے ۔ ہم فوراً بلدیہ جھنگ کے دفتر
پہنچے یہ پولنگ سٹیشن نمبر ۴ تھا ۔ وہاں کام معمول کے مطابق جاری
تھا دس ساڑھے دس بجے کا عمل ہو گا یہاں کل ووٹرز کی تعداد ۱۹۲۹
تھی ۔ اور ان میں سے ۲۰۰ کے قریب بھگت چکے تھے اس پولنگ سٹیشن
کی پریذائڈنگ آفیسر مس شاہدہ گورنمنٹ ہائی سکول روڈ انوالی میں
ایس ایس ٹی استاد ہیں ۔ انہوں نے بوگس ووٹنگ کے الزام کی تردید
کی اور کہا کہ صرف ایک خاتون سے دو شناختی کارڈ برآمد ہوئے تھے
ہم نے اس کا غلط ووٹ کاسٹ ہونے سے روک دیا ۔ یہاں کوئی منظم
دھاندلی ، ہیرا پھیری نہیں ہوئی ۔ مقامی پولنگ ایجنٹ مس ناہید شیخ

اقبال کو شکوہ تھا کہ مخالف اُمیدوار کی سپورٹرز ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہیں۔

مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے کالج روڈ کی طرف آئے جھنگ سٹی کی طرف جانیوالے راستے پر فوج کی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ انتظامیہ بھی موجود تھی۔ مقامی ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اقبال حسین نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ صورت حال نارمل ہے۔ ہمیں صورت حال کے "نارمل" ہونے کا اندازہ بخوبی ہو گیا تھا جب اے ڈی سی صاحب کو انٹرویو ادھورا چھوڑ کر افراتفری کے عالم میں سائرن بجاتی پولیس گاڑیوں میں بیٹھ کر کسی ایمرجنسی کو کنٹرول کرنے کے لیے جانا پڑا۔

ایثار القاسمی قتل کی افواہ

یہیں ہمیں معلوم ہوا کہ شہر میں افواہ پھیل گئی ہے کہ مولانا ایثار القاسمی پر قاتلانہ حملہ ہو گیا ہے۔ جھنگ تین حصوں میں بٹا ہوا ہے جھنگ صدر۔ سٹلائٹ ٹاؤن اور جھنگ سٹی، جھنگ سٹی فرقہ وارانہ فسادات کا مرکز ہے۔ یہاں کشیدگی رہتی ہے اور آئے دن قتل و غارت گری کا بازار گرم رہتا ہے۔ یہاں اندرونی لاہور کی طرز بنی ہوئی پرانی عمارتیں ہیں۔ ان کے اوپر چھتوں پر باقاعدہ مورچے ہیں، شیعہ اور سُنی گھرانوں میں واضح تفریق ہو چکی ہے۔ اگرچہ حکومت نے بدامنی سے بچنے کے لیے باہر گراؤنڈ میں بھی پولنگ سٹیشن بنائے تھے۔ مگر جھنگ سٹی میں بھی پولنگ سٹیشن تھے۔ ہم نے جھنگ سٹی کا تفصیلی دورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہاں آکر پہلی بار احساس ہوا کہ ہم کسی اور خطے میں داخل ہو چکے ہیں۔ شاید قاتلانہ حملے کی افواہ یہاں بھی پہنچ چکی تھی۔

لوگ سہمے ہوئے تھے - ہم جس گلی میں جاتے وہاں لوگ مارے خوف ڈر جاتے اور پوچھتے "خیریت" ہے -
میرے ساتھی نے انجمن سپاہ صحابہ کے ایک کارکن کو جب یہ کہا کہ میرا خیال ہے مولانا محفوظ ہیں کیونکہ ہم جھنگ سٹی کی طرف سے آ رہے ہیں - وہاں تو حالات نارمل ہیں - تو اس نے خوشی سے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کلمات شکر ادا کرتے ہوئے آگے چلا گیا - باب عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ایک جگہ چند نوجوانوں نے ہمیں روک کر صورت حال دریافت کی شاید باہر سے آئے ہوئے ایک عقیدتمند کا کہنا تھا "سوں رب دی " اگر مولانا نوں کجھ ہو گیا تے مڑ آج قدا بن وسیاں" دیکھتے ہی دیکھتے انتخابی سٹیشنوں کی رونق ماند پڑنا شروع ہو گئی -

خون میں لت پت زخمی

ہم واپس آئے تو کالج روڈ پر بعض لوگ خون میں لت پت زخمیوں کو لئے جا رہے تھے - ابھی تک مولانا پر حملے کی تصدیق نہ ہو سکی تھی - معلوم ہوا کہ انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے - ہم ہسپتال پہنچے تو پورا ہسپتال فوج کے قبضے میں تھا اور ہسپتال جانے والے تمام راستے بند کر دیئے گئے تھے - وہاں سے واپس ہوئے تو راستے میں تمام کے تمام کیمپ اجڑے ہوئے پائے - پولنگ سٹیشن خالی تھے - شہر سنسان ہو رہا تھا - دکانوں کے شٹر تیزی سے بند ہو رہے تھے - لوگ محفوظ مقامات پر منتقل ہو رہے تھے - راستے میں ایک مقامی صحافی پی پی آئی کے نمائندے چوہدری عبد الجبار سلیمی سے ملاقات ہوئی - انہوں نے روتے ہوئے بتایا "ہم لٹ گئے، مولانا کی خبر درست ہے"

گولیوں کی تڑتڑاہٹ

شورش کی دیر بعد پورا شہر گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا۔ انتخاب روک دیا گیا۔ کرفیو لگا دیا گیا۔ اور شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ کرفیو سے پہلے کے لمحات اپنے اندر جھنگ کی تاریخ کے بدترین فسادات کا مشاہدہ کر چکے تھے۔ مشتعل مظاہرین نے شیخ اقبال کے داماد شیخ جاوید کو قتل کر دیا۔ دوسرے بھتیجے کو گولیاں مار کر شدید زخمی کر دیا۔ شیخ فیملی سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد کے ۵۰ سے زائد گھر جلا ڈالے گئے۔ متعدد دوسرے گھر بھی نذر آتش ہوئے۔ گاڑیوں پر پتھراؤ ہوا۔ اس میں کم از کم ۲۰ افراد بری طرح زخمی ہوئے۔

جھنگ پر بھاری لمحات

جھنگ پر وہ لمحات بہت بھاری تھے۔ انتظامیہ مکمل طور پر ناکام تھی بھکر روڈ کے قریب ایک پیٹرول پمپ کو آگ لگی تو محلے داروں نے اس سے ملحقہ اپنے گھر بچانے کے لیے فائر بریگیڈ کو بلایا تو بریگیڈ والوں نے ڈی سی سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا۔ فون پر ڈپٹی کمشنر سے رابطہ کیا گیا تو جواب ملا کہ وزٹ پر ہیں۔ خود دفتر جا کر اطلاع دی گئی۔ تو وہاں موجود سپاہیوں کا کہنا تھا کہ "وہ جاؤ جا کر خود آگ بجھاؤ۔"

قتل کیسے ہوا؟

مولانا کا قتل کیسے ہوا؟ اس بارے میں مختلف لوگ مختلف رائے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اصل صورت حال تحقیقات مکمل ہونے پر سامنے آئے گی۔ کہتے ہیں کہ مولانا جب ضمنی الیکشن کے سلسلہ میں بستی گھوگھلے والا کے پولنگ سٹیشن

کا دورہ کرنے پہنچے تو انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ مولانا اس وقت بلیٹ پروف جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ کمانڈوز بھی تھے۔ مگر جونہی وہ کار سے باہر آئے ان پر گولیاں برسا دی گئیں۔ انجمن سپاہ صحابہ کا مؤقف یہ ہے کہ حکومت ایران اور پاکستانی شیعہ حضرات نے شیخ اقبال وغیرہ کے ذریعے مولانا کو قتل کروایا۔ سرکاری مؤقف میں بتایا گیا ہے کہ یہ قتل سیاسی رنجش کے باعث ہوا۔ اس میں کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں ہے۔

"زندگی" کو بتایا گیا ہے کہ شیخ اقبال ماضی میں کافی عرصہ سے اقتدار سے کسی نہ کسی طرح وابستہ رہے ہیں۔ وہ انجمن سپاہ صحابہ کو اپنے اقتدار کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے رہے ہیں۔ اس لیے یہ ان کے حمایتوں کی حرکت ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی شیخ اقبال مسلک کے لحاظ سے سُنّی ہیں۔

دوسری طرف انجمن سپاہ صحابہ کے لوگ شیخ اقبال اور ساجد نقوی کی ۳۰ دسمبر کو ایک ملاقات اور آئی جی پنجاب کی اطلاع پر اخبارات میں جھنگ میں شیعہ کمانڈوز کے داخلے کی خبر کا حوالہ دیتے ہیں۔ بعض لوگوں (شاید کہ ان کا تعلق فقہ جعفریہ سے تھا) نے یہ بھی بتایا کہ مولانا کا قتل اس قدر منصوبہ بندی سے کیا گیا ہے کہ لوکل لیول پر اس کا اہتمام دکھائی نہیں دیتا یہ پاکستان میں شیعہ سُنّی فسادات کروانے یا صادق گنجی کیس کو دبانے کی کسی سازش کا حصہ بھی ہو سکتا ہے۔

(زندگی لاہور ۱۹ تا ۲۶ جنوری ۱۹۹۱ء)

بہر حال جو بھی ہوا جیسا کیسا ہوا۔ بچشم خود دیکھنے والوں نے بتا دیا حکومت کی سازش سے ہوا۔ شیعہ کی جارحیت سے ہوا۔ اپنوں کی منافقت

سے ہوا۔ انشاء اللہ اس قتل کے پس پردہ محرکات جلد یا بدیر منظر عام پر آجائیں گے۔ تاہم ایک بات ہے۔ جس پہ افسوس کیا جائے گا جس پہ جتنے بھی آنسو بہائے جائیں اتنا ہی کم۔ حکومت کے لیے عبرت اور ڈوب مرنے کا مقام ہے، کہ جھنگ میں فوج ہونے کے باوجود، کمانڈوز کی موجودگی میں ایسا افسوسناک واقعہ رونما ہوا ہے۔ جو نہ ہونا چاہیئے تھا زندگی موت تو خدائی فیصلے ہیں۔ لیکن جو ہتھیار وقت پہ کام نہ آئے اسے اپنے پر چلانا چاہیئے۔

واے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

قاسمی و جھنگوی

مولانا قاسمی اور جھنگوی میں بعض باتیں قابل مشترک ہیں۔ جو شہباز نسیم جھنگوی نے ۲۱، جنوری ۱۹۹۱ء کے نوائے وقت میں ایک مضمون کے اندر شائع کیں۔
"وہ لکھتے ہیں مولانا ایثار القاسمی اور مولانا حق نواز جھنگوی کے درمیان کئی باتیں مشترک ہیں۔ مولانا حق نواز جھنگوی نے اپنی شہادت سے ایک ہفتہ قبل ۱۶ فروری ۹۰ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں انکشاف کیا تھا کہ انہیں ۲۰ اور ۲۸ فروری کے درمیان قتل کر دیا جائے گا اور وہ ۲۲، فروری ۹۰ جمعرات کی شام قتل ہو گئے۔ جب کہ مولانا ایثار القاسمی نے ۴، جنوری ۹۱ جمعۃ المبارک کو ضیاء الحق شہید سٹیڈیم میں عوام کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مجھے میرے مخالف طعنہ دیتے ہیں کہ میں اوکاڑہ بھاگ جاؤں گا۔ میں کہتا ہوں میں کہیں نہیں جاؤں گا۔ کوئی رکاوٹ میرے مشن کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

میں پھانسی - گولی سے نہیں ڈرتا - میری نعش میرا جنازہ اسی جگہ سے اٹھے گا جہاں سے میرے قائد کا اٹھا تھا، مولانا ایثار القاسمی کے اس خطاب کے بعد انہیں ۱۰ جنوری ۹۱ء کو قتل کر دیا گیا - مولانا حق نواز جمعرات کو قتل ہوئے اور جمعہ کو ان کا جنازہ حضرت درخواستی نے پڑھایا - مولانا ایثار القاسمی بھی جمعرات کو شہید ہوئے اور جمعہ کو ان کی نماز جنازہ حضرت درخواستی نے پڑھائی - دونوں حضرات کے جنازوں میں ہزاروں انسانوں نے شرکت کی -

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس سے
تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی

اب آخر میں موئف کی دو تقریریں بھی ملاحظہ کیجیے جو مولانا ایثار القاسمیؒ کی شہادت کے روز احتجاجی جلسہ میں کی گئی تھیں ان میں ایک تقریر ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء کی ہے جو جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ کی اصلاح البیان میں کی گئی اور دوسری تقریر ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ کی ہے جو شہداء مسجد شاہراہ قائداعظم کے احتجاجی جلسہ میں کی گئی تھی -

باالٰہی کرم تو اگر کرے
درد دل وے زباں کو جو دل پہ اثر کرے

ظلم سے کیا مشن ختم ہو جائے گا

خطبہ مسنونہ، حمد باری وصلوٰۃ بر رسول اکرم ﷺ کے بعد مقرر نے بیان شروع کیا کہ ”انجمن سپاہ صحابہ کے مجاہدو اور سنی تحریک طلبہ کے جیالو - آج تاریخ نے مزید اپنے اندر ایک باب کا اضافہ کیا ہے اب سے تھوڑی دیر قبل ہی یہ دل خراش اور دلگداز

خبر سُنی ہے کہ جھنگ میں مولانا ایثار القاسمی کو شہید کر دیا گیا ہے گزشتہ سال فروری میں مولانا حق نواز جھنگوی رح کو شہید کیا گیا تھا۔

حضرات محترم۔ آپ نے سُنا ہوگا کہ جب سانپ کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ راستے میں آکر بیٹھتا ہے اسی طرح دشمنان اصحاب رسول ؐ اپنے بُرے انجام کو جلد ہی پانے والے ہیں اس لیے وہ اس قسم کی بزدلانہ حرکات سر انجام دیتے ہیں انکا وہم باطل ہوگا کہ ہم اہلِ حق کو صفحہ ہستی سے صاف کر کے صدائے حق کو دبا دیں گے تو ان کا مبنی بر حقانیت مشن ختم ہو جائے گا یہ بات غلط ہے، غلط ہے اور محض اور محض خام خیالی۔ دشمنان رسول اس کو بھول جائیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی کے چلے جانے سے اس کے مشن کو تقویت ملے لیکن اس کا سچّا مشن اور سچا پروگرام کبھی ختم نہیں ہوتا بلکہ پھیلتا ہی پھیلتا چلا جاتا ہے۔

آپ صبر فرمائیں۔ ہمیشہ اہل حق پہ یہ کھڑی آزمائش اور مشکل ترین ساعات آتی رہی ہیں۔ وہ دیکھئے حضرت نوحؑ حق کی صدا لگاتے تھے تو لوگ بُرا بھلا کہتے ہیں دھمکیاں دیتے تھے تنگ کرتے تھے، پریشان کرتے تھے اور چھیڑ خانی کرتے تھے، حضرت ذکریا نے حق بات سنائی تو انہیں آروں سے چیرا گیا۔ حضرت موسیٰ اندھیروں کے مقابل آفتاب بن کر چمکے تو فرعونیوں نے ستم کے پہاڑ توڑے۔ کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا، بلکہ ملک ہی چھوڑنا پڑا۔ معرکہ بدر میں جب گھمسان کا رَن پڑا تو کتنے صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا۔ احد کے اندر کتنے صحابہ شہید ہوئے حضرت حمزہ کو شہید کر کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، کلیجہ چبا کر پیغمبر کے سامنے پھینکا گیا۔ سرکار مدینہ ؐ کے دندان

اندلس شہید کیے گئے، حضرت بلال کو چلچلاتی دھوپ کے سینے پہ لٹا کر جسم پہ وزنی پتھر رکھ دیئے جاتے تھے۔ ان کو مار مار کر ان کی بُری حالت کر دی جاتی تھی۔ علاوہ ازیں کتنے صحابہ کرام اور ہوں گے جنہیں شہید کیا گیا۔ حضرات۔ وہ دیکھو کوفہ و بغداد میں علم و عرفان کی موسلا دھار بارش برسانے والا امام صرف امام نہیں امام الائمہ اور سراج الامتہ منصور کے دور میں حقگوئی و بیباکی، جرأت و استقامت، بہادری و دلیری کی بناء پر منصور کے فرمان کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر سنت نبوی کے احیاء کے جرم کی پاداش میں پابند سلاسل ہے۔ اس امت کے محسن کا جنازہ جیل کی سلاخوں سے اٹھا۔ کیا امام شافعی پہ الزامات نہیں لگائے گئے؟ انہیں ستایا نہیں گیا؟۔ ان پہ فتویٰ بازی نہیں کی گئی۔؟ وہ دیکھو عزم و ہمت کا پیکر مجسمہ شجاعت احمد بن حنبل رح جن کے جسم پر کوڑے مارے جاتے تھے اتنے کوڑے برسائے جاتے کہ تہبند کھل جاتا۔ اور عرش بریں سے ملائکہ آ کر تہبند باندھتے تھے۔ امام مالک کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا، بغداد کے جنگلوں سے پوچھو۔ بغداد کی گلی کوچوں سے پوچھو کہ امام مالک کے ساتھ کیا بیتی کیا ان کا منہ کالا کر کے انہیں گھسیٹا نہیں جاتا تھا؟۔ جبر و استبداد کے خوگروں کا آج نام نہیں لیکن ان اماموں کے ترانے آج بھی دنیا میں گائے جا رہے ہیں۔

حضرات۔ مجدد الف ثانی کو دیکھیئے۔ اکبر جس کے دین کو دین اکبری کہا جاتا ہے۔ اس کے دربار میں حاضری کا دستور یہ تھا کہ جو وہاں جاتا پہلے ادباً سر جھکاتا پھر پاؤں اندر کرتا۔ مجدد الف ثانی کی جرأت و

شجاعت پر قربان کہ آپ بے دھڑک پہلے پاؤں اور پھر سر اندر رکھتے ہیں ۔ توہین دربار کے جرم کی پاداشں میں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رح کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا ۔ لیکن اس کے فرعونی دماغ کے کیڑے نکالنے کی پوری کوشش کی ۔ آج اکبر کا نام بھی سیدھی زبان سے نہیں نکلتا مجدد الف ثانی رح کی یادیں آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ و تابندہ ہیں اور رہتی دنیا تک رہیں گی ۔

آپ نے سنا ہوگا کہ محسن برصغیر شاہ ولی اللہ وقت کا امام وقت کا ولی ۔ وقت کا قطب تھا ۔ حقگوئی اور بیباکی، شجاعت و دلیری کی بنا پر انگلیوں کے پورے کاٹ دیئے گئے ۔ کتب خانے جلا دیئے گئے لیکن ان مصائب و مشکلات سے شاہ ولی اللہ کا مشن اور پروگرام دب کر نہیں رہ گیا بلکہ روئے زمین پر تفکر ولی اللٰہی چمکا اور دمکا ۔ سلطان ٹیپو شہید کو دیکھو ۔ حیدر علی کے بیٹے کو دیکھو سرنگا پٹم کے قلعے پر دشمنوں پہ پے در پے وار کرتا ہے ۔ آخر کار میسور کی آخری جنگ میں دشمنوں کے تیغ ستم کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر لیتا ہے ۔ کیا اس وجہ سے سلطان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ گیا ۔ نا ۔ نا ۔ سلطان کی عظمت ۔ سلطان کا رعب و دبدبہ آج بھی اسی طرح ہے ۔ سلطان کی جرأت و بہادری ، شجاعت و بسالت کی داستانیں آج بھی سُنی اور پڑھی جا سکتی ہیں ۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے سرخیل ہیروں کو دیکھو ۔ گردنیں کٹوائیں ۔ جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کروایا ۔ کھوپڑیاں تنوں سے جدا کروائیں ۔ جلتے تنوروں پہ لٹاتے گئے ۔ مولانا مملوک علی اور ضامن شہید کو دیکھو جن

کے نام آج بھی زندہ ہیں تاریخ پاکستان کے شہداء کو دیکھئے آج بھی دنیا ان کے کارناموں پر رشک کرتی ہے۔ شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید کی قربانیوں کی آج بھی دُنیا معترف ہے۔ اس لیے۔ غم و فکر کی ضرورت نہیں انشاء اللہ انہی علماء کے مقدس لہو کی بدولت اس دھرتی پر عظمت صحابہ کا پھریرا لہرائے گا۔ ے

ہر نقش ہستی نہیں مٹنے والا — بتوں کے مٹاتے یہ مٹتا نہیں ہے
اسے مٹنے ہیں یہ مٹ جائیں گے سب — کہ یہ نشان سجدہ ہے مٹتا نہیں ہے

اور جامع مسجد شہداء کی تقریر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ وہ بھی قارئین کی خدمت میں بصد معذرت پیش کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان عاجزانہ مساعی کو شرف قبول سے نواز کر دارین میں سرخروئی نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دشمن کی جرأت اور ہمارا ابھرا ہوا شیرازہ

حمد رب جلیل و صلوٰۃ بر رسول کریم کے بعد مقرر نے کہا ے

ہری شاخ ملت ترے نم سے ہے — نفس اس بدن میں ترے دم سے ہے

محترم سامعین جلسہ۔ سپاہ صحابہ کے مجاہد رضا کارو۔ جمعیت طلبہ اسلام کے کارکنو اور سنی تحریک طلبہ کے جیالو۔ آج ہم مولانا ایثار القاسمی رح کے سفاکانہ و بہیمانہ قتل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے اس مقدس مقام پر جمع ہوئے ہیں۔ سامعین گرامی قدر مولانا ایثار القاسمی رح تو اللہ کے حضور اپنی جان دے گئے۔ انہوں نے اپنی سرخروئی کا سامان کر لیا۔ انہوں نے اپنی عاقبت سنوار لی۔ انہوں

نے گلشن جھنگوی کو اپنے لہو سے سینچا اور اس کی آبیاری کی لیکن اس عظیم افسوس ناک دلگداز سانحہ جانکاہ کی رونمائی دشمنوں کی ڈھٹائی اور دیدہ دلیری کے بعد آپ کی اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں - اور ہم پھر کیا کریں اور کیا کر سکتے ہیں - ظالم دشمنوں نے ستم کا الیسا تیر چلایا جو نشانہ پہ جا لگا -

سامعین گرامی - دشمن کو آج یہ جرأت کیوں ہوئی - اسے یہ ہمت کیسے ہوئی کہ وہ سنیوں کے جواں سال ، جواں مرد اور جواں بخت متبحر عالم دین کو علی الاعلان دن دیہاڑے ان سے چھین لے - مولانا جھنگوی کی شہادت کا سانحہ فاجعہ ہی کیا کم تھا کہ سفاک دشمنوں نے ہمارے ہرے زخموں پہ مزید نمک پاشی کر کے انہیں چھید ڈالا - آخر اس کی وجوہات پہ بھی کبھی سوچا ؟ کبھی غور کیا ؟

سامعین باتمکین - اغیار ، الشان نما بھیڑیئے یہ سمجھتے ہیں - او انہیں محسوس ہو چکا ہے کہ آج کا سنی سنی نہیں ہے - آج کا سنی بے جان لاشے کی طرح ہے - آج کا سنی وہ نہیں ہے جس کے لیے بنیان مرصوص کہا گیا ہے - دشمن سمجھتا ہے کہ سنیوں میں آج وہ حس اور وہ شعور باقی نہیں رہا ہے جس کی بدولت سنی دنیائے کفر کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو جایا کرتا تھا - دشمن سمجھتا ہے کہ یہ سنی وہ نہیں ہیں جن کی ہیبت سے روئے زمین کانپ جاتی تھی - یہ آج ٹولیوں میں تقسیم ہیں یہ آج گروہ بندیوں میں بٹے ہوئے ہیں - یہ جدا جدا ٹکڑوں میں منقسم ہیں - ان کا شیرازہ آج بکھرا ہوا ہے ان کا مقدر اور بخت تاریک ہے -

ان میں وہ سکت ، ہمت اور جرأت نہیں ہے کہ وہ ہمارا سامنا کر سکیں -

ہمارا مقابلہ کر سکیں اور ہم سے پنجہ آزمائی کر سکیں اور یہ ناقص اور
کمیوں والی سوچ دشمن نے ہماری حالت زار کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنائی
ہے۔ اس کے علم میں ہے کہ یہ ہمارا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں
نہیں ہیں بہت سی گھریلو معاملات ہیں۔ فروعی اور معمولی اختلافات میں
بری طرح الجھ کر رہ گئے ہیں ان کو مدت دراز تک گھریلو مجبوریوں فروعی
مسائل کی جکڑبندیوں سے چھٹکارا نہیں مل سکے گا۔ تب تک جو ہر چل
سکتے ہیں چلا لیں۔ تب تک جو کچھ ہو سکتا ہے کر لیں۔
میرے سامعین۔ اس وجہ سے دشمن نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال
کرنے شروع کر دیئے ہیں لیکن یہ یاد رکھیئے کہ اگر ہم چار اینٹ کی مسجد
کی بجائے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا کا مصداق بن جائیں۔
کانہم بنیان مرصوص کا طرز اپنا لیں تو دشمن کے ناپاک عزائم تہ
خاک کیے جا سکتے ہیں۔ ان کے اہداف کا دنداں شکن جواب دیا جا سکتا
ہے۔ ان کے دانت کھٹے کیے جا سکتے ہیں۔ دشمن کی زبان کو لگام لگائی
جا سکتی ہے اسے لوہے کے چنے چبوا کر اس کے سینے پر مونگ دلی جا
سکتی ہے۔ اس کے مکروہ حربے ناکام بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ اس
صورت میں جب ہم ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ یہ اس وقت
ہے جب ہم یک جان دو قالب ہوں گے۔ اس کے سوا دشمن کو مغلوب
کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے ہم اس کے علاوہ ذہن سے ہی نکال دیں
کہ ہم دشمن کو پچھاڑ لیں گے اتحاد و اتفاق الفت و محبت جمعیت و
جوڑ کے علاوہ یہ سوچ رکھنا اپنے کو دھوکہ میں مبتلا کرنا ہے۔ اس لئے
میری آخری گذارش یہ ہے کہ آپ لوگ بلا خوف لومۃ لائم مغربی سیاست

کی دلدل سے نکل کر مذہب اہل سُنّت کے پلیٹ فارم پر متحد و منظم ہو جائیں

پھر زلزلہ فگن ہوں تکبیر کی صدائیں — مغرب کی وادیوں کو اک بار پھر ہلا دے

سارے جہاں میں گونجیں تکبیر کی صدائیں — ہے التجا دلی کی وہ دن اسے دکھا دے

محمود الرشید حدوٹی ،
لیکچرر ز مونٹ لائٹ کالج لاہور
۲۶- اگست ۱۹۹۱ء
مسجد ابو ذر غفاریؓ شالا مار باغ لاہور

لاہور کا بم دھماکہ - اِک دلسوز واقعہ

یہ کتاب ۲۶- اگست کو مکمل ہو چکی تھی - لیکن تصحیح اور نظر ثانی پہ بڑی مدت لگ گئی - اس کے بعد برائے اشاعت محترم مولانا علامہ سیف اللہ اکرم صاحب مدظلہ کے حوالے کی گئی - لیکن کئی مجبوریوں کی بناء پر یہ میری خواہش کے مطابق اس موقع پہ چھپ کر تیار نہ ہو سکی جس موقع پر اس کی دستیابی کے لیے احقر نے دن رات ایک کر دی تھی - اور وہ موقع وہ تھا جس دن سپاہ صحابہ ضلع لاہور کا عظیم الشان جلسہ بعنوان "دفاع پاکستان و جہاد کشمیر کنونشن" چوبرجی کوارٹرز گراؤنڈ ملتان روڈ پر منعقد ہونا تھا -

یہ ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء جمعہ کا واقعہ ہے - کہ دفاع پاکستان کانفرنس بڑی دھوم دھام اور بڑے تزک و احتشام کے ساتھ چوبرجی میں منعقد ہوئی - کانفرنس مغرب کے بعد شروع ہو گئی تھی - ہم تھوڑی دیر بعد

محترم برادرم مولانا محمد الیاس فاروقی جنرل سیکرٹری ضلع لاہور سپاہ صحابہؓ اور قاری منور حسین مرکزی نائب صدر کے ساتھ جلسہ گاہ میں پہنچے۔ ابھی جلسہ گاہ میں افراد کی قلت تو تھی ہی ۔۔ لیکن جانثار رضا کار پروانہ وار جلسہ گاہ کی زینت بنتے چلے جا رہے تھے ۔ اہل سنت کے مختلف مقررین نے اپنے اپنے انداز میں اظہار خیال کیا ۔

ٹھیک گیارہ سوا گیارہ بجے کے قریب جب ہم سٹیج پر بیٹھے تھے ۔ ہماری دائیں جانب پریس گیلری جو اخباری رپورٹروں کے لیے بنائی سجائی گئی تھی ہیں، ایک خوفناک و لخراش ڈنر کی آواز آئی ۔ پوری جلسہ گاہ اس خوفناک آواز سے لرز اٹھی ۔ اور پوری جلسہ گاہ میں بھگدڑ مچ گئی ۔ بجلی کا نظام گڑ بڑ ھ ۔ ساتھی مشتعل لیکن سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ یہ کیا ہوا ہے ۔ بس دیکھتے ہی دیکھتے پریس گیلری کے پیچھے سے زخمیوں اور شہیدوں کی لاشیں اٹھنی شروع ہو گئیں ۔ نہ کوئی ایمبولینس تھی ۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا اسامان زندگی ۔ سارے ہی پریشانی کے عالم میں حیران و سرگرداں تھے ۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایدھی ویلفیئر سنٹر کی ایمرجنسی گاڑیاں شور کرتی وہاں پہنچ گئیں ۔ چوہدری کوارٹرز گراؤنڈ جہاں بم پھٹا وہاں تھوڑی دیر کے بعد جگہ خالی کر دی گئی ۔ شہداء کرام کی یادگار چیزیں وہاں بکھری پڑی دیکھ کر ہر آدمی اشکبار ہونے لگا ۔

جلسہ کا سارا مسئلہ افسوسناک واقعہ کی نذر ہو گیا ۔ مولانا محمد اعظم طارق صاحب نائب سرپرست اعلیٰ کو جوں ہی اس حادثہ کی اطلاع ملی ۔ فوراً جلسہ گاہ میں پہنچے ، اور از سرِ نو جلسہ شروع کیا ۔ اور اپنے کارکنوں کو تاریخ کے چمنستان کی سیر کراتے ہوئے انہیں اسلاف

کی وہ تاریخ یاد دلائی جو اس قسم کے سینکڑوں خونچکاں واقعات سے لبریز ہے۔ اس کے بعد مولانا ضیاء الرحمان فاروقی صاحب جلسہ گاہ میں پہنچے۔ جلسہ کچھ دیر بعد اختتام پذیر ہوا۔ ہم جلسہ ختم ہونے کے ساتھ ہی میو ہسپتال اور سروس ہسپتال میں زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے پہنچ گئے۔ جہاں جا کر برداشت ہی نہ ہو سکا۔ اور آنسو اور سسکیوں کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ کہ اے اللہ اس پر امن جلسہ میں ہمارے ساتھیوں کے جوان لہو کے ساتھ دشمن نے اپنے ہاتھ رنگین کیے۔ ساری رات ہی تقریباً اس بھاگ دوڑ میں گزر گئی۔ دوسرے دن تدفین وتکفین کے لیے ناصر باغ چوک کا اعلان ہوا۔ فاروقی صاحب نے گیارہ بجے دن کا اعلان کروایا۔

مگر میو ہسپتال میں پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ ہمیں شہید ہونے والے ساتھیوں کی لاشیں قریباً ڈھائی تین بجے ملیں۔ جوں ہی ہم اپنے ساتھیوں کی تکفین کے لیے میو ہسپتال گئے تو کیا دیکھا کہ ہمارے قریبی دوست مولانا سلیمان اختر صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور کا نورانی چہرہ روشن کتاب کی طرح کھلا ہوا مسکرا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی محمد اکبر۔ صفدر اور سعید شہید کے جنازے بھی تھے۔ جنہیں تکفین کے بعد ایمبولینس گاڑیوں کے ذریعہ ناصر باغ گراؤنڈ کے سامنے پہنچایا گیا۔

ان شہیدوں کے جسموں پر جگہ جگہ سوراخ اور چھرّوں کے نشانات سے واضح معلوم ہوتی تھی۔ ایک ساتھی کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ اور ایک ساتھی کے سینے پر کچھ چھرے لگے تھے۔ اور اسی طرح جو ساتھی زخمی تھے ان کی بھی کافی تعداد ہسپتالوں میں موجود تھی اور تمام تحریری ساتھی

ہسپتالوں میں زیرِ علاج ہیں۔ شہداء کی نمازِ جنازہ نامر باغ چوک کے سامنے شیخ المشائخ رئیس الخطاطین حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب مدظلہٗ العالی نے پڑھائی۔ اس موقع پر مولانا ضیاء الرحمان صاحب فاروقی نے اپنے خطاب کے دوران کہا تھا کہ یہ ساری کارروائی ایران کے اشارے پر کی گئی ہے۔

جھنگ میں پانچ علماء کی شہادت

۷ ستمبر کو جامعہ اشرفیہ میں اطلاع ملی کہ جھنگ میں جمیعت علماءِ اسلام کے پانچ علماء کرام کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ان میں ایک عالمِ دین ممتاز بزرگ شخصیت مولانا سید صادق حسین شاہ صاحب بھی تھے۔ دوسرے علماء سے احقر متعارف نہیں تھا۔ بہرحال یہ جتنے بھی واقعات رونما ہوئے سب قابلِ صد افسوس و حسرت ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان تمام شہداءِ کرام کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
سو بار ہوئی حضرتِ انساں کی قبا چاک

خادمِ اہلِ سنّت

محمود الرشید حدوٹی

۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء ۔ یکم ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

ایک بچہ تیری سچائی کا اعلان کر رہا ہے ہم پیچھے نہیں ہٹے۔ ہم نے عہد نہیں توڑا۔ ہم آرام سے نہیں بیٹھے۔

اگر سیاسی قوت سپاہ کے پاس ہوتی

مولانا مرحوم نے سپاہ صحابہ کے نوجوانوں سے ایک خطاب کے دوران ببانگ دھل فرمایا تھا کہ سُنیو۔ اگر آج سیاسی قوت سپاہ صحابہ کے ہاتھ میں ہوتی تو شیعہ کو بے نقاب کر دیا جاتا۔ اور اگر سیاسی قوت سپاہ صحابہ کے پاس آجائے تو انشاءاللہ حق نواز شہید کے قاتلوں کو مینار پاکستان پہ سرعام لٹکایا جائے گا۔

پہلی اور آخری گرجدار آواز

مولانا قاسمی مرحوم نے پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں ایک ہی خطاب فرمایا۔ دوران خطاب آپ نے ایرانی سازشوں اور پاکستان میں شیعہ کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے انسداد کے لیے حکومت وقت کو متنبہ کیا۔ اور آپ نے ایرانیوں کی پاکستان میں اندرونی معاملات میں مداخلت پر کھلی نکتہ چینی کی ہے۔ اور مولانا حق نواز مرحوم کے قتل کا چالان عدالت میں نہ پہنچانے پر احتجاج کیا۔ اور علاوہ ازیں اہل جھنگ کی ابتری اور وہاں کی صورت حال بھی حکومت کے سامنے رکھی اور رفاہ عامہ کے امور کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ اس تقریر کو ہم اس کتاب میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یقیناً یہ تقریر دلپذیر ایک یادگار نظریاتی دستاویز ہے۔ اسمبلی کی اس تقریر نے مولانا غلام غوث ہزاروی، اور مفتی محمود رحؒ اور مولانا عبدالحق صاحبؒ کی یادوں کو تازہ کر دیا ہے۔ اور مولانا حق نواز شہید کی دیرینہ آرزو کو پورا فرما دیا ہے۔

ع خدا رحمت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

خراجِ عقیدت

مولانا ایثار القاسمی شہید سرپرست اعلےٰ انجمن سپاہ صحابہؓ

از قلم :- ناصر حیات خان عامر شاہپوری

اے شہیدِ راہِ حق ایثار القاسمی
بے شک ترا ایثار سے شہکار قاسمی

تیرِ قضا نے آپ کے چھلنی کیا جگر
چشمِ مسلماں آج ہے خونبار قاسمی

رہنا تھا بہرِ عزتِ اصحابؓ مصطفےٰ
اعداء سے اُن کے برسرِ پیکار قاسمی

کیسے رہیں گے دشمنِ اصحاب چین سے
روکیں گے ان کے راستے ہر بار قاسمی

یہ خونِ ناحق عالمانِ دین کا غضب
کب تک رہیں گے ظلم سے دوچار قاسمی

تیرِ ستم سے جن کے تھے جھنگوی ہوئے شہید
انکا ہدف بنے ہیں اب سرکار قاسمی

کذاب اس کو نہ دے سکے کوئی بھی جواب
کرتا رہا چیلنج اُنہیں تکرار قاسمی

دیتے رہینگے شاتمِ اصحابؓ کو لگام
کر کے گیا ہے قوم کو بیدار قاسمی

گستاخِ مصطفےٰ کو بھی ہو موت کی سزا
تا مرگ یہ کرتا رہا اصرار قاسمی

ملحوظ تھی اسے فقط رضائے ایزدی
عشقِ رسول اللہ سے تھا سرشار قاسمی

عالمِ دین حافظِ قرآن وحق پرست
تھا ملتِ اسلام کا غمخوار قاسمی

کلمۃ الحق سے کبھی کترا نہ تھا دریغ
وہ نڈر شعلہ بیاں خوددار قاسمی

پہنچا کے ہر سو دہر میں منشورِ حق نواز
حق بات کا کرتا رہا یہ پرچار قاسمی

زیر اسکو کر سکے نہ دشمنانِ دین
تھا راہ میں ان کی آہنی دیوار قاسمی

لے کے رہیں گے قاتلوں سے خون کا حساب
جانباز و سربکف ترے جیدار قاسمی

دنیا میں تیرے خون سے آئیگا انقلاب
ہے فوجِ اصحابہؓ کی یہ للکار قاسمی

ایمان افروز کتب جن کے مطالعہ سے فکرِ آخرت پیدا ہو گی

مسلمان خاوند بیوی مولانا محمد ادریس انصاری مدظلہ قیمت ۲۲/-	**گھر کا دوا خانہ** حکیم عبدالقدوس انڈیا قیمت ۱۵	**تعلیم الاسلام** مفتی کفایت اللہؒ قیمت ۲۵
ازدواجی زندگی کے شرعی احکام مولانا محمد اقبال انصاری قیمت ۱۰	**تحفۃ النکاح** مولانا محمد ابراہیم پالن پوری قیمت ۱۵	**فلاحِ دارین** صوفی احمد دین صاحب قیمت ۱۵
گنجینۂ اسرار مولانا انور شاہ کشمیریؒ قیمت ۱۸	**عالمِ برزخ** قاری محمد طیب قدس سرہٗ قیمت ۹	**مبشر الواعظین** مفتی مبشر احمد مدظلہ قیمت ۲۰/-
آداب الدعا مولانا محمد اجمل خان مدظلہ قیمت ۲۰/-	**ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت** مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ قیمت ۵۰/-	**زادِ عقبیٰ** جناب ثاقب گجراتی قیمت ۲۰
کلیاتِ ظفر طب حکیم میاں ظفر حسین قیمت ۴۵	**توحید وجودِ باری تعالیٰ** عبدالرشید قادری مدظلہ قیمت ۴۵/-	**خزینۂ عملیات** مولانا ظفر احمد قادری قیمت ۱۰/-
اسرارِ قدسی علیم اللہ مظاہری صاحب قیمت ۱۰/-	**قرآنی سورتوں کے خواص** مولانا عبدالکریم مدظلہ قیمت ۸/-	**معجزاتِ رسولؐ** مولانا سیف اللہ اکرم قیمت ۵
میاں بیوی کے حقوق مفتی عبدالغنی صاحب قیمت ۶	**اعمالِ قرآنی** مولانا اشرف علی تھانوی قیمت ۱۵	**مسلمان خواتین کے بیس سبق** مولانا عاشق الٰہی مدظلہ قیمت ۱۵/-

اسلامی کتب کا مرکز ◎ عمران اکیڈمی ۳۸ بی اردو بازار لاہور

فون 221645